هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ (القرآن)

کیا علم والے اور جہل والے برابر ہوتے ہیں؟

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ (مسلم ترمذی)

الحمد للہ

رسالۂ نافعہ مفیدہ مسمّٰی بہ

تعلیم النساء

(برائے مستورات)

مرتبہ

جناب قاری شریف احمد صاحب خطیب جامع مسجد ملوکے میکلوڈ روڈ کراچی

جس میں خصوصیت سے عورتوں کی ضرورت کے مفید اور ضروری مسائل کا مفصل بیان ہے،

باہتمام

مکتبہ رشیدیہ قاری منزل مُرادا سٹریٹ پاکستان چوک کراچی ۱

سے شائع ہوا

اشاعتِ اوّل

رمضان المبارک ۱۳۸۹ھ مطابق نومبر ۱۹۶۹ء

تعداد اشاعت

ایک ہزار

صفحات

۳۰۴

کتابت

سید دلشاد حسین کاظمی

طباعت

ایجوکیشنل پریس پاکستان چوک کراچی

قیمت

کاغذ رف مجلد ؍ کاغذ گلیز مجلد

ملنے کے پتے

(۱)

مکتبہ رشیدیہ، جامع مسجد ریلوے سٹی اسٹیشن میکلوڈ روڈ کراچی ۲

(۲)

مکتبہ رشیدیہ قاری منزل مرزا اسٹریٹ متصل پاکستان چوک کراچی ۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین "تعلیم النساء"

چوتھا باب

پانچواں باب

چھٹا باب

ساتواں باب

آٹھواں باب

نواں باب ۹

دسواں باب ۱۰

گیارہواں باب ۱۱

بارہواں باب ۱۲

تمہید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

اَمَّا بَعْدُ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

اِنَّمَا اَنَا لَکُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِوَلَدِہٖ (مشکوٰۃ)	"میں تمہارا ایسا مربّی ہوں جیسا باپ بیٹے کا مربّی ہوتا ہے۔"

چنانچہ اسلام کے پانچوں اجزاء، عقائد[۱]، عبادات[۲]، معاملات[۳]، معاشرت[۴]، اخلاقیات[۵]، ان میں سے کوئی ایک جز بھی ایسا نہیں جس کے متعلق آپؐ نے واضح ہدایات کے ذریعہ امّت کی رہنمائی نہ فرمائی ہو، اس کے باجود آج مسلمان جتنا اپنے مذہب سے دُور اور ناآشنا ہوتا جارہا ہے اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا، اور عورتیں تو اس معاملہ میں جتنی آگے بڑھتی جارہی ہیں وہ ایسی

چھپی ہوئی بات نہیں کہ جس کے بیان کی ضرورت ہو،

آزادی کے نام پر بے حیائی، بے حجابی، زناکاری وغیرہ جتنی بڑھتی جارہی ہے، اس کو دیکھ کر حمیت وغیرت رکھنے والے ہر دین پسند مسلمان کا دل خون کے آنسو روتا ہے، واقعہ یہ ہے کہ آج اسلام کو کافر سے اتنا نقصان نہیں پہونچ رہا ہے، جتنا کہ خود مسلمان سے پہونچ رہا ہے

ع اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

ظاہر بات ہے جب ہماری اسلامی بہنوں کی یہ حالت ہو تو وہ مذہب سے کتنی بیگانہ اور دور ہوں گی، اور اس کا اثر قوم کے نونہال اور معصوم بچوں پر کتنا برا پڑے گا

ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

مخبر صادق حضور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے غالبًا اسی زمانہ کی عورتوں کے متعلق ارشاد فرمایا تھا:

بہت سی عورتیں ایسی ہوں گی جو بظاہر تو کپڑا پہنے ہوئے ہوں گی، مگر اس کے باوجود ننگی ہوں گی (یعنی برائے نام کپڑا ہوگا یا اتنا باریک اور تنگ ہوگا جس میں سے سارا بدن نظر آئے گا) اور اترا کر بدن کو مٹکاتے ہوئے چلیں گی اور (سر کے) بال اس طرح باندھیں گی جیسے اونٹ کا کوہان ہوتا ہے، ایسی عورتیں جنت میں نہ جائیں گی،

بلکہ جنت کی خوشبو بھی اُن کو نصیب نہ ہوگی "

اس سے اندازہ کریں کہ آپؐ کی یہ پیشین گوئی اِس زمانے کی بہت سی عورتوں پر صادق آرہی ہے یا نہیں،

اِسی طرح عورتوں میں یہ مرض بھی بڑھتا جارہا ہے کہ مردوں جیسا لباس پہننے لگی ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ؛

لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ یَلْبَسُ لِبْسَۃَ الْمَرْءَۃِ وَالْمَرْءَۃُ تَلْبَسُ لِبْسَۃَ الرَّجُلِ

"یعنی ایسے مرد پر خدا کی لعنت جو عورتوں جیسا لباس پہنے اور ایسی عورت پر خدا کی لعنت جو مردوں جیسا لباس پہنے "

(مشکوٰۃ)

آجکل یہ مرض عورتوں میں دِن بہ دِن ترقی پذیر ہے،

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے یہ بات کہی کہ ایک عورت (مردانہ) جُوتہ پہنتی ہے تو آپ نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورت پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کا طریقہ اختیار کرے (مشکوٰۃ)

مسلمان عورت آج کے اس پُر فتن اور پُر آشوب دور میں اسلام کی ہر اس تعلیم کو چھوڑتی جارہی ہے، جس کو اسلام نے اس کے لئے طرۂ امتیاز اور باعثِ افتخار قرار دیا تھا،

اسلام نے عورت کے لئے پردہ کو زینت قرار دیا، اگر غور کریں تو واقعی بات یہ ہے کہ اسلامی پردہ سے بہت سے مفاسد اور گناہوں کا دروازہ بند ہو جاتا ہے، حرام کاری اور زنا جیسے سخت گناہ بے پردگی اور بے حجابی کا نتیجہ ہیں، اسلام نے اس سے محفوظ رہنے کے لئے بہت سی احتیاطی تدابیر بتلائی ہیں، مثلاً قرآن پاک میں مردوں کو حکم دیا گیا:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ (پ۱۸ ع۱۰)

"آپ مسلمان مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔" (بیان القرآن)

حدیث میں فرمایا گیا:

زِنَا الْعَیْنِ النَّظَرُ، (مشکوٰۃ)

"آنکھ کا زنا نگاہ بازی ہے۔"

گویا نظر بد زنا کی پہلی سیڑھی ہے، اس لئے شریعت نے اس سے باز رہنے کے لئے بتلایا اگر کسی اجنبیہ عورت پر پہلی مرتبہ نگاہ پڑ جائے تو وہ معاف ہے، کیونکہ یہ نگاہ بلا ارادہ پڑی، دوسری مرتبہ اگر نگاہ ڈالی تو یہ گناہ اور آنکھ کا زنا ہے، کیونکہ یہ ارادہ سے ڈالی ہے،

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے ارشاد فرمایا دوبارہ نظر نہ کرو، کیونکہ تمہارے لئے پہلی نظر (جو اچانک اور بلا ارادہ

پڑ جائے) معاف ہے، اور دوسری مرتبہ نگاہ اٹھا کر دیکھنا) ناجائز ہے (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

اسی طرح عورت کو حکم دیا گیا:

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ (پ۱۸ ع۱۰)	"اور مسلمان عورتوں سے فرما دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں (بیان القرآن)

جس سے معلوم ہوا کہ نگاہ زنا کی پہلی سیڑھی ہے،

عورت کو اگر کسی غیر محرم سے بات کرنے مجبوراً ضرورت پڑ جائے تو اس کو حکم دیا گیا:

فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ، (پ۲۲ ع۱)	✓ "تم (غیر محرم لوگوں سے) بات کرنے میں نزاکت مت کرو کہ ایسے شخص کو خیال (فاسد) ہونے لگتا ہے جس کے دل میں خرابی ہے" (بیان القرآن)

عورت کا غیر محرم سے نزاکت اور نرمی کے ساتھ بات کرنا بھی زنا کی ایک سیڑھی ہے، اس لئے شریعت نے اس سے بھی روکا،

مسلمان اگر کسی کے گھر ملنے ملاقات کرنے جائے تو اس کے لئے دوسرے کے مکانوں میں بغیر آواز دیئے اور بلا اجازت داخل ہونا منع کر دیا گیا، ارشادِ خداوندی ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا	"اے ایمان والو تم اپنے گھروں کے سوا

بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَھْلِھَا ط (پ۱۸، ع ۱۰)	دوسرے گھروں میں داخل مت ہو، جبتک اجازت حاصل نہ کرلو اور ان کے رہنے والوں کو سلام نہ کرلو (بیان القرآن)

اس آیت کے ضمن میں میرے اُستاذ مرحوم علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"یعنی خاص اپنے ہی رہنے کا جو گھر ہو اس کے سوا کسی دوسرے کے رہنے کے گھر میں یوں ہی بے خبر نہ گھس جائے، کیا جانے وہ کس حال میں ہو اور اس وقت کسی کا اندر آنا پسند کرتا ہو یا نہیں، لہٰذا اندر جانے سے پہلے آواز دے کر اجازت حاصل کرے اور سب سے بہتر آواز سلام کی ہے، حدیث میں ہے کہ تین مرتبہ سلام کرے اور اجازت داخل ہونے کی لے، اگر تین بار سلام کرنے کے بعد بھی اجازت نہ ملے تو واپس چلا جائے، فی الحقیقت یہ ایسی حکیمانہ تعلیم ہے کہ اگر اس کی پابندی کی جائے تو صاحب خانہ اور ملاقاتی کے حق میں بہتر ہے، مگر افسوس آج مسلمان ان مفید ہدایات کو ترک کرتے جاتے ہیں جن کو دوسری قومیں انہی سے سیکھ کر ترقی کر رہی ہیں (فوائد عثمانیؒ)

ببیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا

موقع کی مناسبت سے یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

ایک واقعہ نقل کر دینا مفید ہوگا، قیس بن سعدؓ صحابی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ہمارے گھر تشریف لائے اور اندرونِ خانہ آنے کے لئے (بلند آواز سے) فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ قیسؓ فرماتے ہیں کہ میرے والد صاحب نے گھر کے اندر سے آہستہ سے جواب دیا، آہستہ سے جواب دینے پر میں نے اپنے والد حضرت سعدؓ سے کہا کہ زور سے سلام کا جواب دیں، تو انھوں نے کہا ذرا ٹھیر جاؤ، تاکہ اسی بہانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم پر زیادہ سے زیادہ سلام ہو جائے، اسی طرح آپؐ نے تین مرتبہ سلام کیا، جب آپؐ نے اہلِ خانہ کا جواب نہ سنا تو واپس ہو گئے، اس کے بعد حضرت سعدؓ پیچھے دوڑے، اور آہستہ جواب دینے کی وجہ بتلائی، اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر لے گئے (جمع الفوائد)

اس واقعہ سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ آپؐ نے کس طرح دوسرے شخص کے گھر جا کر سلام کے ذریعہ اپنے آنے کی اطلاع دی، اور یہ بھی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ جناب کے اخلاقِ کریمانہ کا کیا حال تھا کہ تین مرتبہ سلام کیا، اور جواب نہ سننے پر واپس ہو گئے، پھر صاحبِ خانہ پیچھے پیچھے دوڑے ہوئے آئے، اور آہستہ جواب دینے کی وجہ بتلائی، اس پر آپؐ نے ذرا بھی برا نہ مانا، اور

ان کے ہمراہ پھر واپس تشریف لے گئے، کیا آج کے اس ترقی کے دور میں ایسے اونچے اخلاق کی کوئی مثال پیش کی جا سکتی ہے، ہمارے ساتھ اگر اس قسم کا واقعہ پیش آجائے تو بُرا مان کر ملنا جلنا چھوڑ دیں اور شاید ہمیشہ کے لئے قطع تعلق کرلیں،

ضرورت ہے کہ ہر مسلمان مرد و عورت اپنے اخلاق کو اخلاقِ نبویؐ کا نمونہ بنائے، آپؐ نے ارشاد فرمایا:

اِنِّیْ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ

جیسا کہ ابھی بیان کیا جا چکا ہے کہ عورت غیر محرم سے نرمی اور نزاکت کے ساتھ بات نہ کرے، کیونکہ یہ بھی زنا کی ایک سیڑھی ہے

دوسری آیت میں فرمایا گیا:

وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ط

(پ ۲۲، ع ۴)

"اور جب تم ان سے کوئی چیز مانگو تو پردہ کے باہر سے مانگا کرو، یہ بات تمہارے دلوں کے پاک رہنے کا عمدہ ذریعہ ہے،

(بیان القرآن)

اس آیت کریمہ میں پردہ کا حکم ہے، کہ صحابہ کرامؓ ازواج مطہراتؓ کے سامنے نہ جائیں، کوئی چیز مانگنی ہو تو پردہ کے پیچھے سے مانگیں، جب ازواجِ مطہراتؓ سے پردہ کرنے کا حکم ہوا تو

امت کے لئے اس سے بھی زیادہ اس حکم پر عمل کرنا ضروری ہوا،
حج ایسی مقدّس عبادت ہے لیکن اس میں بھی یہ شرط رکھ دی گئی
کہ بغیر محرم حج کو نہ جائے،

ان کے علاوہ قرآن کریم میں اور بہت سی آیتیں ہیں جن میں
پردہ کے متعلق احکامات ہیں، مگر یہاں پر ان سب کا بیان کرنا
مقصود نہیں، مقام کی مناسبت سے اس سلسلہ کی ایک حدیث
بیان کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے جس سے پردہ کی اہمیت اور واضح
ہو جاتی ہے:

ایک خاتون اُمِ حمید ساعدیہؓ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوئیں، اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا دل
یہ چاہتا ہے کہ میں آپؐ کی اقتداء میں نماز پڑھا کروں تو آپؐ نے
جواب میں ارشاد فرمایا: میں تمہارا منشاء سمجھ گیا، مگر بات یہ ہے
کہ تیری نماز گھر کی کوٹھڑی میں افضل ہے دالان میں نماز پڑھنے
سے، اور دالان میں نماز پڑھنا افضل ہے صحن میں پڑھنے سے، اور
صحن میں نماز پڑھنا افضل ہے مسجد میں نماز پڑھنے سے (مسند احمد)

علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: خیال کرو
کہ نماز اہم العبادات ہے، مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز عام
مساجد کی نماز سے ہزار گنا فضیلت رکھتی ہے، سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

کی اقتدا میں نماز ادا کرنا وہ دولت ہے جس کے مقابلہ میں کُل دنیا کی دولتیں ہیچ ہیں، عموماً مقتدی وہ لوگ ہیں جن سے بڑھ کر بجز انبیاء کے کوئی پاکباز مطہر رضی اللہ عنہم کی جماعت آسمان کے نیچے موجود نہیں ہوئی، اسلامی سوسائٹی ایسے رجال ونساء پر مشتمل ہی جن کی عفت مآب زندگی امتِ محمدیہ کے لئے غضِ بصر وتحفظِ عصمت کی تعلیم کا اعلیٰ نمونہ بننے والی تھی، وقت کا تقاضا یہ ہے کہ ہر لمحہ تازہ وحی اور نئے نئے احکام واصلاحی قوانین سے مستفید ہونے کے لئے ہر مرد وعورت دربارِ نبوت میں حاضر ہوا کرے، عام فضا ایسی ہے کہ مسلمان ظاہر وباطن میں خدا سے اور غیر مسلم مسلمانوں سے خوف کھاتے رہتے ہیں، ایسی پاک فضاء اور ایسے مقدس ماحول میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین اسلام کو پیرس، لندن میں نہیں، میلوں وتھیٹروں میں نہیں، باغوں اور پارکوں میں نہیں، سیر وتماشے کیلئے نہیں بلکہ مدینہ طیبہ میں مسجد نبوی میں اور خود اپنی اقتداء میں اتقیائے امت کی جماعت میں نماز ادا کرنے کے لئے اس قدر مقید کیا، اور اُن کی نام نہاد آزادی یا یوں کہو کہ ان کے جوہرِ شرافت اور گوہرِ عصمت کی حفاظت پر ایسے سخت پہرے بٹھلائے، اور اختلاطِ رجال ونساء کو اتنی شدت سے روکا کہ گویا عورتوں پر اجتماعی عبادت کا دائرہ بالکل ہی تنگ فرمادیا،

آخر ان تمام احکام وہدایت کی علت کیا تھی، یہ نہ کہ تخم فتنہ کو اختلاطِ جنسین کی آبیاری سے نشو ونما نہ ملے ؛ (ماخوذ از حجاب شرعی تصنیف مولانا عثمانی رحمہ اللہ)

اس حدیث سے وہ عورتیں سبق حاصل کریں جو جلوسوں کی قیادت اور جلسوں میں بیباکی کے ساتھ تقریریں کرتی پھرتی ہیں، صحابہ کرام کو حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ یا امہات المؤمنین رضؓ سے اگر کسی حدیث کے متعلق کچھ دریافت کرنا ہوتا تو پردہ کے پیچھے سے جواب دیا کرتی تھیں،

شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحؒ اپنی کتاب "جذب القلوب" میں فرماتے ہیں کہ صدیقہ عائشہ رضؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رفیقہ حیات ہونے کی وجہ سے آپؐ کے ساتھ ہی حجرۂ مبارک میں رہا کرتی تھیں، آپؐ کے بعد بھی اسی طرح رہتی رہیں، صرف درمیان میں ایک دیوار کھڑی کرادی تھی، پھر آپؐ کے والد ماجد حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی وفات ہوئی، تب بھی اسی طرح رہتی رہیں، لیکن جب حضرت عمر رضؓ بھی اسی جگہ مدفون ہوئے تو اس کے بعد بغیر پردہ اور مکمل حجاب کے وہاں نہ آتی تھیں، اللہ اکبر! کیا ٹھکانہ ہے تقوے کا کہ مُردہ سے (جبکہ قبر میں مدفون ہے) بھی اتنا پردہ،

میرا مقصد یہاں پردہ سے بحث کرنا نہیں، یہ مختصر سی روشنی

بھی اس لئے ڈال دی گئی کہ موجودہ دَور کا مسلمان (معاذ اللہ) پردہ کو عورت کی ترقی میں رُکاوٹ سمجھتا ہے، جبکہ عقلاء و حکماءِ اسلام کے نزدیک بے حجابی اور بے پردگی ہی تمام مفاسد کی بنیاد ہے،

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّ الْمَرْأَةَ عَوْرَةٌ مَسْتُوْرَةٌ فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ، — "یعنی عورت بلا شبہ ایک چھپی ہوئی چیز ہے جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اُسے تاکتا ہے"

تاکہ اس کی طرف سے کسی کو بدنگاہی اور خیالِ بد میں مبتلا کرے، اسی قسم کے گناہوں اور زنا سے بچنے کے لئے دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا:

نِعْمَ الْعَمَلُ لِنِسَاءِ اُمَّتِیْ الْعَزْلُ، — "میری اُمت کی عورتوں کا بہترین کام (مردوں سے) یکسوئی اور ان سے علیحدہ رہنا ہے"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور آپؐ کے مبارک زمانہ میں عورتوں کو حکم دیا گیا:

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰی ط (پ۲۲ ع ۱) — "اور تم اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور زمانۂ جاہلیت کے موافق مت پھرو" (بیان القرآن)

موقع اور محل کی مناسبت سے یہاں جنّت کی عورتوں کی سردار جگر گوشۂ رسولؐ حضرت فاطمۃ الزھراء رضی اللہ عنہا کی وفات کے وقت وصیّت کا بیان کرنا ہماری اسلامی بہنوں کے لئے شاید بصیرت کا سبب ہو، اس لئے ہم اس کو جذب القلوب تالیف شیخ عبدالحق صاحب محدّث دہلویؒ سے درج کرتے ہیں:

"حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو رات میں دفن کیا گیا، تاکہ اکثر لوگوں کو اس کی اطلاع نہ ہو ایک روایت میں ہو کہ حضرت سیّدہ رضی اللہ عنہا نے وفات کے وقت فرمایا کہ میں اس بات سے شرم کرتی ہوں کہ میرے جسم کو لوگوں کی موجودگی میں باہر لایا جائے۔"

اور آپ نے وصیت فرمائی تھی: "میرے مرنے کے بعد کسی کو میرے پاس نہ آنے دینا، چنانچہ ان کے وصال کے بعد حضرت عائشہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے اندر جانا چاہا تو ان کو اندر جانے سے روک دیا۔"

اس وصیت سے ہماری اسلامی بہنیں عبرت حاصل کریں کہ جگر گوشۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تدفین کو دن کے وقت اس لئے منع فرما دیا کہ لوگوں کی ان کے جنازہ

پر نگاہ پڑے گی، حالانکہ صحابہ کرام رضی کی جنازہ میں شرکت محبت اور تعلق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہوتی، مگر بی بی فاطمہ رضی نے یہ بھی گوارا نہ کیا

اُس زمانہ میں یعنی آج سے چودہ سو سال پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان الفاظ میں اعلان فرمایا تھا:

لَوْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی مَا اَحْدَثَ النِّسَاءُ بَعْدَہٗ لَمَنَعَھُنَّ کَمَا مَنَعَتْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ،
(بخاری و مسلم)

"اگر آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کی حالت ملاحظہ فرماتے تو بنی اسرائیل کی عورتوں کی طرح (مسلمان) عورتوں کو باہر نکلنے سے صاف طور پر منع فرما دیتے۔"

اس سے موجودہ زمانے کے اسلام کے نام لیوا بہ نظرِ انصاف خود فیصلہ فرما لیں کہ عائشہ صدیقہ رضی کا زمانہ بہتر اور اچھا تھا یا ہمارا پُر فتن اور پُر آشوب زمانہ؟

واقعہ یہ ہے کہ موجودہ دور میں بے حجابی اور بے پردگی عورت کی تمام برائیوں کی جڑ اور بنیاد ہے،

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) آپ نے ارشاد فرمایا اے عورتوں کی جماعت! تم صدقہ (زیادہ) دیا کرو، اور استغفار بکثرت کیا کرو، کیونکہ میں نے دوزخ میں عورتوں

کو کثرت کے ساتھ دیکھا ہے،

ان میں سے ایک ہوشیار عورت بولی، یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے کیا قصور کیا ہے کہ ہماری دوزخ میں کثرت ہوگی؟ تو آپ نے فرمایا تمہیں لعنت ملامت کرنے کی زیادہ عادت ہوتی ہے، اور تم اپنے شوہر کی بھی ناشکری کرتی ہو، میں نے (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے) تم جیسا عقل و دین میں ناقص ہونے کے باوجود ایک عقلمند آدمی پر غالب آجانے والا کسی کو نہیں دیکھا،

اس (ہوشیار عورت) نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ ہمارے عقل و دین کے نقصان کی تشریح تو فرما دیجئے؟ آپؐ نے تمہاری عقل کا نقصان تو یہ ہے کہ ۲ دو عورتوں کی شہادت ایک مرد کے برابر سمجھی جاتی ہے، اور کئی کئی راتیں ایسی گذر جاتی ہیں کہ تم نماز نہیں پڑھ سکتیں یہ دین کا نقصان ہوا (بخاری، مسلم)

ممکن ہے میری گذشتہ معروضات سے عورتیں مایوس ہو کر عمل میں اور سست ہو جائیں تو اُن کی دلداری اور ہمت بڑھانے کے لئے چند حدیثیں اس سلسلہ میں بھی پیش کرتا ہوں،

① جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو عورت پانچ وقت کی (فرض) نماز پڑھتی رہے، اور رمضان کے ہر مہینہ کے روزے رکھ لیا کرے، اور اپنی آبرو کی حفاظت رکھے،

اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے، تو ایسی عورت جنّت میں جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے،

مولانا تھانوی رحمہ اللہ اس حدیث کی تشریح یوں فرماتے ہیں:
مطلب یہ ہے کہ دین کی ضروری باتوں کی پابندی رکھے تو اور بڑی بڑی محنت کی عبادتیں کرنے کی اس کو ضرورت نہیں، جو درجہ ان محنت کی عبادتوں سے دوسروں کو ملتا ہے وہ عورتوں کو خاوند کی تابعداری اور اولاد کی خدمت گذاری اور گھر کے بندوبست میں مل جاتا ہے،

۲ ایک حدیث میں ہے عورتوں پر نہ جہاد ہے اور نہ جمعہ اور نہ جنازہ اور اس کے ساتھ جانا،

اس پر عورتوں کو خیال ہو سکتا ہے کہ ہم تو اس ثواب سے محروم رہ گئے، تو دوسری حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اے عورتوں! تمھارا جہاد حج" ہے،

۳ ایک حدیث میں ہے امہات المؤمنین نے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج ادا کر لیا تو آپؐ نے فرمایا کہ بس اب تم نے حج کر لیا اس کے بعد بوریوں پر جمی بیٹھی رہنا، (یعنی بیکار اور بلا ضرورت گھر سے باہر ادھر اُدھر نہ پھرنا)۔

۴ حدیث میں ہے کہ اسماء بنت یزید انصاریہ کو عورتوں

نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا، انھوں نے خدمتِ اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہؐ میں عورتوں کی فرستادہ (نمائندہ) آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں وہ کہتی ہیں کہ مرد جمعہ، جماعت، عیادتِ مریض، جنازہ میں شرکت حج، عمرہ اور سرحدِ اسلامی کی حفاظت کی وجہ سے عورتوں پر فوقیت اور بازی لے گئے،

آپؐ نے ارشاد فرمایا، تو واپس جا اور ان عورتوں سے کہہ دے کہ تمھارا اپنے شوہر کے لئے بناؤ سنگار کرنا یا حقِ شوہری ادا کرنا، اور شوہر کی رضامندی کی کوشش کرتے رہنا، اور اس کی مرضی کا اتباع کرنا، یہ ان سب اعمال کے برابر ہے،

اس حدیث میں عورتوں کو کیسی بشارت اور خوش خبری ہے یہ اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا فضل اور کرم ہے کہ گھر بیٹھے بٹھائے جمعہ، جماعت وغیرہ جیسے نیک کاموں کا ثواب مل جانے کی بشارت ہے،

ان کے علاوہ اور بہت سی حدیثیں ہیں جن میں عورتوں کے لئے جنّت کی بشارت اور خوش خبری ہے،

اس لئے ہر مسلمان عورت کو اپنے دین اور مذہب میں پختہ اور اس پر عمل پیرا ہونے کی سخت ضرورت ہے، کیونکہ وہ جنتی

مذہب پسند اور مذہب پرست ہوگی اتنا ہی اس کا اثر اولاد پر پڑیگا، اولاد کی صحیح اسلامی تربیت ماں کی گود ہی میں ہو سکتی ہے، گذشتہ زمانہ کی تاریخ اس پر شاہد ہے،

اس سلسلہ میں یہاں ایک واقعہ کا ذکر کر دینا مفید اور برمحل ہوگا، اس لئے بصیرت کے لئے اس کا ذکر کرتا ہوں:۔

خنساءؓ نام کی ایک مشہور شاعرہ اور صحابیہ ہیں، امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت ۱۶ھ میں قادسیہ کی مشہور جنگ ہوئی، ان کے چار بیٹے تھے، اس جنگ میں اپنے چاروں بیٹوں کے ساتھ شریک ہوئیں، لڑائی سے ایک روز پہلے لڑکوں کو خوب نصیحت کی، اور جنگ میں شرکت کے لئے خوب ابھارا اور نصیحت کرتے ہوئے بولیں، میرے بیٹو! تم اپنی خوشی سے مسلمان ہوئے ہو اور اپنی خوشی سے تم نے ہجرت کی، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جس طرح تم ایک ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہو اسی طرح ایک باپ کی اولاد بھی ہو، میں نے نہ تمھارے باپ سے خیانت کی، نہ تمھارے ماموں کو رسوا کیا، نہ میں نے تمھاری شرافت پر دھبہ لگایا، نہ میں نے تمھارے نسب کو خراب کیا،

تمھیں معلوم ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مسلمانوں کیلئے کافروں سے لڑائی اور جنگ میں کتنا ثواب رکھا ہے، تمھیں یہ بات یاد رکھنی

چاہئے کہ آخرت کی باقی رہنے والی زندگی دنیا کی فانی اور ناپائیدار زندگی سے ہزارہا درجے بہتر ہے، ارشادِ خداوندی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ (پ۴ ع ۱۱)

"اے ایمان والو! تکالیف پر صبر کرو، (اور کفار کے مقابلہ میں) صبر کرو، اور مقابلہ کیلئے تیار رہو، تاکہ تم پورے کامیاب ہو۔" (بیان القرآن)

اس کے بعد بی بی خنساءؓ نے اپنے بیٹوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا دیکھو! کل صبح جب تم نیند سے بیدار ہو تو بہت ہوشیاری سے لڑائی میں شریک ہونا، اور اللہ تعالیٰ سے دشمنوں کے مقابلے میں مدد مانگتے ہوئے آگے بڑھنا، اور جب دیکھو کہ لڑائی زور شور سے شروع ہوگئی اور اس کے شعلے بھڑکنے شروع ہوگئے، اور گھمسان کا رَن پڑنے لگا ہے، تو کافروں کے غول میں گھس جانا اور کفار کے سردار کا مقابلہ کرنا، انشاء اللہ سیدھے جنت میں جاؤ گے،

چنانچہ صبح کو جب جنگ شروع ہوئی تو چاروں بھائیوں میں سے ایک ایک آگے بڑھتا گیا اور کافروں سے دل کھول کر لڑتا، یہاں تک کہ اللہ کے راستے میں شہید ہو جاتا، اس کے بعد دوسرا بڑھتا اور شہید ہونے تک لڑتا رہتا، حتیٰ کہ یکے بعد دیگرے چاروں بھائی شہید ہوگئے، جب والدہ کو ان کی شہادت کی

اطلاع ملی تو خدا کا شکر ادا کیا اور فخر کے طور پر کہا:

"خدا کا شکر ہے کہ مجھے ان بیٹوں کی شہادت سے
شرف بخشا، مجھے امید ہے کہ آپ کی رحمت سے جنت
میں مَیں بھی اُن کے ساتھ رہوں گی"

یہ ایک واقعہ ہم نے اس لئے بیان کیا ہے کہ آجکل کے زمانہ کی مسلمان عورت اس پر غور کرے کہ پہلے زمانہ میں عورتیں اپنے بچوں کی کیسے تربیت کیا کرتی تھیں، یقین جانئے کہ عورت کی دین سے اس دُوری اور بے تعلقی کو دیکھ کر دل روتا ہے،

ظاہر بات ہے کہ جب عورت دین سے اتنی دُور ہو جائے تو اولاد کی تربیت تو بڑی بات ہے اپنی ضرورت کے مسائل سے بھی کیا واقف ہو گی، اور بچوں کی کیا تربیت کرے گی؟

آنکہ خود گم است کرا رہبری کند

ان حالات کو دیکھتے ہوئے عرصہ سے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا رہتا تھا کہ بہت سے مسائل ایسے ہیں جن سے عورتیں واقف نہیں، پھر یہ بھی ہے کہ مرد تو کتابیں پڑھ کر، وعظ سنکر، علماء سے مل کر اپنی ضرورت کے مسائل معلوم کر لیتے ہیں، مگر عورت کے لئے مسائل معلوم کرنے میں یہ آسانی نہیں، اور بڑی کتابیں پڑھنے کے لئے وقت کی کمی اور دنیا کی مصروفیات حائل ہیں، اس لئے

ایسے مسائل کتابی شکل میں ایک جگہ جمع کر دیئے جائیں جن کی ضرورت پڑتی ہے، اگرچہ بہشتی زیور میں زیادہ تر مسائل عورتوں سے متعلق ہی بیان کیے گئے ہیں، مگر وہ اتنا ضخیم اور طویل ہے کہ اس زمانہ کی مصروف اور کاہل عورتوں کے لئے ان مسائل کا تلاش کرنا ناممکن نہیں تو دشوار ضرور ہے۔

رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ کی بات ہے کہ سحری کے وقت میرا یہ پرانا خیال پختہ ہو گیا، حتیٰ کہ کچھ نیم خوابی کی حالت میں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ عورتوں سے متعلق مسائل مرتب کر دوں، اور اس کے بعد بنام خدا اس کتاب کی ترتیب کا سلسلہ شروع کر دیا، جو مسئلہ جس کتاب سے لیا ہے اس کا حوالہ دیدیا ہے، جیسا کہ ناظرین کو کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا رہے گا،

آخیر میں یہ بات اور واضح کر دوں کہ کتاب میری نہیں بلکہ اپنے اکابرین کی معتبر کتابوں سے ان مسائل کو حسب ضرورت آسان اردو میں تبدیل کر دیا ہے، ورنہ — من آنم کہ من دانم،

سہولت کے لئے میں نے اس کتاب کو ایک مقدمہ یعنی تمہید اور چودہ ابواب اور تتمہ یعنی خاتمہ پر تقسیم کر دیا ہے، تاکہ اس تبدیلی سے پڑھنے والی اسلامی بہنوں کے لئے یہ کتاب مفید اور دلچسپ ہو جائے،

آخیر میں پھر یہ عرض کروں گا کہ اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے

ـه خدا کا شکر ہے کہ اس خیال کو عملی جامہ پہنانے کی توفیق بھی رمضان المبارک ۸۹ھ میں بخشی،

سے ہی دین و دنیا کی کامیابی حاصل ہوسکتی ہے، جیسا کہ ہمارے بزرگوں کی گذشتہ تاریخ اس پر شاہد اور گواہ ہے،

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا کیا ہی حکیمانہ اور مدبرانہ فرمان ہے

كُنْتُمْ اَذَلَّ النَّاسِ وَاَحْقَرَ النَّاسِ وَاَقَلَّ النَّاسِ فَاَعَزَّكُمُ اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ فَمَهْمَا تَطْلُبُوا الْعِزَّةَ بِغَيْرِ اللّٰهِ يُذِلَّكُمُ اللّٰهُ،

"تم (اسلام سے قبل) دنیا میں سب سے زیادہ ذلیل، سب سے زیادہ حقیر اور پست تھے، اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعہ تمھیں عزت بخشی، پس جب کبھی تم غیر اللہ کے ذریعہ سے عزت حاصل کرنے کی کوشش کروگے تو خدا تمھیں ذلیل کردے گا"

اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ،

قاری شریف احمد غفرلہٗ

رمضان المبارک ۱۳۸۹ھ

پہلا باب

شرائطِ نماز اور ان کی تشریح،
نجاست کا بیان،
نجاست کے کچھ ضروری مسائل

باب ۱

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
مِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطُّھُوْرُ۔ "نماز کی کنجی طہارت اور پاکی ہے"۔
ایک اور حدیث میں ہے: لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃٌ بِغَیْرِ طُھُوْرٍ، "پاکی کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی"۔
اسی لئے نماز جیسی اہم عبادت کے لئے انسان کا جسم اور کپڑوں کا ہر قسم کی نجاست سے پاک ہونا ضروری اور شرط قرار دیا گیا، لہٰذا یہ بات یاد رکھنی ضروری ہے کہ نماز پڑھنے سے پہلے ہر مسلمان مرد و عورت کے لئے یہ سات باتیں ضروری ہیں، ان کو شرائطِ نماز کہتے ہیں،

شرائطِ نماز اور اُن کی مختصر تشریح

(۱) بدن پاک ہونا (۲) بدن پر پہنے ہوئے کپڑوں کا پاک ہونا (۳) نماز پڑھنے کی جگہ کا پاک ہونا، (۴) ستر کا چھپا ہوا ہونا (عورت کے ہاتھ، منہ، پاؤں کے علاوہ سارا بدن چھپا ہوا ہونا) (۵) جو نماز پڑھنی ہے اس کا وقت ہونا (۶) قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا،

⑦ نماز کی نیت کرنا

اس کے بعد ان شرائط کی سلسلہ وار تفصیل ملاحظہ ہو،

۱۔ بدن پاک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر استنجے، وضو، یا غسل کی ضرورت ہو تو نماز پڑھنے سے پہلے وضو یا غسل کر لے، اگر بدن پر نجاست لگی ہو تو اس کو دھو لے،

۲۔ کپڑے پاک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ بدن پر جو کپڑے پہنے ہوئے ہیں وہ ناپاک ہوں تو ان کو دھو کر پاک کر لیا جائے،

۳۔ جگہ پاک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جس جگہ نماز پڑھ رہی ہے وہ پاک ہو، اگر ناپاک ہو تو اس جگہ نماز نہ پڑھے،

۴۔ ستر چھپا ہوا ہونا، اس کا مطلب یہ ہے کہ مرد کے لئے نماز پڑھنے کی حالت میں ناف سے لیکر گھٹنوں کے نیچے تک بدن چھپا ہوا ہو، اور یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جس کے پاس پوری طرح کپڑے پہننے کے لئے نہ ہوں، اور عورت کے لئے اپنے گھر میں ہاتھ، منہ، پاؤں کے علاوہ سارا بدن ہر وقت چھپائے رکھنے کا حکم ہے، نماز کی حالت میں اس پر اور زیادہ سختی سے عمل کرنا چاہیئے،

۵۔ نماز پڑھتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا ضروری ہے، اگر معلوم ہوتے ہوئے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز نہ پڑھے تو نماز نہ ہو گی، مکہ معظمہ میں خانہ کعبہ خدا کا مقدس گھر ہے۔ ہم مسلمان اسی کو

قبلہ کہتے ہیں، نماز پڑھنے کی حالت میں اس کی طرف منھ کرنا ضروری ہے
۷۔ نماز کی نیت کرنا، یعنی جس وقت کی نماز پڑھنی ہے اس کی
دل سے نیت کرنا ضروری ہے، اگر بغیر نیت کے نماز پڑھی تو وہ نماز
صحیح نہ ہوگی اور دوبارہ پڑھنی پڑے گی،
یاد رکھئے! زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں، اصل نیت
دل سے ہونی ضروری ہے، حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ (یہ مسائل درمختار،
شامی سے ماخوذ ہیں)۔

نجاست کا بیان

ہم ابھی بیان کرچکے ہیں کہ شرائطِ نماز میں سے پہلی شرط بدن
کا پاک ہونا ہے، یعنی یہ کہ بدن ہر قسم کی نجاست سے پاک ہو،
اس کے بعد یہ بات بھی سمجھ لینی چاہیے کہ نجاست (ناپاکی)
کی دو قسمیں ہیں، حقیقی، حکمی، حقیقی نجاست وہ کہلاتی ہے جو آنکھوں
سے نظر آئے جیسے پیشاب، پاخانہ، خون، شراب وغیرہ،
حکمی نجاست اس کو کہتے ہیں جو شریعت کے حکم سے ثابت
ہو اور آنکھوں سے دیکھنے میں نہ آئے، جیسے بے وضو ہونا یا غسل
کی حاجت ہونا،

پھر نجاستِ حقیقی کی دوٗ قسمیں ہیں، (۱) غلیظہ (۲) خفیفہ، نماز کے صحیح ہونے کے لئے ہر قسم کی نجاست سے بدن کا پاک ہونا ضروری ہے انسان کا پیشاب، پاخانہ، منی، مذی، حیض و نفاس کا خون، استحاضہ کا خون، پیپ، کتے، بلّی کا پیشاب، پاخانہ، شراب، خنزیر کا گوشت اس کے بال، ہڈی وغیرہ، گھوڑے، گدھے، خچر کی لید، گائے، بھینس اور بیل کا گوبر، بکری، بھیڑ کی مینگنیاں، مرغی، بطخ کی بیٹ، گدھے خچر اور تمام حرام جانوروں کا پیشاب یہ سب نجاست غلیظہ ہیں، ان نجاستوں سے ہر انسان گھن کرتا ہے، اسی وجہ سے شریعت نے بھی ان سے بچنے کا حکم دیا، اور کپڑے یا بدن پر لگ جائے تو اس کو دھونے کا حکم دیا گیا،

نجاست کے متعلق کچھ ضروری مسائل

(ماخوذ از بہشتی زیور)

مسئلہ ۱؛ شیر خوار بچہ کا پیشاب، پاخانہ نجاستِ غلیظہ ہے،

مسئلہ ۲، مرغی، بطخ، مرغابی کی بیٹ ناپاک ہے، ان کے علاوہ حلال پرندوں کی بیٹ پاک ہے، جیسے کبوتر، چڑیا، مینا وغیرہ اور چمگادڑ کا پیشاب و بیٹ بھی پاک ہے،

مسئلہ ۳، نجاست غلیظہ اگر پتلی اور بہنے والی ہو، اور وہ بدن یا کپڑے

پر لگ جائے تو اگر (پھیلاؤ میں) روپے کے برابر یا اس سے کم ہو تو معاف ہے، یعنی اگر اس کو دھوئے بغیر نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی، لیکن اس نجاست کو نہ دھونا اور بغیر دھوئے نماز پڑھتے رہنا مکروہ اور برا ہے،

اور اگر نجاست پھیلاؤ میں ایک روپے سے زیادہ ہو تو وہ معاف نہیں، بغیر دھوئے ہوئے نماز نہیں ہو گی،

اور اگر نجاست غلیظہ یعنی گاڑھے جسم والی نجاست لگ جائے جیسے پاخانہ یا مرغی وغیرہ کی بیٹ، تو اگر وزن میں ساڑھے چار ماشے یا اس سے کم ہے تو بغیر دھوئے ہوئے نماز درست ہے، اور اگر اس مقدار سے زیادہ ہے تو بغیر دھوئے نماز درست نہیں،

مسئلہ ۴: نجاستِ خفیفہ کپڑے یا بدن میں لگ جائے تو جس حصہ میں لگی ہے اگر اس کے چوتھائی حصہ سے کم ہو تو معاف ہے، اور اگر پورا چوتھائی یا اس سے زیادہ حصہ ہو تو معاف نہیں، یعنی اگر آستین میں لگی ہے تو آستین کے چوتھائی سے کم ہو، اگر کرتے کی کلی میں لگی ہے تو اس کی چوتھائی سے کم ہو، اگر دوپٹہ میں لگی ہے تو اس کی چوتھائی سے کم ہو تب معاف ہے،

اسی طرح اگر نجاستِ خفیفہ ہاتھ میں لگی ہے تو ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہو تب معاف ہے، اسی طرح اگر ٹانگ میں لگ جائے

تو اس کی چوتھائی سے کم ہو تب معاف ہے، غرضیکہ جس عضو میں لگے اس کی چوتھائی سے کم ہو، اور اگر پورا چوتھائی حصہ ہو تو معاف نہیں اس کا دھونا واجب ہے، بغیر دھوئے ہوئے نماز پڑھنا جائز نہیں،

مسئلہ ۵: مچھلی کا خون، اسی طرح مکھی، کھٹمل، مچھر کا خون ناپاک نہیں بدن یا کپڑے پر اگر لگ جائے تو کچھ حرج نہیں،

مسئلہ ۶: اگر پیشاب کی چھینٹیں سوئی کی نوک کے برابر کپڑے پر پڑ جائیں یا بدن پر لگ جائیں کہ دیکھنے سے دکھائی نہ دیں تو اس کا کچھ حرج نہیں، اور ان کا دھونا واجب نہیں،

مسئلہ ۷: کپڑا اور بدن اگر گیلا ہو تو فقط دھونے سے ہی پاک ہوتا ہے، چاہے دلدار نجاست لگے یا بغیر دل کی، رگڑنے وغیرہ سے پاک نہیں ہوتا،

مسئلہ ۸: بدن یا کپڑے پر اگر منی لگ کر سوکھ گئی تو کھرچ کر خوب مل ڈالنے سے بدن اور کپڑا پاک ہو جائے گا،

مسئلہ ۹: ناپاک چھری، چاقو یا مٹی تانبے وغیرہ کے برتن اگر دہکتی آگ میں ڈال دیئے جائیں تو پاک ہو جاتے ہیں،

مسئلہ ۱۰: اگر نجاست ایسی چیز میں لگ جائے جس کو نچوڑ نہیں سکتے جیسے تخت، چٹائی، دری، زیور، مٹی یا چینی کے برتن، بوتل،

جوتہ وغیرہ تو اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک دفعہ دھو کر
رُک جائے جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے دوبارہ دھوئیے،
پھر جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے تو پھر دھوئیے، اس طرح تین
دفعہ دھونے سے وہ چیز پاک ہو جائے گی،
مسئلہ ۱۱؛ گھی، تیل یا شہد ناپاک ہو جائے تو ان چیزوں کے پاک
کرنے کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ گھی یا تیل کے برابر اس میں
پانی ڈال کر خوب پکائے، جب پانی جل جائے تو دوبارہ پھر
اتنا ہی پانی ڈال کر پکائے، وہ پانی بھی جل جائے تو تیسری مرتبہ
ڈال کر پکائے، اس طرح تین مرتبہ کرنے سے یہ چیزیں پاک
ہو جائیں گی،
دوسرا طریقہ پاک کرنے کا یہ بھی ہے کہ گھی یا تیل کے برابر پانی
ڈال کر خوب ہلاؤ، جب وہ پانی کے اوپر آجائے تو کسی ترکیب سے
اس کو اُتار لو، اس طرح تین مرتبہ کرنے سے بھی پاک ہو جائیگا،
مسئلہ ۱۲؛ بدن پر لگی ہوئی نجاست کی حالت میں اگر کتا بدن یا کپڑوں
سے لگ جائے تو کپڑے ناپاک ہو جائیں گے، اور اگر بدن سُوکھا
ہے اور وہ کپڑوں سے لگ جائے تو ناپاک نہیں ہوں گے،
مسئلہ ۱۳؛ کسی فرش یا دیوار پر نجاست لگ جائے اور وہ سوکھ کر
ایسی ہو جائے کہ نجاست کا نشان اور دھبہ تک نہ رہے نہ بو

آئے تو وہ زمین پاک ہو جاتی ہے،

مسئلہ ۱۴؛ جن جانوروں کا جھوٹا نجس ہے ان کا پسینہ بھی نجس ہے، اور جن جانوروں کا جھوٹا پاک ہے ان کا پسینہ بھی پاک ہے، اور جن جانوروں کا جھوٹا مکروہ ہے ان کا پسینہ بھی مکروہ ہے،

مسئلہ ۱۵؛ آدمی کا جھوٹا پاک ہے چاہے آدمی بددین ہو، عورت حیض سے ہو یا نفاس کی حالت میں، ہر حالت میں اس کا جھوٹا پاک ہے، اسی طرح ان کا پسینہ بھی پاک ہے، البتہ اگر ہاتھ یا منہ میں کوئی ناپاکی لگی ہوئی ہو تو اس سے وہ جھوٹا ناپاک ہو جائے گا،

مسئلہ ۱۶؛ خنزیر، شیر، بھیڑیا، بندر، گیدڑ وغیرہ جتنے چیر پھاڑ کر کے کھانے والے جانور ہیں اُن سب کا جھوٹا ناپاک ہے،

مسئلہ ۱۷؛ بلّی کا جھوٹا پاک تو ہے مگر مکروہ ہے، اگر پانی میں منھ ڈال دے تو دوسرا پانی ہوتے ہوئے اس کے جھوٹے پانی سے وضو نہ کرے، البتہ اگر اور پانی نہ ہو تو اس سے وضو کر سکتے ہیں،

مسئلہ ۱۸؛ غیر مرد کا جھوٹا کھانا اور پانی عورت کے لئے مکروہ ہے جب کہ اسے علم ہو، اسی طرح غیر عورت کے سامنے کا بچا ہوا کھانا پانی مرد کے لئے بھی مکروہ ہے،

مسئلہ ۱۹: دودھ یا سالن میں بلّی نے منہ ڈال دیا تو اگر اللہ نے سب کچھ دیا ہے تو اس کو نہ کھائے، اور غریب آدمی ہو تو اس کے لئے کھا لینے میں کچھ گناہ نہیں،

مسئلہ ۲۰: بلّی نے چوہا کھایا اور فوراً آکر برتن میں منہ ڈال دیا تو نجس ہو جائے گا، اور جو تھوڑی دیر ٹھہر کر منہ ڈالا اور زبان سے اپنا منہ چاٹ چکی تھی، تو مکروہ ہوگا،

مسئلہ ۲۱: مرغیاں جو کھلی ہوئی گلیوں میں پھرتی رہتی ہیں، اور اِدھر اُدھر ناپاک وگندی چیزیں کھاتی پھرتی ہیں، اُن کا جھوٹا مکروہ ہے، اور جو مرغی بند رہتی ہے اس کا جھوٹا مکروہ نہیں بلکہ پاک ہے،

مسئلہ ۲۲: جو چیزیں گھروں میں رہا کرتی ہیں جیسے سانپ، بچھو، چوہا، چھپکلی وغیرہ ان کا جھوٹا مکروہ ہے، (اگر دل چاہے تو استعمال کر سکتا ہے)۔

مسئلہ ۲۳: کھانے کی کوئی چیز چوہا کتر کر کھا جائے تو بہتر یہ ہے کہ اُس جگہ سے تھوڑی سی توڑ ڈالے اس کے بعد کھا سکتا ہے،

مسئلہ ۲۴: مینڈھا، بکری، بھیڑ، گائے، بھینس، ہرن اور دوسرے حلال جانور، جیسے مینا، طوطا، فاختہ، چڑیا، ان سب کا جھوٹا پاک ہے،

مسئلہ ۲۵: بعض عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ ناپاک کپڑا دھونے کے بعد جب تک سوکھ نہ جائے پاک نہیں ہوتا، اور اسے پہن کر نماز پڑھنا درست نہیں، یہ بات غلط ہے،
بعضی عورتیں اس مسئلہ کے نہ جاننے کی وجہ سے نمازیں قضاء کر دیتی ہیں، اور پھر وقت نکلے پیچھے کون پڑھتا ہے، یاد رکھو گیلے کپڑے سے بھی بلاکراہت اور بلاتکلف نماز ہو جاتی ہی،

مسئلہ ۲۶: ناپاک بچھونے پر سوگئی، اور بدن کے پسینہ سے بچھونا تر ہو گیا، تو بدن پر پہنے ہوئے کپڑے اور بدن دونوں ناپاک نہ ہوں گے،
لیکن اگر بچھونے کی نجاست کا اثر بدن اور کپڑوں پر آجائے تو دونوں ناپاک ہو جائیں گے، اس لئے بدن کے اس حصّہ کو جہاں نجاست کی تری کا اثر ہے دھونا چاہئے،

مسئلہ ۲۷: پان میں کھانے کا کتھا پکا کر رکھا اور وہ ابھی جما نہیں تھا، کہ اوپر سے بچّے نے اس میں پیشاب کر دیا، تو وہ ناپاک ہو گیا بہتر تو یہ ہے کہ اس کو پھینک دیا جائے، لیکن اگر کوئی اس کو پاک ہی کرنا چاہتی ہے تو اس کی برابر پانی ڈال کر اس پانی کو جلائے، اس طرح تین دفعہ کرنے سے وہ پاک ہو جائیگا

مسئلہ ۲۸: گلاس یا اور کوئی برتن ناپاک ہی، اور اس میں کھانے پینے کی

کوئی چیز ڈال دی تو وہ بھی ناپاک ہو جائے گی (درمختار)

مسئلہ ۲۹: اچار یا تیل میں چوہیا گر کر مر گئی، تو اچار اور تیل سب ناپاک ہو گیا،

مسئلہ ۳۰: تیل، گھی، شربت یا کسی اور چیز میں اگر چوہے کی مینگنی پڑ جائے، اگر اس کا اثر اُن چیزوں میں ظاہر نہ ہو، یعنی ذائقہ یا رنگ نہ بدلے تو یہ چیزیں پاک رہیں گی، اور رنگ یا ذائقہ بدل جائے تو ناپاک ہو جائیں گی،

مسئلہ ۳۱: غسل کی حاجت ہے، اور خشک ہاتھ بغیر دھوئے کسی برتن میں ڈال دے تو وہ برتن ناپاک نہیں ہوا، اور اگر ہاتھ میں نجاست لگی ہوئی تھی اور تر تھی، پھر وہی ہاتھ برتن میں ڈال دیا تو برتن ناپاک ہو جائے گا،

مسئلہ ۳۲: کافر دھوبی کے ہاتھ سے دُھلے ہوئے کپڑے پاک ہیں، اور ان سے نماز پڑھنا درست ہے، کافر کے ہاتھ سے دُھلے ہوئے کا وہم نہیں کرنا چاہئے۔

دوسرا باب ۲

فضائلِ وضو کا بیان
وضو کرنے کا طریقہ
وضو کے وقت کی دُعائیں
وضو کے ضروری مسائل

باب ۲

فضائلِ وضو کا بیان

حدیث میں وضو کے بڑے فضائل بیان کئے گئے ہیں، چند حدیثیں ہم بیان کرتے ہیں،

① حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس نے اچھی طرح وضو کیا اس کے (تمام) گناہ اس کے بدن سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ ناخونوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں، (بخاری، مسلم)

② دوسری حدیث اس سے بھی زیادہ واضح ہے جس کا ترجمہ یہ ہے، جب مؤمن وضو کے ارادہ سے کلّی کرتا ہے تو اس کے منہ کے گناہ خارج ہو جاتے ہیں، اور جب ناک صاف کرتا ہے تو ناک کے گناہ خارج ہو جاتے ہیں، جب منہ دھوتا ہے تو آنکھوں اور چہرے کے گناہ بھی نکل جاتے ہیں، اور جب ہاتھ دھوتا ہے تو دونوں ہاتھوں کے گناہ دُھل جاتے ہیں، یہاں تک کہ

ہاتھوں کے ناخونوں کے نیچے کے گناہ بھی، اور جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ خارج ہو جاتے ہیں، یہاں تک کہ کانوں کے گناہ بھی، اور جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کے گناہ دُھل جاتے ہیں، حتّٰی کہ پاؤں کے ناخونوں کے نیچے بھی (موطا امام مالک، نسائیؒ)

③ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میرے اُمّتی قیامت کے دن اس حال میں بلائے جائیں گے کہ ان کے اعضائے وضو روشن اور چمکتے ہوں گے، (بخاری مسلم)

④ حضرت ابوہریرہؓ روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ بتاؤ اگر کسی کے گھر کے دروازے پر ایک نہر جاری ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا ایسے شخص کے بدن پر مَیل باقی رہے گا؟
صحابۂ کرامؓ نے جواب دیا نہیں رہے گا، اس کے بعد آپ نے فرمایا یہی حال پانچوں نمازیں پڑھنے والے کا ہے، اللہ تعالیٰ اُن کی وجہ سے اپنے (نمازی) بندوں کے گناہ (صغیرہ) معاف فرما دیتے ہیں،

فائدہ: یہاں یہ ضروری بات بھی سمجھ لینی چاہئے کہ وضو کے وقت جو گناہوں کی معافی کی بشارت ہے ان سے گناہ صغیرہ مراد ہیں کبیرہ گناہ سچی توبہ سے ہی معاف ہوتے ہیں،
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کو دیکھا کہ وضو

کے بعد کسی جگہ سے ایڑیاں خشک رہ گئیں تو آپؐ نے فرمایا:

وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ ۔ "یعنی ایسی ایڑیوں کے لئے (جو وضو میں خشک رہ جائیں) ویل کا عذاب ہے وضو پورا کرو"

ویل دوزخ میں ایک گڑھے کا نام ہے جس میں خون پیپ جمع ہوگا،

لہٰذا وضو کرتے وقت اس کا خیال رکھنا چاہیئے کہ اعضائے وضو میں سے کوئی عضو خشک نہ رہ جائے،

فضائل وضو سے متعلق جن حدیثوں کا ہم نے بیان کیا ہے، ان کی عربی قصداً چھوڑ دی ہے، اگر کسی کو عربی دیکھنے کا شوق ہو تو ہماری کتاب "تعلیماتِ اسلام" حصہ اول کا مطالعہ فرمائیں،

وضو کرنے کا طریقہ

وضو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ وضو کرتے وقت اگر اس کا موقع ہو تو قبلہ کی طرف منہ کرکے بیٹھے، اور کسی اونچی چیز پر بیٹھے، تاکہ بدن اور کپڑوں پر چھینٹیں نہ آئیں، وضو شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھے، پھر تین مرتبہ دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے، اس کے بعد تین مرتبہ کلی کرے اور مسواک کرے، اگر روزہ نہ ہو تو غرغرہ کرکے اچھی طرح سارے منہ میں پانی پہونچاوے، اور اگر روزہ ہو

تو غرغرہ نہ کرے، شاید کہ حلق سے پانی اندر چلا جائے، پھر تین مرتبہ
ناک میں پانی ڈالے، اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے، لیکن
اگر روزہ دار ہو تو جتنی دور تک نرم نرم گوشت ہے اس سے اوپر
پانی نہ چڑھائے، پھر تین مرتبہ سارا منہ دھوئے، سر کے بالوں سے
لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک، اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان
کی لو تک، اور دونوں ابروؤں کے نیچے بھی پانی پہنچائے کہیں
خشک نہ رہ جائے، پھر داہنا ہاتھ کہنی سمیت تین دفعہ دھوئے،
پھر اسی طرح بایاں ہاتھ دھوئے، اور ایک ہاتھ کی انگلیوں کو
دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر خلال کرے، اگر ہاتھ میں
انگوٹھی یا چھلا یا چوڑی پہنے ہوئے ہو تو اس کو بھی ہلالے تاکہ
ان کے نیچے کی جگہ خشک نہ رہ جائے، پھر ایک مرتبہ سارے سر کا
مسح کرے، پھر کان کا مسح کرے، کان کے سوراخ میں کلمہ کی انگلی
سے اور باہر کی طرف کانوں کے اوپر انگوٹھوں سے مسح کرے،
گلے کا مسح نہ کرے، کیونکہ یہ منع ہے، کان کے مسح کے لئے نیا پانی
لینے کی ضرورت نہیں، بلکہ سر کے مسح سے بچا ہوا پانی جو ہاتھ میں
لگا ہے وہی کافی ہے، اس کے بعد تین مرتبہ داہنا پاؤں ٹخنوں سمیت
دھوئے، پھر بایاں پاؤں دھوئے، اور بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے
پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرے، خلال داہنے پاؤں کی چھنگلیا سے

شروع کرے، اور بائیں پاؤں کی چھنگلیا پر ختم کرے، یہ وضو کرنے کا طریقہ ہے،

وضو کے وقت کی دعائیں

وضو کرتے وقت مندرجہ ذیل دعاؤں میں سے جو آسانی سے پڑھ سکے پڑھ لی جائے:

① بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ ② بِسْمِ اللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ ۝ ③ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ ۝ ④ یا ہر عضو دھوتے وقت یہ کلمہ پڑھتی رہے، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط یہ سب دعائیں حدیثوں میں آئی ہیں،

وضو کے ضروری مسائل

(ماخوذ از بہشتی زیور)

یاد رکھئے! وضو میں بعض باتیں ایسی ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی چھوٹ جائے یا ان میں کمی رہ جائے تو وضو نہیں ہوتا، جیسی وضو سے پہلے بے وضو تھی ویسے ہی بے وضو رہے گی، ایسی باتوں کو فرض کہتے ہیں،

اور بعضی باتیں ایسی ہیں کہ اُن کے چھوٹ جانے سے وضو تو

ہو جاتا ہے، لیکن ثواب میں کمی ہو جاتی ہے، اور ان کے کرنے سے ثواب ملتا ہے، ایسی باتوں کو **سُنّت** کہتے ہیں،

اور بعض باتیں ایسی ہیں کہ ان کے کرنے سے ثواب ہوتا ہے، اور نہ کرنے سے گناہ نہیں ہوتا، ایسی باتوں کو **مستحب** کہتے ہیں،

فرائضِ وضو چار ہیں: ① ایک مرتبہ سارا مُنہ دھونا، ② ایک ایک دفعہ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا، ③ ایک مرتبہ چوتھائی سر کا مسح کرنا ④ ایک مرتبہ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا، ان میں سے اگر ایک فرض بھی چھوٹ جائے گا، یا کوئی جگہ بال برابر سُوکھی رہ جائے گی تو وضو نہ ہوگا،

مسئلہ ۱: پہلے گٹوں تک ہاتھ دھونا اور بسم اللہ پڑھنا اور کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا، مسواک کرنا، یہ سب باتیں سنت ہیں، ان کے علاوہ اور جو باتیں ہیں وہ سب مستحب ہیں،

مسئلہ ۲: جب یہ چاروں اعضا جن کا دھونا فرض ہے دُھل جائیں گے تو وضو ہو جائے گا، چاہے وضو کا قصد ہو یا نہ ہو جیسے کوئی نہاتے وقت سارے بدن پر پانی بہالے اور وضو نہ کرے یا حوض میں گر پڑے، یا بارش برستے میں باہر کھڑی ہو جائے اور وضو میں دُھلنے والے اعضا، بارش کے پانی

سے ڈھل جائیں تو وضو ہو جائے گا، مگر وضو کا ثواب نہ ملے گا،

مسئلہ ۳: ایک عضو دھونے کے بعد دوسرا عضو دھونے میں اتنی دیر نہ لگائے کہ پہلا عضو سُوکھ جائے، بلکہ اس کے سُوکھنے سے پہلے دوسرا عضو دھوڈالے، اگر پہلا عضو سُوکھ گیا، اور اس کے بعد دوسرا عضو دھویا، تو وضو تو ہو جائیگا مگر یہ بات خلافِ سنت ہے،

مسئلہ ۴: یہ بھی سنت ہے کہ اعضاءِ وضو دھونے کے بعد اُن پر ہاتھ پھیر لے تاکہ کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے،

مسئلہ ۵: جب تک کوئی مجبوری نہ ہو وضو خود کرے، کسی اور سے پانی نہ ڈلوائے، اور وضو کرتے وقت کوئی دنیاوی بات چیت نہ کرے، بلکہ ہر عضو دھوتے وقت بسم اللہ اور کلمہ پڑھتی رہے، وضو میں پانی حد سے زیادہ نہ بہائے، چاہے دریا کے کنارے پر بیٹھی وضو کر رہی ہو، اور نہ پانی خرچ کرنے میں اتنی کمی کرے کہ اچھی طرح اعضائے وضو بھی نہ دُھل سکیں، کسی عضو کو تین مرتبہ سے زیادہ نہ دھوئے، مُنہ دھوتے وقت پانی زور سے نہ مارے نہ پھونک مار کر چھینٹیں اڑائے مُنھ اور آنکھوں کو بہت زور سے بند نہ کرے، یہ سب باتیں مکروہ اور منع ہیں، اگر آنکھ یا مُنہ زور سے بند کیا اور پلکیں

یا ہونٹ سوکھے رہ گئے، یا آنکھ کے کوتے میں پانی نہ پہونچا،
تو وضو نہ ہوگا،

مسئلہ ۶، انگوٹھی، چھلّے، چوڑی، کنگن وغیرہ اگر اتنے ڈھیلے ہوں
کہ بغیر ہلائے ان کے نیچے پانی پہونچ جائے تب بھی ان کا
ہلا لینا مستحب ہے، اور اگر ایسے تنگ ہوں کہ بغیر ہلائے پانی
نہ پہنچنے کا گمان ہو تو ان کو ہلا کر اچھی طرح پانی پہونچانا ضروری
اور واجب ہی، ناک کی نتھ کا بھی یہی حکم ہے، اگر سوراخ
ڈھیلا ہے، اُس وقت تو ہلانا مستحب ہی، اور تنگ ہے،
تو نتھ کو ہلا کر پانی سوراخ کے اندر پہونچانا واجب ہے،

مسئلہ ۷، اگر کسی کے ناخن میں آٹا لگ کر ایسا سوکھ گیا کہ اس کے
نیچے پانی نہیں پہونچا تو وضو نہیں ہوا، جب یاد آئے تو
آٹا چھڑا کر پانی ڈال لے، اور اگر پانی پہونچانے سے پہلے
کوئی نماز پڑھ لی ہو تو اس کو لوٹائے یعنی وہ نماز دوبارہ
پڑھ لے،

مسئلہ ۸، کسی کے ماتھے پر افشاں چنی ہوئی ہو اور اس کو چھڑائے
بغیر اوپر سے پانی بہا لے تو وضو نہیں ہوگا، افشاں چھڑا کر
منہ دھونا چاہئے،

مسئلہ ۹، وضو سے فارغ ہو کر ایک مرتبہ سورۃ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ

اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ ۝ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝

"اے اللہ کر دے مجھ کو توبہ کرنیوالوں میں سے اور کر دے مجھ کو (گناہوں سے) پاک ہونے والے لوگوں میں سے، اور کر دے مجھ کو اپنے نیک بندوں میں سے اور کر دے مجھ کو ان لوگوں میں سے کہ جن کو (دونوں جہان میں) کچھ خوف نہیں اور نہ وہ (آخرت میں) غمگین ہوں گے"

مسئلہ: اگر مکروہ وقت نہ ہو تو وضو سے فارغ ہونے کے بعد دو رکعت نماز پڑھے، اس نماز کو تحیۃ الوضو کہتے ہیں، حدیث شریف میں اس کا بڑا اجر و ثواب بیان کیا گیا ہی، جس کا مطلب یہ ہے کہ جو وضو کرنے کے بعد دو رکعت اس خلوص کے ساتھ پڑھے کہ ان میں کوئی وسوسہ نہ آئے تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہ معاف فرما دے گا،

ع مگر یہ نماز مغرب کے وقت اور فجر کی اذان کے بعد نہیں پڑھنی چاہیے صرف ظہر، عصر، عشاء ان تین نمازوں کے وقت ثواب ہے، ۱۲ ش

مسئلہ ۱۱ ؛ اگر ایک نماز کے لئے وضو کیا تھا کہ دوسری نماز کا وقت آگیا، اور پہلا وضو ٹوٹا نہیں تو اس وضو سے نماز پڑھنا جائز ہے، اور اگر نیا وضو کرلے تو بہت ثواب ہے،

مسئلہ ۱۲ ؛ ایک مرتبہ وضو کیا اور وہ ابھی ٹوٹا نہیں تو جب تک اس وضو سے کوئی عبادت نہ کرلے اُس وقت تک دوسرا وضو کرنا مکروہ اور منع ہے،

مسئلہ ۱۳ ؛ اگر غسل کرتے وقت کسی نے وضو کیا ہے تو اسی وضو سے نماز پڑھنا چاہئے، اس وضو کے ٹوٹنے سے پہلے دوسرا وضو نہ کرے،

البتہ اگر کم سے کم اس وضو سے دو رکعت ہی پڑھ چکی ہو تو پھر دوسرا وضو کرنے میں کچھ حرج نہیں بلکہ ثواب ہے،

مسئلہ ۱۴ ؛ کسی کے ہاتھ پاؤں پھٹ گئے، اور ان میں موم، روغن، یا اور کوئی دوا بھرلی، (اور اس دوا کے نکالنے سے تکلیف ہوگی) ایسی حالت میں اگر اس کو نکالے بغیر اوپر ہی اوپر پانی بہالیا تو وضو ہوگیا،

مسئلہ ۱۵ ؛ وضو کرتے وقت ایڑی پر یا اور کسی جگہ پانی نہیں پہنچا، اور وضو کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ فلاں جگہ خشک رہ گئی ہے تو اس جگہ پر پانی بہائے، فقط ہاتھ پھیر لینا کافی نہیں،

مسئلہ۱۶: ہاتھ پاؤں وغیرہ میں کوئی پھوڑا ہے، یا اور کوئی ایسی بیماری ہے کہ اس پر پانی ڈالنے سے نقصان ہوتا ہے، تو پانی نہ ڈالے بلکہ وضو کرتے وقت صرف بھیگا ہوا ہاتھ پھیر لے، اس کو مسح کہتے ہیں، اور اگر ہاتھ پھیرنا بھی نقصان کرے تو ہاتھ بھی نہ پھیرے، اتنی جگہ چھوڑ دے،

مسئلہ۱۷: اگر زخم پر پٹی بندھی ہو اور پٹی کھول کر زخم پر مسح کرنے سے نقصان ہوتا ہو، یا پٹی کھولنے باندھنے میں بڑی دقت اور تکلیف ہوتی ہو تو پٹی کے اوپر مسح کر لینا درست ہے، اور اگر ایسا نہ ہو (یعنی پٹی کھولنے سے تکلیف نہ ہوتی ہو) تو پٹی پر مسح کرنا درست نہیں بلکہ پٹی کھول کر مسح کرے،

مسئلہ۱۸: عورت کے وضو اور غسل کے بچے ہوئے پانی سے مرد کو وضو اور غسل نہ کرنا چاہیئے، گو حنفیہؒ کے نزدیک اس سے وضو وغیرہ جائز ہے، مگر امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک جائز نہیں، اس لئے اختلاف سے بچنا اولیٰ ہے،

نواقضِ وضو کا بیان

جن باتوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان کو نواقضِ وضو کہتے ہیں، وہ باتیں یہ ہیں:

① پیشاب یا پاخانہ کرنا، یا ان دونوں راستوں سے کسی چیز کا نکلنا ② بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ نکل کر بہہ جانا ③ منہ بھر کر قے کر دینا ④ لیٹ کر یا سہارا لگا کر سو جانا ⑤ بیماری یا کسی اور وجہ سے بیہوش ہو جانا ⑥ مجنون یا دیوانہ یا پاگل ہو جانا ⑦ نماز میں قہقہہ مار کر یعنی کھلکھلا کر ہنسنا،

اس کے بعد نواقضِ وضو کے تفصیلی مسائل بیان کیے جاتے ہیں

مسئلہ ۱: پاخانہ، پیشاب اور ہوا جو پیچھے کے راستے سے نکلے اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے،

البتہ اگر آگے کی راہ سے ہوا نکلے جیسا کہ عورتوں کو ہو جاتا ہے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا، کیونکہ یہ بیماری میں شمار ہے،

اور آگے کے راستے یا پیچھے سے کوئی کیڑا مثلاً کینچوا یا کنکری وغیرہ نکلے تو بھی وضو ٹوٹ گیا، لہٰذا ایسی صورت میں دوبارہ وضو کرے (منیۃ المصلّی)

مسئلہ ۲: کسی نے پھوڑے یا چھالے کے اوپر کا چھلکا نوچ ڈالا

اگر نوچنے کے بعد خون یا پیپ زخم سے نکل کر بہنے لگے تو وضو ٹوٹ جائے گا (منیۃ المصلی)

مسئلہ ۳: اگر کسی کے پھوڑے میں بڑا گہرا زخم ہے تو جب تک خون یا پیپ زخم کے اندر رہے وضو نہیں ٹوٹے گا، اور اگر بہہ کر زخم سے باہر آگیا تو وضو ٹوٹ جائے گا، (در مختار)

مسئلہ ۴: کسی کے کوئی زخم ہے اس میں سے کوئی کیڑا نکلا، یا کسی کے کان میں سے کیڑا نکلا، یا زخم میں سے کچھ گوشت کٹ کر گر پڑا، اور اس کے باوجود خون نہیں نکلا تو وضو نہیں ٹوٹا (در مختار)

مسئلہ ۵: کسی نے فصد کھلوائی یا کسی کے نکسیر پھوٹ گئی یا کسی جگہ چوٹ لگ گئی جس کی وجہ سے خون نکل کر بہنا شروع ہو گیا، تو وضو ٹوٹ جائے گا (منیۃ المصلی)

مسئلہ ۶: کسی کے زخم میں پیپ پڑ گئی ہے تو جب تک وہ پیپ زخم سے نکل کر خون کی طرح باہر بہنے نہ لگے وضو نہیں ٹوٹیگا، اور جب نکل کر بہنے لگ جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا (منیہ)

مسئلہ ۷: وضو کے بعد کسی کا ستر دیکھ لیا، یا خود اپنا ستر کھل گیا یا ننگی ہو کر نہائی اور ننگے ہی وضو کیا تو وضو ہو گیا، دوسرے وضو کی ضرورت نہیں، البتہ بدون لاچاری اور مجبوری کے

کسی کا ستر دیکھنا یا اپنا ستر دکھلانا گناہ کی بات ہے (بہشتی زیور)

مسئلہ ۸: اگر پھوڑے پھنسی سے خود بخود خون نہیں نکلا بلکہ اس کو دبا کر نکالا ہے، اگر خون زخم سے باہر نکل کر بہنے لگ گیا تو وضو ٹوٹ گیا (در مختار)

مسئلہ ۹: کسی کے زخم سے خون نکلا اور فوراً کپڑے سے صاف کر دیا پھر نکلا، پھر صاف کر دیا، اسی طرح کئی مرتبہ کیا تو یہ اندازہ کرے کہ اگر میں اس کو کپڑے سے صاف نہ کرتی تو یہ خون بہتا یا نہ بہتا، اگر اندازہ یہ ہے کہ بہہ جاتا تو وضو ٹوٹ گیا، ورنہ نہیں، (در مختار)

مسئلہ ۱۰: کسی کے کان میں درد ہوتا ہے، اور پانی بہتا ہے تو یہ پانی ناپاک ہے، اگرچہ پھوڑا پھنسی نظر نہ آتا ہو، اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے،

ایسے ہی کسی کی ناف سے درد کے ساتھ پانی نکلے تب بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے،

ایسے ہی کسی کی آنکھیں دکھتی ہیں اور کھٹک ہوتی ہے، تو آنکھیں دکھنے کی صورت میں جو آنسو نکلیں گے تو ان سے وضو ٹوٹ جائے گا، مطلب یہ ہے کہ جب آنکھ سے پانی مرض کی وجہ سے نکلے تو وضو ٹوٹ جائے گا، (در مختار)

مسئلہ ۱۱: کسی کی چھاتی (پستان) سے درد کے ساتھ پانی نکلتا ہو تو وہ پانی نجس ہے، اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے (درمختار)

مسئلہ ۱۲: کسی کو قے ہوئی اور اس میں کھانا یا پانی یا پت نکلا، اگر منہ بھر کر قے ہوئی تو وضو ٹوٹ گیا، یا اگر تھوڑی تھوڑی کر کے کئی مرتبہ قے ہوئی اور سب ایک متلی سے ہوئی تو اگر سب مل کر اتنی ہو کہ منہ بھر جائے تب بھی وضو ٹوٹ جائے گا (منیۃ المصلی)

مسئلہ ۱۳: لیٹے لیٹے آنکھ لگ گئی، یا کسی چیز سے ٹیک لگا کر بیٹھے بیٹھے سو گئی، اور اتنی غفلت ہو گئی کہ اگر وہ ٹیک یا سہارا نہ ہوتا تو گر پڑتی تو وضو جاتا رہے گا، یا اگر سجدے میں سو جائے تب بھی وضو ٹوٹ جائے گا (شامی)

مسئلہ ۱۴: بیٹھے بیٹھے نیند کا ایسا جھونکا آیا کہ گر پڑی، اگر گرتے ہی فوراً اٹھ بیٹھی تو وضو نہیں ٹوٹا، اور اگر گرنے کے کچھ دیر بعد ہوش آیا تو وضو ٹوٹ گیا، (درمختار)

مسئلہ ۱۵: اگر بیہوشی طاری ہو گئی یا جنون کی وجہ سے ہوش و حواس جاتے رہے، تو وضو بھی جاتا رہا، چاہے یہ بیہوشی اور جنون تھوڑی ہی دیر رہے،

ایسے ہی اگر کوئی تمباکو یا اور کوئی نشہ کی چیز کھالے اور اس سے اتنا نشہ ہو جائے کہ اچھی طرح چل نہ سکے، اور چلنے میں قدم

ادھر اُدھر ڈگمگائیں تب بھی وضو ٹوٹ جائے گا، (درمختار)

مسئلہ ۱۶: اگر نماز پڑھتے میں اتنے زور سے ہنسی نکل گئی، کہ خود بھی آواز سن لی اور پاس والیوں نے بھی سن لی تو نماز بھی ٹوٹ گئی اور وضو بھی جاتا رہا، اور اگر ایسی ہنسی کہ خود تو آواز سن لی، مگر پاس والیوں نے نہیں سُنی تو اس صورت میں نماز ٹوٹ جائے گی وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (منیۃ المصلّی)

مسئلہ ۱۷: نابالغ لڑکی اگر نماز میں قہقہہ مار کر ہنس پڑے، یا سجدۂ تلاوت کے بعد بڑی عورت کو ہنسی آجائے تو وضو نہیں جاتا، البتہ وہ سجدہ اور نماز جاتی رہی گی جس میں ہنسی آئی، (منیۃ المصلّی)

مسئلہ ۱۸: مرد کے ہاتھ لگانے سے یا یوں ہی خیال آجانے سے اگر آگے کی راہ سے پانی آجائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے، اور اس پانی کو جو جوش کے وقت نکلتا ہے مذی کہتے ہیں،

مسئلہ ۱۹: پیشاب یا مذی کا قطرہ سوراخ سے باہر نکل آیا، لیکن ابھی کھال کے اندر ہے جو اوپر ہوتی ہے، تب بھی وضو ٹوٹ گیا، وضو ٹوٹنے کے لیے کھال سے باہر نکلنا ضروری نہیں،

مسئلہ ۲۰: مرد و عورت کی پیشاب گاہ اگر مل جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے، مگر یہ جب ہے جب درمیان میں کپڑے وغیرہ کی آڑ نہ ہو،

مسئلہ ۲۱: دودھ پیتا بچہ اگر دودھ ڈال دے، اگر وہ مُنہ بھر کی مقدار سے کم ہو تو ناپاک نہیں، اور جب مُنہ بھر کی مقدار ہو تو ناپاک ہے، اگر اس کو دھوئے بغیر نماز پڑھے گی تو نماز نہ ہوگی،

مسئلہ ۲۲: کسی کے زخم پر پٹی بندھی ہوئی تھی اس پر خون یا پیپ کی تراوٹ ظاہر ہوگئی تو وضو ٹوٹ گیا، کیونکہ اگر پٹی بندھی نہ ہوتی تو وہ خون بہہ جاتا، (درمختار)

مسئلہ ۲۳: کسی کے تھوک میں خون معلوم ہوا، تو اگر خون تھوک سے زیادہ یا برابر ہے اور رنگ سُرخی مائل ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا، (منیۃ المصلّی)

تیسرا باب ۳

غسل کا بیان ، غسل کی تعریف ،
غسلِ جنابت کا فائدہ مذہبی اور طبی اصول سے
غسل کی قسمیں ، غسل کے چند ضروری
مسائل

باب ۳

غسل کا بیان

غسل کی تعریف

غسل کے معنی ہیں نہانا، اور شریعت کی اصطلاح میں جسمِ انسانی کے اس تمام حصّہ کو جس کا غسل میں بغیر کسی تکلیف کے دھونا ممکن ہو غسل کہا جاتا ہے،

غسل جنابت کا فائدہ مذہبی اور طبّی اصول سے

تجربہ شاہد ہے کہ جب انسان ناپاکی کی حالت میں ہوتا ہے تو جسم میں گرانی، کاہلی، سستی اور کمزوری پیدا ہو جاتی ہے، اس کا علاج شریعت نے غسل قرار دیا ہے،

قرآن پاک میں حکم ہے:

وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا (پ۶، ع ۶)

"اور اگر تم ناپاکی کی حالت میں ہو تو سارا بدن پاک کرو"

حضرت ابو ذرؓ صحابی فرماتے ہیں کہ غسلِ جنابت کے بعد

مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا اپنے اوپر سے بوجھ اتار دیا،

اطبّار نے بھی لکھا ہے کہ جماع کے بعد غسل کرنا تحلیل شدہ قوتوں اور کمزوریوں کو واپس لوٹا دیتا ہے، اور بدن و رُوح دونوں کے لئے نہایت نافع اور مفید ہے،

اور ناپاکی کی حالت میں رہنا، اور غسل نہ کرنا جسم و روح دونوں کے لئے سخت مضر ہے، اس لئے جُنبی (ناپاک) آدمی یا حیض و نفاس والی عورت کو خون بند ہونے کے بعد جلد غسل کرنا چاہیئے،

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ (ابوداؤد، نسائی) یعنی جس گھر میں جاندار کی تصویر ہو یا کتا پلا ہوا ہو یا ناپاک شخص ہو وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے "،

غسل کرتے وقت اس کا بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ جسم کا کوئی حصّہ خشک نہ رہ جائے، حدیث میں ہے:

مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِّنْ جَنَابَةٍ ثُمَّ لَمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ (ابوداؤد، احمد، دارمی)	"یعنی جس نے (غسلِ جنابت میں) ایک بال کے برابر جگہ بغیر دھوئے چھوڑ دی تو اس کے ساتھ (جہنم کی) آگ میں ایسا اور ایسا عذاب کیا جائے گا"

مطلب یہ ہے کہ جہنم میں سخت عذاب ہوگا،

ایک اور حدیث میں ہے کہ "ہر بال کے نیچے جنابت (ناپاکی) ہے، لہٰذا بالوں کو دھوؤ اور بدن کو پاک کرو" (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

غسل کی قسمیں غسل کی تین ۳ قسمیں ہیں، ① فرض ② سنت ③ مستحب (شامی)

اب ان کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

غسلِ فرض تین ہیں ① جنابت (ناپاکی) سے پاک ہونے کے لئے غسل کرنا ② عورت کا ایامِ حیض گذرنے کے بعد غسل کرنا ③ نفاس، یعنی زچگی کا خون بند ہونے کے بعد غسل کرنا (شامی، عالمگیری)

غسلِ فرض کی ترکیب غسل کرنے والی کو چاہئے کہ پہلے گٹوں تک دونوں ہاتھ دھوئے، ہاتھوں پر یا استنجے کی جگہ نجاست لگی ہو یا نہ لگی ہو، اس کے بعد بدن پر جس جگہ نجاست لگی ہو اس کو دھو کر صاف کرے، پھر وضو کرے، غسل کرنے... کی جگہ اگر پاک صاف ہو (یعنی غسل خانہ گندا اور غلیظ نہ ہو) تو پاؤں بھی دھولے، ورنہ غسل سے فراغت کے بعد باہر آکر پاک جگہ پاؤں دھوئے، وضو کے بعد اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالے، پانی اس طرح ڈالے کہ سارے بدن پر بہہ جائے،

غسل میں ۳ تین فرض ہیں

جب کسی پر غسل فرض ہو تو تین باتیں فرض ہیں (۱) خوب مبالغہ کے ساتھ کلّی کرنا، اس طرح کہ سارے منہ میں پانی پہونچ جائے، (۲) ناک میں پانی ڈالنا، جہاں تک نرم گوشت ہے (۳) ایک مرتبہ سارے بدن پر پانی بہانا، (شامی)

غسل میں ۵ پانچ سنتیں ہیں

غسلِ فرض میں یہ پانچ باتیں سنت ہیں: (۱) غسل کی نیت کرنا، (۲) استنجے کی جگہ اور بدن پر لگی ہوئی نجاست کو دھونا (۳) دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا (۴) غسل کرنے سے پہلے وضو کرنا (۵) تمام بدن پر تین مرتبہ پانی بہانا، (شامی)

غسل میں مکروہ باتیں

غسل میں مندرجہ ذیل باتیں مکروہ ہیں: (۱) ہر قسم کے غسل میں حد سے زیادہ پانی بہانا (۲) نہاتے ہوئے بلا ضرورتِ شدیدہ باتیں کرنا، (۳) قبلہ کی طرف منہ کرکے غسل کرنا (۴) سنت کے خلاف غسل کرنا،

اس کے بعد غسل کے دوسرے ضروری مسائل بیان کئے جاتے ہیں:

غسل کے چند ضروری مسائل

جن باتوں سے غسل واجب ہوتا ہے ان کو واجباتِ غسل کہتے ہیں، اور وہ چار ہیں:

① جوش کے ساتھ منی کا خارج ہونا ② مرد کی سپاری کا اندر چلا جانا ③و④ حیض و نفاس کے خون کا بند ہو جانا،

یاد رکھنے کی بات عورت کے بالغ ہونے کے بعد ہر مہینے آگے کی راہ سے جو خون آیا کرتا ہے اس کو حیض کہتے ہیں، اس خون کے بند ہونے کے بعد غسل واجب ہے،

اور جو خون بچہ پیدا ہونے کے بعد آتا ہے اس کو نفاس کہتے ہیں، اس خون کے بند ہونے کے بعد بھی غسل واجب ہے۔

مسئلہ ۱: سوتے یا جاگتے میں جب جوانی کے جوش کے ساتھ منی نکل آئے تو غسل واجب ہو جاتا ہے، چاہے کسی طرح بھی نکلے ہر صورت میں غسل واجب ہو جائے گا،

مسئلہ ۲: اگر نیند سے بیدار ہونے کے بعد کپڑے یا بدن پر منی لگی ہوئی دیکھی تو غسل واجب ہے، خواہ سوتے میں کوئی خواب دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو،

مسئلہ ۳: مرد کے پیشاب کے مقام کی سپاری اندر چلے جانے

سے مرد اور عورت دونوں پر غسل واجب ہو جاتا ہے، خواہ انزال ہو یا نہ ہو،

مسئلہ ۴: اگر بدن میں بال برابر جگہ بھی خشک رہ گئی تو غسل نہیں ہوگا، اسی طرح غسل میں کلّی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا بھول گئی اور غسل کرتے ہی یاد آیا کہ میرے بدن میں فلاں جگہ خشک رہ گئی تو دوبارہ نہانا واجب نہیں، بلکہ سوکھی ہوئی جگہ تھوڑا پانی لے کر اُسی وقت دھو لے، اگر نہ دھویا تو غسل نہ ہوگا، (منیۃ المصلی)

مسئلہ ۵: غسل کرتے وقت کلّی کرنا یا ناک میں پانی پہونچانا یاد نہ رہا، اور فارغ ہوتے ہی یاد آگیا، تو فوراً کلی کرے اور ناک میں پانی ڈال لے، نئے سرے سے غسل کرنے کی ضرورت نہیں (منیۃ المصلّی)

مسئلہ ۶: اگر بیماری کی وجہ سے سر پر پانی ڈالنا نقصان کرے، تو سر چھوڑ کر باقی سارا بدن دھو لینے سے غسل ہو جائے گا، اور جب تندرست ہو جائے تو اس وقت سر دھو ڈالے، دوبارہ غسل کی ضرورت نہیں، (درمختار)

مسئلہ ۷: اگر انگلیوں میں چھلّے یا کانوں میں بالیاں پہنی ہوئی ہیں تو ان کو خوب ہلالے تاکہ ان کے نیچے بھی پانی پہونچ جائے،

اگر پانی نہ پہونچا تو غسل نہ ہوگا، (شامی)

مسئلہ ۸: کانوں اور ناک کے اندر بھی نرم گوشت تک کوشش کرکے پانی پہونچانا چاہیے، اگر پانی نہ پہونچا تو غسل نہ ہوگا (منیہ)

مسئلہ ۹: پیشاب کی جگہ آگے کی کھال کے اندر غسل میں پانی پہونچانا فرض ہے، ورنہ غسل نہ ہوگا، (بہشتی زیور)

مسئلہ ۱۰: اگر سر کے بال گندھے ہوئے نہ ہوں تو سارے بال بھگونا اور ان کی جڑوں میں پانی پہونچانا فرض ہے، ایک بال بھی اگر سوکھا رہ گیا یا بال کی جڑ میں پانی نہ پہونچا تو غسل نہ ہوگا، اور اگر بال گندھے ہوئے ہوں تو اس صورت میں بالوں کا بھگونا معاف ہے، لیکن جڑوں میں پانی پہنچانا پھر بھی فرض ہے، ایک بال کی جڑ بھی خشک نہ رہے، اور اگر بغیر کھولے سب کی جڑوں میں پانی نہ پہونچے تو کھول کر بالوں کو بھگوئے اور پانی پہونچائے، (منیہ)

مسئلہ ۱۱: اگر ناخن میں آٹا لگ کر سوکھ گیا، اور اس کے نیچے پانی نہیں پہونچا، تو غسل نہیں ہوا، جب یاد آئے اور آٹا دیکھے تو اس کو چھڑا کر پانی ڈال لے، اور اگر پانی پہونچانے سے پہلے کوئی نماز پڑھ لی ہو تو اس کو لوٹاوے، (بہشتی زیور)

مسئلہ ۱۲: اگر غسل کرتے وقت کلی نہیں کی، لیکن خوب منہ بھر کر

اس طرح پانی پی لیا کہ سارے مُنہ میں پہونچ گیا، تو بھی غسل ہوگیا، کیونکہ مطلب تو سارے مُنہ میں پانی پہونچ جانے سے ہے، خواہ وہ کلّی کرکے پہونچائے یا کسی دُوسری طرح، (بہشتی زیور)

مسئلہ ۱۳: کسی کی آنکھیں دُکھتی ہیں جس کی وجہ سے آنکھوں سے چیپڑ نکل کر ایسے سوکھے کہ اگر اُن کو نہ چھڑایا جائے تو ان کے نیچے پانی نہ پہونچے گا، تو اس کا چھڑانا واجب ہے، بغیر چھڑائے نہ وضو درست ہے، نہ غسل، (بہشتی زیور)

مسئلہ ۱۴: بیماری یا کسی اور وجہ سے خود بخود بلا جوش اور خواہش کے منی نکل آئی تو ایسی صورت میں غسل واجب نہیں ہوگا البتہ وضو ٹوٹ جائے گا، (بہشتی زیور)

مسئلہ ۱۵: میاں بیوی ایک پلنگ پر سو رہے تھے، جب نیند سے اُٹھے تو چادر یا بستر پر دھبّہ دیکھا، اور نیند کی حالت میں خواب دیکھنا نہ مرد کو یاد ہے نہ عورت کو، تو احتیاط کی بات یہ ہے کہ دونوں غسل کرلیں، تاکہ شک اور تردّد کی بات ہی نہ رہے، (بہشتی زیور)

مسئلہ ۱۶: نیند کی حالت میں خواب دیکھا کہ مرد صحبت کر رہا ہے، اور مزہ بھی آیا، لیکن بیدار ہونے کے بعد معلوم ہوا کہ منی

خارج نہیں ہوئی تو غسل واجب نہیں، اور اگر منی خارج ہوگئی
تو غسل واجب ہے،
اور اگر کپڑا یا بدن کچھ بھیگا بھیگا معلوم ہوا، لیکن یہ خیال ہوا
کہ یہ مذی ہے منی نہیں تب بھی غسل واجب ہی (بہشتی زیور)
مسئلہ ۱۷؛ اگر کسی کے مصنوعی دانت لگے ہوئے ہوں تو غسلِ جنابت
کے وقت اُن کو اُتار کر غسل کرنا اچھا ہے، ویسے بغیر نکالے
بھی غسل ہو جائے گا، (فتاویٰ دارالعلوم، ص ۴۳ ج ۱)
مسئلہ ۱۸؛ غسل کرتے وقت قبلہ کی طرف مُنہ نہ کرے، یہ
قبلہ کا ادب ہے، (منیہ)
مسئلہ ۱۹؛ وضو یا غسل کرتے وقت اتنا زیادہ پانی خرچ نہ کرے
کہ اسراف میں شمار ہو، وضو میں ڈیڑھ سیر پختہ اور غسل
میں چار سیر کی اجازت ہے، (فتاویٰ رشیدیہ، ج ۲)

چوتھا باب

تیمّم کا بیان، تیمّم کی فضیلت اور تاریخِ مشروعیت، تیمّم کے شرائط، فرائضِ تیمّم، تیمّم کا طریقہ، تیمّم کن چیزوں سے جائز ہے، تیمّم کن چیزوں پر نا جائز ہے، تیمّم کے متعلق ایک اصول، تیمّم کے چند ضروری مسائل

باب ۴

تیمّم کا بیان

تیمّم کی فضیلت اور تاریخ مشروعیت

تیمّم کے معنی ارادہ اور قصد کے ہیں،

تیمّم، وقت ضرورت وضو اور غسل دونوں کا قائم مقام ہوتا ہے، اور یہ اُمّتِ محمدیہ کی خصوصیت ہے،

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہم کو پہلی امتوں پر تین باتوں میں فضیلت دی گئی ہے، اُن تین باتوں میں سے ایک بات یہ ہے کہ جب پانی نہ ملے تو ہمارے لئے زمین کی پاک مٹی کو (تیمّم کے لئے) اس کا قائم مقام بنا دیا گیا (مسلم)

ورنہ پہلی امتوں میں تیمّم کا حکم ہی نہ تھا، ذرا غور کریں کہ ان امتوں میں جب کوئی بیمار ہوتا ہوگا، یا کسی وقت پانی نہ ملتا ہوگا تو وہ لوگ کیا کرتے ہوں گے، ؟

تیمم کے احکامات ۵ھ میں نازل ہوئے، جس کا مختصر واقعہ یوں ہے کہ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ ذات الرقاع میں تشریف لے گئے، اس میں حضرت عائشہؓ بھی ساتھ تھیں، جب لشکر اسلام مقام بیدا ر پر پہنچا تو حضرت عائشہؓ سے گلے کا ہاتھ ٹوٹ کر گر گیا، اور گر کر گم ہوگیا، جو آپ کی بہن حضرت اسماءؓ کا تھا،

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کا علم ہوا تو آپؐ نے تلاش کرنے کا حکم دیا، تلاش کرتے کرتے بہت دیر ہوگئی، یہانتک کہ نماز کا وقت آگیا، یہاں پانی کا نام ونشان بھی نہ تھا، اس لئے صحابۂ کرامؓ نے بغیر وضو نماز پڑھ لی، اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا وضو نماز پڑھنے کا ذکر کیا، تو اللہ تعالیٰ نے اسی وقت تیمم کی یہ آیت نازل فرمادی:

وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ (ط رپ ع)

"اور اگر تم بیمار ہو یا حالت سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی استنجے سے فارغ ہو کر آیا ہو یا تم نے اپنی بیویوں سے قربت کی ہو پھر تم کو پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو، یعنی اپنے چہروں اور ہاتھوں پر ہاتھ پھیر لیا کرو اس زمین پر سے" (بیان القرآن)

حدیث شریف میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ وُضُوءُ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيَمَسَّهُ بَشَرَةً فَإِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

"پاک مٹی پاک کرنے والی ہے مسلمان کو اگرچہ وہ نہ پائے پانی دس برس تک بھی، پس جب وہ پانی کو پالے تو بدن کو دھوئے، پس یہ بہتر ہے"

یعنی بفرضِ محال اگر کسی کو دس سال سے بھی زیادہ مدت گذر جائے، حتیٰ کہ مرتے وقت تک بھی پانی پر قادر نہ ہو تو تیمم کرکے نماز پڑھتی رہے، دس سال کی قید سے تیمم کی اہمیت اور فضیلت ذہن نشین کرانا مقصود ہے۔

تیمم کے شرائط

وجوبِ تیمم کے لیے یہ شرائط ہیں:

① مسلمان ہونا ② بالغ ہونا ③ عاقل ہونا ④ بے وضو ہونا یا غسل کی حاجت ہونا ⑤ جن چیزوں سے تیمم کرنا جائز ہے ان کے استعمال پر قادر ہونا ⑥ جس وقت کی نماز کے لئے تیمم کرنا ہے اس نماز کا وقت ہونا ⑦ جس وقت کی نماز پڑھنی ہو اس کا اخیر وقت ہوجانا کہ اگر تیمم نہ کیا گیا تو نماز قضا ہوجائیگی،

فرائض تیمّم ① نیت کرنا ② دونوں ہاتھ پاک مٹی پر مار کر مُنہ پر پھیرنا ③ دوسری مرتبہ دونوں ہاتھ پھر مٹی پر مار کر کہنیوں تک پھیرنا

مسئلہ؛ مٹی پر ہاتھ مار کر جھاڑ لے، تاکہ ہاتھ، مُنہ پر مٹی لگ کر صورت خراب نہ ہو جائے، (ہدایہ)

مسئلہ؛ نیت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تیمّم کرتے وقت دل میں یہ ارادہ کرے کہ میں پاک ہونے کے لئے یا نماز پڑھنے کے لئے تیمّم کرتی ہوں، دل میں یہ ارادہ کر لینا ہی نیت ہے، یہ ارادہ کرنا کہ میں وضو یا غسل کا تیمم کرتی ہوں کچھ ضروری نہیں (ہدایہ عالمگیری)

تیمّم کا طریقہ تیمم کرنے سے پہلے دل میں یوں نیت کرے کہ میں ناپاکی دُور کرنے یا نماز پڑھنے کے لئے تیمّم کرتی ہوں، اس کے بعد دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں پاک مٹی پر مارے، پھر دونوں ہتھیلیاں جھاڑ کر مُنہ پر پھیر لے،

اس کے بعد دوسری مرتبہ اسی طرح دونوں ہتھیلیاں مٹی پر مارے، اور داہنے ہاتھ کو بائیں پر اور بائیں کو دائیں پر کہنیوں تک پھیرے، ہاتھ اس طرح پھیرے کہ کوئی جگہ خالی نہ رہے، اگر بال برابر جگہ بھی ہاتھ پھیرنے سے رہ گئی تو تیمّم نہ ہوگا،

(درمختار)

تیمم کن چیزوں سے جائز ہے؟

مندرجہ ذیل چیزوں سے تیمم جائز ہے: (۱) پاک مٹی (۲) ریت (۳) مٹی کے کچے یا پکے برتن بغیر روغن والے (۴) کچی یا پکی مٹی کی اینٹیں (۵) پتھر یا چونے کی دیوار (۶) گیرو (۷) ملتانی (۸) پاک غبار (۹) سرمہ وغیرہ (منیہ)

تیمم کن چیزوں سے ناجائز ہے؟

مندرجہ ذیل چیزوں پر تیمم ناجائز ہے: (۱) لکڑی (۲) لوہا (۳) سونا (۴) چاندی (۵) تانبا (۶) پیتل (۷) المونیم (۸) شیشہ (۹) رانگ (۱۰) جست (۱۱) گیہوں (۱۲) جو، ہر قسم کا غلہ (۱۳) کپڑا (۱۴) راکھ، ان تمام چیزوں پر تیمم ناجائز ہے، (منیہ)

تیمم کے متعلق ایک اصول

تیمم کے متعلق یہ اصول یاد رکھنے کا ہے کہ جو چیزیں آگ میں پگھل جاتی ہیں یا جل کر راکھ ہو جاتی ہیں ان سب پر تیمم ناجائز ہے،

البتہ ایسی چیزوں پر اگر اتنا غبار ہو کہ ہاتھ مارنے سے گرد اڑنے لگے یا اس چیز پر ہاتھ لگانے سے نشان پڑ جائے تو تیمم جائز ہے، (منیہ)

نواقضِ تیمم

جب پانی کے استعمال پر قدرت حاصل ہو جائے تو تیمم ٹوٹ جائے گا، اور جن باتوں سے وضو ٹوٹتا

ہر ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے، وہ باتیں صفحہ ۷۵ پر دیکھ لی جائیں،

تیمم کے چند ضروری مسائل

مسئلہ ۱، اگر وضو یا غسل کے لئے پانی نہ ملے، یا پانی کے استعمال پر قدرت نہ ہو، یا پانی کے استعمال سے بیمار پڑ جانے یا مرض بڑھ جانے کا اندیشہ ہو، تو اس قسم کی مجبوریوں کے وقت تیمم کرنا جائز ہے (ہدایہ) یا دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لیجئے کہ تیمم جائز ہونے کے لئے پانی کے استعمال سے عاجز ہونا شرط ہے،

مسئلہ ۲: اگر کسی کو ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہے، اور گرم پانی نقصان نہیں کرتا، تو پھر گرم پانی سے غسل کرنا ضروری ہے، اور اگر کسی ایسی جگہ ہے جہاں گرم پانی نہیں مل سکتا تو پھر (مجبوراً) تیمم کر کے نماز پڑھ لے (ہدایہ)

مسئلہ ۳، اگر کوئی ایسی جگہ ہے جہاں سخت سردی یا برف پڑتی ہے اور نہانے سے مر جانے یا بیمار پڑ جانے کا خوف ہو یا اپنے پاس لحاف، کمبل یا اور کوئی کپڑا ایسا نہیں کہ نہا کر گرم ہونے کے لئے اس کو اوڑھ لے تو ایسی صورت میں تیمم جائز ہے، (منیہ)

مسئلہ ۴: وضو اور غسل دونوں کے لئے صرف ایک تیمم کافی ہے،

الگ الگ تیمّم کی ضرورت نہیں، (عالمگیری)

مسئلہ ۵، اگر کسی کے نصف یا اس سے زیادہ بدن میں چیچک یا پھوڑے پھنسی نکلے ہوئے ہوں، اور اس میں وضو کرنیکی ہمت نہیں تو تیمم کر کے نماز پڑھ سکتی ہے (منیہ)

مسئلہ ۶، کسی کو اتنا سخت بخار ہے کہ وضو کرنے سے مرض بڑھ جانے کا اندیشہ ہو تو تیمم کر سکتی ہے ورنہ نہیں (ہدایہ)

مسئلہ ۷، جس طرح وضو کے بجائے تیمم جائز ہے اسی طرح مجبوری کے وقت غسل کے بجائے بھی تیمم جائز ہے،

ایسے ہی جو عورت حیض یا نفاس سے فارغ ہوئی، اور کسی وجہ سے غسل کرنے سے معذور ہو تو وہ بھی تیمم کر سکتی ہے (منیہ)

مسئلہ ۸، وضو اور غسل دونوں کے تیمّم کا ایک ہی طریقہ ہو (منیہ)

مسئلہ ۹، کسی نے ایک وقت کی نماز پڑھنے کے لئے تیمم کیا، جب تک وہ تیمّم نہ ٹوٹے جتنے وقتوں کی چاہی نماز پڑھ سکتی ہے،

مسئلہ ۱۰، اگر انگوٹھی پہنے ہوئے ہو تو تیمم کے وقت اس کو اتار لینا یا ہلا لینا ضروری ہے،

مسئلہ ۱۱، سفر کی حالت میں ہے، اور تھوڑا سا پانی اس کے پاس ہے، لیکن راستہ میں آگے پانی ملنے کی امید نہیں تو اس پانی سے وضو نہ کرے، بلکہ تیمم کر کے نماز پڑھ لے،

مسئلہ ۱۲؛ کسی کے بدن کا کپڑا اور بدن دونوں ناپاک ہیں، اور وضو کی بھی ضرورت ہے، اور پانی تھوڑا ہے تو ایسی صورت میں بدن اور کپڑا دھولے اور وضو کی بجائے تیمم کرے، (بہشتی زیور)

مسئلہ ۱۳؛ قرآن مجید اٹھانے یا ہاتھ لگانے کے لئے کسی نے اگر تیمم کیا، تو اس تیمم سے نماز نہیں پڑھ سکتی، مگر پانی موجود ہوتے ہوئے قرآن مجید چھونے کے لئے تیمم درست نہیں، اور اگر نماز پڑھنے کے لئے تیمم کیا تو اس سے قرآن مجید چھونا جائز ہے (حلبیہ)

مسئلہ ۱۴؛ ریل کے اندر گدّوں وغیرہ پر جو گرد وغبار جم جاتا ہے وہ پاک ہے اس سے تیمم کرنا جائز ہے، یہ وہم نہیں کرنا چاہیے کہ شاید یہ گرد وغبار پاک ہو کہ نہ ہو،

مسئلہ ۱۵؛ ریل میں جس جگہ مسافر جوتے پہن کر پھرتے ہیں اس جگہ کی مٹی ناپاک ہے، اس لئے تیمم ناجائز ہے،

مسئلہ ۱۶؛ کسی کی صبح کو اتنی دیر سے آنکھ کھلی کہ سورج نکلنے کے قریب ہے، اور غسل کی بھی حاجت ہے تو اس کو چاہیے پہلے غسل کرے، اس کے بعد نماز پڑھے خواہ نماز قضا ہو جائے تیمم کر کے نماز پڑھنا جائز نہیں،

مسئلہ ۱۷؛ کوئی پردہ دار عورت ایسی جگہ ہے جہاں پانی ملنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی، اور نماز کا وقت تنگ ہوتا جارہا

ہے تو تیمّم کر کے نماز پڑھ لے، قضاء نہ کرے، اور بعد میں اس نماز کو لوٹا لے، (فتاویٰ دارالعلوم ج ۱ ص ۲۲۳)

الحمد للہ

وضو، غسل اور تیمّم کے مسائل خیر و خوبی
کے ساتھ ختم ہوئے،
اللہ تعالیٰ سب کو ان سے فائدہ اٹھانے
اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے،
آمین
اس کے بعد نماز کے فضائل و
مسائل ملاحظہ فرمائیں،

پانچواں باب ۵

نماز کی فضیلت اور فرضیت کا بیان، پنج وقتہ نمازوں کی تاکید، نماز پڑھنے کے فائدے، بے نمازی کا حشر، نماز پڑھنے سے پہلے ایک وظیفہ، فرض نماز پڑھنے کا طریقہ، دو ضروری مسئلے، نماز میں دل لگنے کا طریقہ، عورت کے نماز پڑھنے کا طریقہ ایک نظر میں، نماز کے کچھ ضروری مسائل، فرائض نماز، واجبات نماز، مفسدات نماز، مکروہات نماز کا بیان، نمازِ وتر کا بیان اور ضروری مسائل۔

باب ۵

نماز کی فضیلت اور فرضیت کا بیان

اسلام کے ارکان پانچ ہیں،

ان میں سے دوسرا رکن نماز ہے،

نماز کی قرآن و حدیث میں جتنی تاکید کی گئی ہے اس سے کم و بیش ہر مسلمان عورت، مرد واقف ہے، ہمارے آقا و مولیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مرض الوفات میں تھے، اس حالت میں بھی آپؐ نے نماز کی پابندی کی تاکید فرمائی، قرآن پاک میں نماز کی تاثیر ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡھٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ (پ ۲۱ ع)	"بے شک نماز بے حیائی اور ناشائستہ کاموں سے روک ٹوک کرتی ہے"

گویا نماز پابندی سے پڑھنے کا یہ اثر ہوتا ہے کہ آدمی بُرے کاموں اور ناشائستہ باتوں سے رُک جاتا ہے، جس کے دوسرے معنی یہ ہوئے کہ انسان متقی اور نیک ہو جاتا ہے،

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری آقائے نامدار

علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اقتداء میں نماز پڑھا کرتا تھا، مگر اس کے باوجود دنیا بھر کے گناہ بھی کرتا رہتا تھا، کسی نے اس کی شکایت خدمت نبویؐ میں کر دی، تو آپؐ نے فرمایا ایسے مریضوں کی سب سے بڑی دوا نماز ہے، چنانچہ کچھ ہی دن بعد وہ گناہوں سے تائب ہو کر بڑا نیک ہو گیا،

اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ کا واقعہ ہے کہ ایک نوجوان کسی منکوحہ عورت سے ناجائز تعلق کا خواہشمند ہوا، عورت پردے سے (مسجد میں) نماز پڑھنے جایا کرتی تھی، نوجوان نے عورت کے پاس پیغام بھیجا، اس نے جواب دیا کہ میں تم سے اس شرط کے ساتھ ملنے کو تیار ہوں کہ تم چالیس روز امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھ لو،

نوجوان سمجھا کہ یہ شرط تو بہت آسان ہے، اس لئے اس نے یہ شرط منظور کر لی، چنانچہ وہ ہر نماز سے بہت پہلے مسجد میں پہونچ جاتا، آٹھ دس روز میں اس کی حالت میں کافی تبدیلی آ گئی، بیس پچیس روز بعد اور بھی حالت تبدیل ہو گئی، چالیس روز گذرنے کے بعد جب عورت (امتحاناً) پیغام بھیجتی ہے تو نوجوان کہتا ہے کہ اب دل چھوٹ گیا، اور اس دل میں تیرے عشق کی بجائے اللہ تعالیٰ کی محبت اور عشق رچ گیا ہے،

عورت نے اپنے خاوند کو سارا واقعہ سُنایا، تو اس نے عمر فاروق رضؓ سے ذکر کیا، اس پر آپ نے فرمایا صَدَقَ اللّٰہُ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ۃ (منقول از معلم الدین)

ان دو واقعات سے اندازہ کریں کہ نماز پر مداومت اور پابندی کتنی مفید ہے، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان مرد و عورت کو اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سچا اور پکا نمازی بنائے، آمین،

حدیثوں میں بڑی تفصیل کے ساتھ نماز کی اہمیت.. اور فضیلت کو بیان کیا گیا ہے، چند حدیثیں ہم یہاں درج کرتے ہیں؛

(۱)

مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ ۃ (مسلم)

جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی پس وہ کفر کے قریب پہنچ گیا۔

(۲)

بَیْنَ الْعَبْدِ وَ بَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ ، (مسلم)

مسلمان اور کافر کے درمیان حدِّ فاصل (امتیازی علامت) نماز چھوڑ دینا ہے۔

یعنی کافر چونکہ اپنے کفر کی وجہ سے نماز نہیں پڑھتا، اگر کوئی

مسلمانی کا دم بھرنے والا بھی نماز نہ پڑھے تو کافر میں اور اس میں نام کا ہی فرق رہ گیا، کام کا فرق کا ہے،

(۳)

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ فَمَنْ اَقَامَهَا فَقَدْ اَقَامَ الدِّیْنَ، وَمَنْ تَرَکَهَا فَقَدْ هَدَمَ الدِّیْنَ ؕ

(احیاء العلوم)

"نماز دین (اسلام) کا ستون ہے جس نے نماز پڑھی اس نے دین کو قائم رکھا، اور جس نے نماز چھوڑ دی اس نے دین کو گرا دیا، (یعنی دین کو چھوڑ دیا)"

(۴)

وَاعْلَمُوْا اَنَّ خَیْرَ اَعْمَالِکُمُ الصَّلٰوۃُ،

(ابن ماجہ، دارمی)

"اور جان لو! تمھارا سب سے اچھا عمل نماز ہے"

(۵)

قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ،

(مشکوٰۃ)

"میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے"

ان چند مبارک حدیثوں سے ہر نماز کی فضیلت اور تاکید کا اندازہ ہو سکتا ہے، اس کے بعد مندرجہ ذیل حدیث ملاحظہ ہو، جس میں... پنج وقتہ نماز کی خصوصی طور پر تاکید کی گئی ہے:

پنج وقتہ نماز کی تاکید

خَمْسُ صَلَوٰتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰی مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ وَصَلّٰهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهٗ وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ ؕ

"یعنی اللہ تعالیٰ نے پانچ وقت کی نمازیں فرض فرمائی ہیں جس نے ان نمازوں کے لئے اچھی طرح وضو کیا اور ان نمازوں کو ان کے وقت پر پڑھا، اور رکوع اچھی طرح کیا، اور حضورِ قلب کے ساتھ نماز پڑھی، تو اس کے لئے خدا کا وعدہ ہے کہ اس کو بخش دے گا، اور جو ایسا نہ کرے اس کے لئے خدا کا کوئی وعدہ نہیں، وہ چاہے تو اس کو بخشدے چاہے نہ بخشے"

(مشکوٰۃ شریف)

نماز پڑھنے کے فائدے

علماء نے نماز پڑھنے کے بہت سے فائدے بیان کئے ہیں، ان میں سے چند فائدے یہاں درج کئے جاتے ہیں:

① نمازی کی دنیا میں روزی فراخ اور کشادہ ہو جاتی ہے،

② نمازی سے قبر میں عذاب ہٹا دیا جاتا ہے ③ قیامت کے دن نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا، اور جس کو داہنے ہاتھ میں نامۂ اعمال مل جائے گا وہ کامیاب سمجھا جائے گا ④ پل صراط سے بجلی کی طرح جلدی سے گذر جائے گا ⑤ حساب کتاب سے حشر کے دن محفوظ رہے گا، (فضائلِ نماز، ترغیب الصلوٰۃ)

اس سے زیادہ فائدے دیکھنے ہوں تو ہماری کتاب "ترغیب الصلوٰۃ" ملاحظہ فرمائیں،

بے نمازی کا حشر

حدیث شریف میں ہے:

مَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُورًا وَّلَا بُرْهَانًا وَّلَا نَجَاةً وَّكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ ٥ (مشکوٰۃ شریف)

"جس شخص نے نماز کی حفاظت نہ کی (یعنی نماز نہ پڑھی) تو اس کے لئے (قیامت میں) نہ نور ہوگا نہ ایمان کی دلیل ہوگی، اور نہ اس کی نجات کا ذریعہ اور اس کا حشر فرعون، ہامان، اور اُبی بن خلف کیساتھ ہوگا"

غور کرنے کا مقام ہے کہ اس حدیث میں بے نمازی کا حشر ان لوگوں کے ساتھ کیوں بیان فرمایا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ

اگر ہم غور کریں تو دنیا میں مال حاصل کرنے کے چار طریقے ہیں:
(۱) حکومت (۲) ملازمت (۳) تجارت (۴) صنعت و حرفت، یہ چاروں چیزیں ایسی ہیں کہ آدمی ان میں پھنس کر اپنی پیدائش کے مقصد کو بھلا دیتا ہے،

فرعون صاحبِ تخت و سلطنت تھا، اگر کوئی صاحبِ اقتدار مسلمان نماز سے غافل ہوگا، تو اس کا حشر فرعون کے ساتھ ہوگا،

ہامان، فرعون کا وزیر اور ملازم تھا، اگر کوئی مسلمان ملازمت کی وجہ سے نماز سے غفلت برتے گا اس کا حشر ہامان کے ساتھ ہوگا،

قارون اتنا مال دار تھا کہ اس کے خزانہ کی کنجیاں کئی طاقتور آدمی اٹھایا کرتے تھے، صاحبِ صنعت و حرفت مسلمان اگر نماز سے جی چرائے گا تو اس کا حشر قارون کے ساتھ ہوگا،

اُبَی بن خلف بڑا تاجر تھا، اگر کوئی مسلمان تاجر تجارت کے جھمیلوں میں پھنس کر نماز سے غافل ہوگا تو اس کا حشر ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا،

اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو مسلمان نماز سے جس وجہ سے غفلت برتے گا اس کا حشر اسی قسم کے آدمی کے ساتھ ہوگا،

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کا حشر انبیائے کرام، صدیقین، اور شہداء کے ساتھ فرمائے اور بُرے حشر سے بچائے، آمین،

تفسیر رُوح البیان میں ہے کہ قیامت کے دن بے نمازی لوگ دنیا میں نماز نہ پڑھنے کے طرح طرح کے عذر کریں گے، مگر ان کا کوئی عذر قبول نہ کیا جائے گا، اور دوزخ میں بھیج دیئے جائیں گے،

بے نمازی مَردوں کی طرح بے نمازی عورتیں بھی عذر کریں گی، کوئی کہے گی میرا خاوند بڑا ظالم تھا، جس کی وجہ سے میں نماز نہ پڑھ سکتی تھی، اللہ تعالیٰ فرعون کی بیوی بی بی آسیہؓ کو بلائیں گے، جب وہ حاضر ہو جائیں گی تو اس عورت سے پوچھا جائے گا کہ تیرا خاوند یا مالک زیادہ ظالم اور نماز سے روکنے والا تھا یا بی بی آسیہؓ کا خاوند فرعون ظالم، دیکھو یہ کیسے ظالم اور جابر کی بیوی تھی، لیکن کیسی عبادت گذار تھی، اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیں گے کہ بے نمازی عورتوں کو دوزخ میں ڈال دو، یہ حکم ملنے پر ان کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا،

مختصر یہ کہ نماز کے بڑے فضائل اور برکتیں ہیں، اور ترکِ نماز پر بڑی وعید اور عذاب کا ڈر اور خوف ہے،

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ہر مسلمان مرد و عورت کو پکا اور سچا نمازی بنا دے، کیونکہ یہی فلاح اور کامیابی کا راستہ ہے،

ارشاد ربانی ہے:-

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۵

"یقیناً اُن مسلمانوں نے فلاح پائی جو اپنی نماز میں خشوع کرنیوالے ہیں"

(بیان القرآن)

اب ہم ایک وظیفہ لکھتے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو نماز شروع کرنے سے پہلے تعلیم فرمایا ہے:-

نماز پڑھنے سے پہلے ایک وظیفہ

اُمِّ رافع رضی اللہ عنہا کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: اے اُمِّ رافعؓ! جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کیا کرو تو سُبْحَانَ اللهِ دس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ دس بار، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دس بار، اور اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ دس بار پڑھ لیا کرو، جب تم سُبْحَانَ اللّٰهِ کہو گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ میرے لئے ہے، اور جب تم اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہو گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ میرے لئے ہے، اور جب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہو گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ بھی میرے لئے ہے اور (آخر میں) جب اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کہو گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تیری مغفرت کر دی،

(ابن ماجہ)

فرض نماز پڑھنے کا طریقہ

عورت کے نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دل میں یہ ارادہ کرے کہ میں فلاں وقت کی نماز پڑھتی ہوں، پھر اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائے، لیکن ہاتھ دوپٹے سے باہر نہ نکالے، اس کے بعد سینہ پر باندھ لے، اور داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ دے، اس کے بعد ثناء پڑھے، ثناء کے بعد تعوّذ، پھر تسمیہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے، سورۂ فاتحہ کے بعد جو سورت یاد ہو پڑھے، پھر اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہتے ہوئے رکوع میں جائے، رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمْ تین یا پانچ یا سات مرتبہ پڑھے، رکوع میں دونوں ہاتھوں کو انگلیاں ملا کر گھٹنوں پر رکھے، اور گھٹنوں کو مضبوط پکڑ لے، اور دونوں بازو پہلو سے خوب ملائے رہے، دونوں پاؤں کے ٹخنے بھی اچھی طرح ملا لے، رکوع کی تسبیح پڑھ کر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہتے ہوئے رکوع سے سیدھی کھڑی ہو جائے، سیدھی کھڑی ہو جانے کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہتی ہوئی سجدہ میں جائے، سجدے میں جاتے وقت زمین پر پہلے گھٹنے رکھے، پھر کانوں کے برابر دونوں ہاتھ رکھے، ہاتھوں کی انگلیاں خوب ملا لے، پھر دونوں ہاتھ کے بیچ میں ماتھا رکھے اور

سجدہ کے وقت ماتھا اور ناک دونوں زمین پر رکھ دے، اور ہاتھ و پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رہے، لیکن پاؤں کھڑے نہ کرے، بلکہ سیدھی طرف کو نکال لے، اور خوب سمٹ کر دب کر اس طرح سجدہ کرے کہ پیٹ دونوں رانوں سے اور بازو دونوں طرف پہلو سے مل جائیں، اور بازو زمین پر رکھ دے، سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین یا پانچ یا سات مرتبہ پڑھے، اس کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہتی ہوئی سجدے سے اٹھے اور اطمینان سے بیٹھ جائے، پھر اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہتی ہوئی دوسرے سجدے میں جائے اور پہلے سجدے کی طرح دوسرے سجدے میں بھی تسبیح پڑھے، تسبیح کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہتی ہوئی دوسری رکعت کے لئے سیدھی کھڑی ہو جائے، کھڑے ہوتے وقت زمین پر ہاتھ نہ ٹیکے،

پھر بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور سورت پڑھے، اس کے بعد پہلی رکعت کی طرح رکوع وسجود کرے، دوسری رکعت کے سجدوں سے فارغ ہو کر بائیں سرین پر بیٹھ جائے، اور دونوں پاؤں داہنی طرف کو باہر نکال لے اور دونوں ہاتھ گھٹنوں سے اوپر رکھ لے، ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رہیں،

اس کے بعد تشہد یعنی التحیات پڑھے، اگر تین یا چار رکعتیں پڑھنی ہوں تو تشہد پڑھ کر اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہتی ہوئی فوراً کھڑی ہو جائے

اور دو یا ایک رکعت جتنی بھی پڑھنی ہوں اس میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھے، اور کوئی سورت نہ ملائے، جب آخری رکعت میں بیٹھے تو تشہد[1] پڑھ کر درود شریف اور دُعاء پڑھے، دعاء سے فارغ ہو کر پہلے داہنی طرف پھر بائیں طرف سلام پھیر دے، سلام پھیرتے وقت فرشتوں پر سلام کرنے کی بھی نیت کرلے، سلام پھیر کر جو چاہے دعاء مانگے، (بہشتی زیور)

دو ضروری مسئلے

پہلا مسئلہ: یاد رکھیے فرض نماز کی پہلی اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ پڑھتے ہیں، تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھتے ہیں سورت نہیں ملاتے،

اور سنت یا نفل نماز کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورت ملانی چاہیئے، مثلاً ظہر، عصر، عشاء کی چار سنتیں جب پڑھیں تو ان کی ہر رکعت میں سورۃ ملائیں،

دوسرا مسئلہ: اکثر عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ بغیر عذر اور کسی مجبوری کے فرض نماز بیٹھ کر پڑھتی ہیں، خوب

---

[1] تشہد و درود شریف وغیرہ صفحہ   پر ملاحظہ فرمائیں،

یاد رکھئے! جب تک کوئی شرعی عذر نہ ہو بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں، اس طرح نماز نہیں ہوتی، اگر کوئی سخت بیمار ہے، یا اتنی کمزور ہی کہ کھڑے ہو کر پڑھنے میں چکر آنے یا چکرا کر گر جانے کا ڈر ہی تو اس وقت بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے، مگر بیٹھ کر پڑھنے سے نصف ثواب ملے گا، اس لئے اگر تندرست ہو تو نفلیں بھی کھڑی ہو کر پڑھے تاکہ پورا ثواب ملے،

نماز میں دل لگنے کا طریقہ

اتنی بات یاد رکھو کہ نماز میں کوئی کام اور کچھ پڑھنا بلا ارادہ نہ ہو، بلکہ ہر بات ارادے اور سوچ سے ہو،

مثلاً اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہہ کر جب کھڑی ہو تو ہر لفظ پر یوں سوچے کہ اب میں سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ پڑھ رہی ہوں، پھر سوچے کہ اب وَبِحَمْدِکَ پڑھ رہی ہوں، پھر دھیان کرے کہ اب وَتَبَارَکَ اسْمُکَ منھ سے نکل رہا ہے، اسی طرح ہر لفظ پر الگ الگ دھیان اور ارادہ کرتی رہے،

پھر الحمد اور سورت میں بھی یوں ہی کرے، پھر رکوع میں اسی طرح ہر دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کو سوچ سوچ کر پڑھے، غرض منہ سے جو نکالے دھیان بھی ادھر رکھے، ساری نماز

میں یہی طریقہ رکھے، انشاء اللہ تعالیٰ اس طرح کرنے سے نماز میں کسی طرف دھیان نہ بٹے گا، پھر تھوڑے دنوں میں آسانی سے دل لگنے لگے گا، (بہشتی زیور)

خدانخواستہ اگر اس طریقہ سے بھی دل نہ لگے تو پھر ایک اور طریقہ میرے پیر و مرشد مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی نور اللہ مرقدہٗ نے بندہ کو بتلایا تھا جو یہ ہے،

جس نماز میں ایسی صورت پیش آئے کہ توجہ الی اللہ پوری طرح نہ ہو تو اس نماز کو تنہائی میں دُہرائیں، اگر اس میں بھی ایسے خیالات اور خطرات آئیں تو اس کو بھی دہرائیں، پھر آئیں تو پھر دُہرائیں، اس طرح انشاء اللہ جلد کامیابی ہو گی،

عورت کے نماز پڑھنے کا طریقہ ایک نظر میں

عورت کی نماز میں مرد کی نماز سے تھوڑا سا فرق ہے، اس کو ذہن میں رکھنے کی ضرورت ہے، شریعت نے نماز ایسی اہم عبادت میں بھی اس کا لحاظ رکھا ہے کہ عورت شرم و حیا کا لحاظ رکھے، اور بے پردگی و بے حجابی کا مظاہرہ نہ ہونے پائے، مثلاً:۔

(۱) دوپٹہ یا چادر سے بغیر ہاتھ باہر نکالے کندھوں تک دونوں ہاتھ اٹھا کر نیت باندھ لے،

② دونوں ہاتھ ناف کی بجائے سینہ پر باندھے،

③ داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھے، مرد کی طرح انگوٹھے کا حلقہ بنا کر کلائی کو نہ پکڑے،

④ رکوع میں اتنی جھکے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہونچ جائیں، اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رہیں،

⑤ سجدے میں پیٹ، ران، بازو، بغل ان سب کو ملا ہوا رکھے، مردوں کی طرح علٰحدہ علٰحدہ نہ رکھے، اور کہنیوں کو زمین پر بچھا لے،

⑥ سجدے میں دونوں پاؤں زمین پر بچھالے اور بیٹھتے وقت دونوں پاؤں داہنی طرف نکال کر بائیں سرین پر بیٹھ جائے،

⑦ کسی بھی نماز میں اونچی آواز سے قرأت نہ کرے، بلکہ آہستہ آواز سے قرأت کرے (فتاویٰ عزیزی، بہشتی گوہر)

فرائضِ نماز کا بیان

نماز پڑھنے کا طریقہ جو صفحہ ۹۷ پر بیان کیا گیا ہے اس میں کچھ باتیں فرض ہیں کچھ واجب اور کچھ سنت و مستحب، انکی تفصیل یہ ہے:

نماز میں چھ باتیں فرض ہیں :-

① نیت باندھتے وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا ② قیام یعنی فرض نماز اور واجب کھڑے ہو کر پڑھنا ③ قرأت یعنی قرآن کی کوئی آیت یا سورت پڑھنا ④ رکوع کرنا ⑤ دونوں سجدے کرنا، ⑥ نماز کے آخری قعدہ میں اتنی دیر بیٹھنا جتنی دیر التحیات پڑھنے میں لگتی ہے،

ان باتوں میں سے اگر ایک بات بھی قصدًا یا بھولے سے چھوٹ جائے گی تو نماز نہ ہوگی،

واجباتِ نماز کا بیان

نماز میں یہ باتیں واجب ہیں؛

① ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا ② فرض نماز کی پہلی ۲ دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت یا ایک بڑی آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا ③ قومہ کرنا یعنی رکوع سے اُٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا ④ جلسہ، یعنی دونوں سجدوں کے درمیان آرام سے بیٹھنا، ⑤ تعدیلِ ارکان، یعنی قرأت، رکوع، سجدے وغیرہ اطمینان کے ساتھ کرنا ⑥ تین اور چار رکعات والی نمازیں دو رکعتوں کے بعد تشہد یعنی التحیات کی پڑھنے کی مقدار بیٹھنا اور التحیات پڑھنا، ⑦ تشہد پڑھتے ہی تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جانا ⑧ نمازِ وتر

کی اخیر رکعت میں دعائے قنوت پڑھنا ⑨ نماز ختم کرنے کے لئے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کے الفاظ کہنا،

اگر ان واجبات میں سے کوئی واجب چھوٹ جائے، یا اس کے ادا کرنے میں دیر ہو جائے تو سجدۂ سہو کر لینے سے نماز صحیح ہو جائے گی، اور سجدۂ سہو نہ کیا تو نماز دوبارہ پڑھنی پڑے گی،

مفسداتِ نماز کا بیان

جن باتوں سے نماز ٹوٹ جائے ان کو مفسداتِ نماز کہتے ہیں، ہم یہاں اس کے متعلق چند ضروری مسائل بیان کرتے ہیں:۔

مسئلہ؛ نماز پڑھتے ہوئے کسی سے بات کرنا جان بوجھ کر ہو یا بھولے سے، نماز فاسد ہو جائے گی، (ہدایہ)

مسئلہ ۲؛ نماز کی حالت میں کسی کی چھینک کی آواز کان میں آئی چھینکنے والی نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا، نماز پڑھنے والی نے یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہہ دیا تو نماز ٹوٹ جائے گی (ہدایہ)

مسئلہ ۳؛ قرآن شریف سامنے کھول کر رکھ لیا اور نماز میں اس کو دیکھ کر پڑھتی رہی، (درمختار)

مسئلہ ۴؛ کسی نے سلام کیا اور نماز پڑھتے ہوئے اس کے جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ کہہ دیا (درمختار)

مسئلہ ۵، نماز پڑھتے ہوئے اتنی مُڑ گئی کہ قبلہ کی طرف سے سینہ پھر گیا تو نماز فاسد ہو گئی (درمختار)

مسئلہ ۶، مُنہ میں پان یا اس کی پیک ہو تو نماز فاسد ہو جائیگی (شامی)

مسئلہ ۷، نماز پڑھتے میں کوئی خوشی کی خبر سُنی اور اس پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ دیا، یا کسی کے مرنے کی خبر سنی اس پر اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھ دیا تو نماز فاسد ہو گئی، (درمختار)

مسئلہ ۸، نماز میں بچہ نے آکر دودھ پی لیا تو نماز فاسد ہو گئی (درمختار)

مسئلہ ۹، کوئی بچہ گر پڑا اس کے گرتے وقت نماز کی حالت میں بِسْمِ اللّٰہ کہہ دیا تو نماز فاسد ہو گئی، (درمختار)

مسئلہ ۱۰، نماز میں آہ یا اوہ یا اُف یا ہائے کہہ دیا، یا زور سے رونا شروع کر دیا تو نماز فاسد ہو گئی،

لیکن اگر نماز میں جنت و دوزخ کا خیال آنے سے دل بھر آیا، اور اس کی وجہ سے رونے کی آواز نکل گئی تو نماز فاسد نہیں ہو گی (ہدایہ)

مسئلہ ۱۱، نماز پڑھتے میں کوئی چیز پی لی یا چنے کے برابر یا اس سے زیادہ مقدار میں کوئی چیز کھالی تو نماز فاسد ہو جائے گی، ایسے ہی دانتوں میں کوئی چیز اٹکی ہوئی کھالی اور وہ چنے کے برابر یا اس سے زیادہ تھی تو نماز فاسد ہو گئی، اور کم تھی تو نماز

فاسد نہیں ہوئی، (درمختار)

مسئلہ ۱۲: اَللّٰہُ اَکْبَرُ کے الف کو بڑھا کر آللّٰہُ پڑھ دیا، یا اَکْبَرُ کو آکْبَرُ یا اَکْبَارُ پڑھ دیا تو نماز فاسد ہوگئی (درمختار)

مکروہاتِ نماز کا بیان

مکروہ وہ باتیں کہلاتی ہیں جن کے کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی، مگر ان کے کرنے سے گناہ ہوتا ہے، اور ثواب میں کمی ہوجاتی ہے، اس کے چند مسائل بیان کئے جاتے ہیں:

① نماز کی حالت میں کسی کے سلام کا ہاتھ اٹھا کر جواب دینا ② نماز میں کپڑے سمیٹنا یا ان سے کھیلنا ③ تصویریں بنے ہوئے کپڑے میں نماز پڑھنا ④ دوسری رکعت کو پہلی رکعت سے لمبا کرنا، ⑤ مُنہ میں پیسہ یا اور کوئی چیز رکھ کر نماز پڑھنا ⑥ اگر پیشاب پاخانہ زور سے لگ رہا ہو تو اس وقت نماز پڑھنا ⑦ نماز پڑھتے ہوئے انگلیاں چٹخانا ⑧ نماز پڑھتے ہوئے اِدھر اُدھر دیکھنا،

یہ سب باتیں نماز کی حالت میں مکروہ ہیں، لہذا ان باتوں سے بچنا بھی ضروری ہے،

نماز کے چند ضروری مسائل

مسئلہ۱ : نیت باندھتے وقت ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانا سنت ہے اگر کوئی نہ اٹھائے تو نماز تو ہو جائے گی مگر یہ طریقہ خلاف سنت ہے،

مسئلہ۲ : ہر رکعت میں بِسمِ اللّٰہ پڑھ کر اَلحمدُ پڑھے، اس کے بعد جب سورۃ ملائے تب بھی بِسمِ اللّٰہ پڑھے، علماء نے اس کو بہتر لکھا ہے،

مسئلہ۳ : اگر کسی نے جان بوجھ کر پہلے سورت پڑھی اس کے بعد سورۃ فاتحہ، تو نماز دُہرانی پڑے گی،

مسئلہ۴ : سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بعد کم از کم ایک چھوٹی سورت یا اس کے برابر کوئی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنی چاہئے،

مسئلہ۵ : رکوع سے اٹھتے وقت سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ یا رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ یا رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم نہ پڑھے، یا سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی نہ پڑھے یا آخری قعدے میں تشہد پڑھنے کے بعد درود شریف نہ پڑھے تو نماز تو ہو جائے گی، مگر ایسا کرنا سنت کے خلاف ہے، اسی طرح درود شریف کے بعد کوئی دعاء نہ پڑھے تب بھی نماز ہو جائے گی مگر ایسا کرنا بھی سنت کے خلاف ہے،

مسئلہ۶، رکوع کے بعد اچھی طرح کھڑی نہیں ہوئی، ذرا سا سر اٹھایا اور فوراً سجدہ میں چلی گئی تو نماز نہیں ہوئی، وہ نماز دوبارہ پڑھے (شامی)

مسئلہ، دونوں سجدوں کے درمیان میں اچھی طرح نہیں بیٹھی، ذرا سا سر اٹھا کر دوسرا سجدہ کر لیا تو یہ ایک ہی سجدہ ہوا دو سجدے نہیں ہوئے اس لئے نماز نہیں ہوئی،
اور اگر اتنی اٹھی کہ قریب بیٹھنے کے ہوگئی تھی تو خیر نماز تو سر سے اُتر گئی، مگر بڑی نکمی اور خراب، اس لئے یہ نماز دوبارہ پڑھے ورنہ بڑا گناہ ہوگا، (بہشتی زیور)

مسئلہ۸، نماز میں سورۂ فاتحہ اور سورت وغیرہ ساری چیزیں آہستہ پڑھے اتنی آہستہ کہ اپنے کان میں پڑھنے کی آواز ضرور آئے، اور اگر اپنے کانوں میں بھی آواز نہ آئی تو وہ نماز نہیں ہوئی،

مسئلہ۹، اگر بعد والی دو رکعتوں میں الحمد کی بجائے تین مرتبہ سُبْحَانَ اللہِ کہہ دے تو نماز ہو جائے گی، لیکن الحمد پڑھنا بہتر ہے،

مسئلہ۱۰، شروع کی دو رکعتوں میں الحمد کے بعد سورت پڑھنا واجب ہے، اگر کوئی پہلی رکعتوں میں الحمد پڑھ کر سورت نہ

پڑھے یا الحمد بھی نہ پڑھے صرف سُبْحَانَ اللّٰہِ پڑھتی رہے تو
ایسی صورت میں پچھلی رکعتوں میں الحمد کے بعد سورت ملائے
اور اگر قصداً ایسا کیا ہے تو نماز دوبارہ پڑھے، بھُولے سے کیا
ہو تو سجدۂ سہو کرے،

مسئلہ ۱۱: کسی نماز کے لئے کوئی سورت خاص طور پر اپنی طرف سے
مقرر نہ کرے، ایسا کرنا مکروہ ہے،

مسئلہ ۱۲: دوسری رکعت میں پہلی رکعت سے زیادہ لمبی سورت نہ
پڑھے، ایسا کرنا مکروہ ہے،

مسئلہ ۱۳: اگر بہت سی عورتیں ایک جگہ جمع ہوں تو ان کو الگ الگ
نماز پڑھنی چاہیئے، جماعت سے نہ پڑھیں،

مسئلہ ۱۴: عورت اگر اپنے شوہر یا کسی محرم کے ساتھ جماعت کرکے
نماز پڑھے تو اس کو چاہیئے برابر میں نہ کھڑی ہو بلکہ بالکل پیچھے
کھڑی ہو ورنہ مرد کی نماز بھی نہ ہوگی،

مسئلہ ۱۵: جس کو نماز بالکل یاد نہ ہو تو اس کو چاہیئے کوشش کرکے
جلدی یاد کرلے، اور جب تک یاد نہ ہو ہر دعا کی جگہ
سُبْحَانَ اللّٰہِ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا اسی قسم کے اور کلمے پڑھتی رہے،

مسئلہ ۱۶: مستحب یہ ہے کہ نماز کی حالت میں قیام کے وقت اپنی نگاہ
سجدہ کی جگہ رکھے، اور جب رکوع میں جائے تو پاؤں پر نگاہ رکھے،

اور جب سجدہ کرے تو ناک پر، سلام پھیرتے وقت کندھوں پر نگاہ رکھے،

اور نماز کے اندر اگر جمائی آئے تو مُنہ خوب بند کرلے، اور اگر نہ رُکے تو ہاتھ کی ہتھیلی اوپر کی طرف سے مُنہ پر رکھ کر روکے،

مسئلہ: اگر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر سلام نہیں پھیرا، بلکہ سلام کے وقت کسی سے بول پڑی یا باتیں کرنے لگی، یا اُٹھ کر کہیں چلی گئی یا اور کوئی ایسا کام کیا جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو اس کا مسئلہ یہ ہے کہ فرض تو ذمہ سے اُتر جائے گا لیکن نماز کا دُہرانا واجب ہے، اگر نہ پڑھی تو بڑی گنہگار ہوگی،

نمازِ وتر کا بیان

عشاء کی فرض نماز اور سنتوں کے بعد[5] تین رکعت نمازِ وتر ایک سلام کے ساتھ واجب ہے، واجب کا درجہ فرض کے قریب قریب ہے، اسی لئے اگر کسی کی عشاء کی نماز قضا ہوگئی ہو تو اس کے لئے یہ حکم ہے کہ فرض نماز کے ساتھ وتروں کی بھی قضاء پڑھے،

حدیث شریف میں ہے جس کو اس بات کا ڈر ہو کہ آخر رات

---

[5] رمضان المبارک میں وتر تراویح کے بعد پڑھے، ۱۲ ش

میں (تہجد کے لئے) نہ اُٹھ سکے تو وہ اوّل رات میں عشاء کی نماز کے بعد وتر پڑھ لے، اور جس کو آخری رات میں اُٹھ جانے کی امید ہو تو وہ آخر رات میں وتر پڑھے (مسلم)

تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورت پڑھنے کے بعد رکوع سے پہلے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور دوبارہ پھر باندھ لے، اس کے بعد دُعائے قنوت آہستہ آواز میں پڑھے، دُعائے قنوت پڑھ کر رکوع وسجود اور قعدہ وغیرہ کر کے سلام پھیر دے،

وتر کے چند ضروری مسائل

مسئلہ ۱: اگر کسی کو دعائے قنوت یاد نہ ہو تو کوشش کر کے جلدی یاد کر لے، اور جب تک یاد نہ ہو تین مرتبہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ یا تین مرتبہ یَا رَبِّ، یَا رَبِّ، یَا رَبِّ، یا ایک مرتبہ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ پڑھ لیا کرے (شامی)

مسئلہ ۲: اگر کوئی دعائے قنوت پڑھنا بھول جائے اور رکوع میں جانے کے بعد یاد آئے تو رکوع سے واپس کھڑی نہ ہو، بلکہ سجدۂ سہو کر لے سجدۂ سہو سے نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی

ضرورت نہیں (مراقی الفلاح)

مسئلہ ۳: اگر بھولے سے پہلی یا دوسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھ لی تو اس کا اعتبار نہیں، تیسری رکعت میں دوبارہ پڑھے اس کے بعد اخیر میں سجدۂ سہو کرلے، (شامی)

مسئلہ ۴: اگر کسی نے عشاء کی نماز کے بعد وتر پڑھ لئے اور آخری شب میں تہجد کی نماز پڑھی تو دوبارہ وتر پڑھنے کی ضرورت نہیں (مراقی الفلاح)

مسئلہ ۵، تہجد کے وقت پہلے نفل پڑھے، اس کے بعد اخیر میں وتر پڑھے،

مسئلہ ۶، وتر کی تینوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملانی چاہئے، (رد المختار)

مسئلہ ۷: دعائے قنوت کی بجائے بھولے سے سُبحانک اللّٰھمّ پڑھ گئی تو نماز ہو جائے گی (بہشتی زیور)

مسئلہ ۸، وتر پڑھتے پڑھتے شبہ ہوا کہ نہ معلوم یہ دوسری رکعت ہی یا تیسری رکعت، اور کسی طرف زیادہ گمان نہیں، بلکہ دونوں طرف برابر گمان ہے تو جس رکعت میں شبہ ہوا ہے اسی رکعت میں دعائے قنوت پڑھے، اور بیٹھ کر التحیات پڑھکر کھڑی ہو کر ایک رکعت اور پڑھے، اور اس میں بھی دعائے

قنوت پڑھے اور اخیر میں سجدۂ سہو کر کے نماز ختم کر دے (بہشتی زیور)

نمازوں کے بعد پڑھنے کے وظیفے

جن فرض نمازوں کے بعد سنتیں نہیں وہ عصر اور فجر کی نمازیں ہیں، ان دونوں کے بعد مندرجہ ذیل دعائیں پڑھنا مستحب ہے، اور جن نمازوں کے بعد سنتیں ہیں سنتوں کے بعد پڑھے:

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ، تین مرتبہ

اٰيَةَ الْكُرْسِيْ ______ ایک مرتبہ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ______ ایک مرتبہ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ______ ایک مرتبہ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ______ ایک مرتبہ

سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ مرتبہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ مرتبہ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۴ مرتبہ

اس کے بعد ایک مرتبہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

نماز فجر و مغرب کے بعد وظیفہ

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ سات مرتبہ،
بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ تین مرتبہ،

وتروں کے بعد وظیفہ

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ط تین مرتبہ، تیسری مرتبہ پڑھتے وقت آواز اونچی کرے، اور قُدُّوْس کے واؤ پر مد کرے،

آیۃ الکرسی

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ج لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ج وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ج وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ہ (پ۳، ع۲)

"اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ زندہ ہے، سنبھالنے والا نہ اس کو اونگھ دبا سکتی ہے اور نہ نیند اسی کی ملک ہے، جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، ایسا کون ہے جو سفارش کرے اس کے پاس بلا اس کی اجازت کے وہ جانتا ہے ان کے تمام حاضر و غائب حالات کو، انسان اس کے علم سے کسی بات کا احاطہ نہیں کر سکتا، مگر جتنا کہ وہ چاہے، اسی کی کرسی نے آسمان اور زمین کو اپنے اندر لے رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ ان دونوں کے تھامنے سے تھکتا نہیں، اور وہی ہے سب سے بڑا عظمت والا۔"

چھٹا باب

مختلف نمازوں کا بیان

- مریض کی نماز کا بیان اور مسائل
- سفر کی نماز کا بیان اور مسائل
- قضا نماز کا بیان اور مسائل
- سجدۂ سہو کا بیان اور مسائل
- نقشہ رکعاتِ نمازِ پنجگانہ
- دن رات میں سنتِ مؤکدہ کی تعداد

باب ۶

مختلف نمازوں کا بیان

مریض کی نماز کا بیان اور مسائل

شریعتِ اسلام نے جہاں نماز کی سخت تاکید کی ہے، اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تارکِ نماز کے متعلق مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ "جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کر دی وہ کفر کے قریب پہنچ گیا"۔ ایسے سخت الفاظ ارشاد فرمائے ہیں وہیں بیمار اور مریض وغیرہ کے لئے نرمی اور سہولت بھی رکھی ہے، یعنی اگر کسی بیمار میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو یا کھڑے ہونے سے مرض بڑھ جانے کا اندیشہ ہو، یا چکرا کر گر جانے کا خوف ہو، یا کھڑے ہونے کی طاقت تو ہے لیکن رکوع وسجود نہیں ہو سکتے، تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت ہے،

اس سلسلہ میں چند ضروری مسائل بیان کئے جاتے ہیں:۔

مسئلہ ۱، اگر کوئی اتنی بیمار ہے کہ پوری رکعت میں کھڑی ہی نہیں رہ سکتی

تو جتنی دیر کھڑی رہ سکتی ہو کھڑی رہے اس کے بعد بیٹھ کر نماز پوری کرلے (عالمگیری)

مسئلہ ۲: اگر کوئی بیمار اشارہ سے رکوع و سجود کرچکی، اس کے بعد اسی نماز میں رکوع، سجود پر قدرت ہوگئی تو یہ نماز دوبارہ پڑھی

مسئلہ ۳: اگر کسی میں بیٹھ کر نماز پڑھنے کی طاقت نہیں تو لیٹے لیٹے نماز پڑھ لے، لیٹ کر نماز پڑھنے کی صورت یہ ہے کہ چت لیٹ جائے اور پاؤں قبلہ کی طرف کرلے، لیکن پھیلائے نہیں گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ یا اور کوئی چیز رکھ کر سر ذرا اونچا کرلے، اور رکوع سجدے کے لئے سر جھکا کر اشارہ سے نماز پڑھے (درمختار)

مسئلہ ۴: کسی نے آنکھ بنوائی اور ڈاکٹر نے ہلنے جُلنے سے منع کردیا، تو لیٹے لیٹے اشارہ سے نماز پڑھ لے (درمختار)

مسئلہ ۵: کوئی ایسا مریض ہو کہ اس کا بستر ناپاک ہو، اور جو بستر بھی بدلا جاتا ہے وہی نجس ہو جاتا ہے تو ایسے مریض کو چاہئے کہ ناپاک بستر پر ہی نماز پڑھ لے اللہ تعالیٰ قبول کرنے والا اور معاف کرنے والا ہے (عالمگیری)

مسئلہ ۶: اگر کسی مریض میں سر سے اشارہ کرکے نماز پڑھنے کی بھی طاقت نہ ہو تو ایسی حالت میں نماز نہ پڑھے، اگر اسی حالت میں

ایک دن ایک رات گذر جائے تو اس عرصہ کی چھوٹی ہوئی نمازیں معاف ہیں (یعنی ان کی قضا نہیں)

اور اگر ایک دن ایک رات گذرنے سے پہلے سر سے اشارہ کرنے کی طاقت آگئی تو اس عرصہ کی چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا لازم ہے، (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۷: اگر کسی کی پیشانی پر پھنسی یا چوٹ کا زخم ہے جس کی وجہ سے زمین پر پیشانی رکھی نہیں جا سکتی تو ایسی مجبوری کی حالت میں ناک پر سجدہ کرلے، اگر ناک پر سجدہ نہ کیا تو نماز نہ ہوگی (عالمگیری)

مسئلہ ۸: اگر کوئی ایسی بیمار ہے کہ قرأت، تسبیح، تشہّد وغیرہ پڑھنے سے بھی عاجز ہو یعنی زبان کو بھی حرکت نہیں دی جا سکتی، تو دل میں پڑھ لے اور اس سے بھی مجبور ہو تو نماز معاف ہو (عالمگیری)

مسئلہ ۹: اگر کوئی ایسی بیمار ہے جس کو نسیان یعنی بھولنے کا غلبہ ہو گیا ہو اور رکعات، رکوع، سجود کا شمار بھی نہیں کر سکتی تو کسی کو اپنے پاس بٹھالے جو اس کو یاد دہانی کراتا رہے، یہ یاد دہانی خبردار کرنے کے لئے ہے، اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی، البتہ اگر تعلیم اور سکھلانے کے لئے ہو تو نماز فاسد ہو جائے گی، (شامی)

مسئلہ ۱۰: کسی پر فالج گر گیا جس کی وجہ سے ایسی مجبور ہو گئی کہ پانی سے استنجا نہیں کیا جاتا تو کپڑے یا ڈھیلے سے صاف کر کے بغیر دھوئے

ہوتے نماز پڑھ لے،

اور کسی میں کپڑے یا ڈھیلے سے صاف کرنے کی بھی طاقت نہیں، تو بغیر صاف کئے ہی نماز پڑھ لے،

یہ مسئلہ ذہن میں رکھنے کا ہے سوائے میاں بیوی کے کسی کو ایک دوسرے کا ستر دیکھنا جائز نہیں، نہ ماں باپ کو نہ لڑکے لڑکی کو، (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱؛ حمل کی وجہ سے کوئی عورت سجدہ کرنے سے معذور ہو تو کوئی اونچی چیز زمین پر رکھ کر سجدہ کر سکتی ہے، (درمختار)

مسئلہ ۱۲؛ اگر کوئی ایسی مریضہ ہے کہ رمضان کا روزہ نہ رکھے تو نماز کھڑے ہو کر پڑھ سکتی ہے، اور روزہ رکھنے سے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رہتی تو ایسی مریضہ کو چاہیے بیٹھ کر نماز پڑھ لے تاکہ روزہ بھی رکھ سکے، (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳؛ کوئی بیمار بیہوش رہتے رہتے اسی حالت میں انتقال کر جائے تو اس پر بیہوشی کے زمانہ کی نمازوں کی قضا نہیں، نہ فدیہ ہے، (عالمگیری)

سفر کی نماز کا بیان اور مسائل

شریعت میں مسافر اس کو کہتے ہیں جو اپنی جائے سکونت سے ۴۸ میل کا سفر اختیار کر کے باہر جائے، اس سے کم فاصلہ کا سفر کرنے والا شرعاً مسافر نہیں کہلائے گا،

یہ سفر خواہ کوئی بذریعہ ریل یا بذریعہ ہوائی جہاز یا اس سے بھی زیادہ کسی تیز رفتار اور آرام دہ سواری سے طے کرے، ہر حال میں مسافر ہی کہلائے گا،

قرآن پاک میں ارشاد ہے:

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ط

"اور جب تم زمین پر سفر کرو تم کو اس میں کوئی گناہ نہ ہوگا کہ تم نماز کم کردو"۔

(پ ۵، ع ۱۲)

اس آیت کریمہ میں یہ جو فرمایا گیا کہ قصر کرنے میں تم کو گناہ نہ ہوگا، بظاہر اس سے یہ شبہ ہوتا ہے کہ قصر نہ کرنا یعنی پوری نماز پڑھنا بھی جائز ہے،

اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ پوری نماز کی جگہ نصف پڑھنے میں ظاہراً وسوسہ گناہ کا ہوتا تھا، اس لئے اس کی نفی فرمادی (بیان القرآن)

حدیث شریف میں صاف طور پر ارشاد ہے:

حضرت ابن عباس رضی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ مقیم پر چار رکعتیں اور مسافر پر دو رکعتیں فرض کیں،
قبیلۂ بنی نجّار میں سے کسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہم اپنے شہروں سے دور اکثر دوسرے شہروں میں سفر کرتے رہتے ہیں، اس پر یہ آیت وَاِذَا ضَرَبْتُمْ الخ نازل ہوئی،
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر جب مکہ معظمہ تشریف لے گئے تو آپ نے دو رکعت پڑھا کر سلام پھیر دیا، اور ارشاد فرمایا:

أَتِمُّوا صَلٰوتَكُمْ يَا أَهْلَ مَكَّةَ فَاِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ،	"اے اہلِ مکہ تم اپنی نماز پوری (چار رکعت) کرلو اور ہم تو مسافر قوم ہیں"

اس کے بعد سفر کی نماز کے چند ضروری مسائل ملاحظہ فرمائیں:۔

مسئلہ ۱:۔ مسافر کو ظہر، عصر، عشاء۔ ان تین نمازوں میں قصر کرنے کا حکم ہے، باقی دو نمازوں میں نہیں، اگر کوئی ان نمازوں میں قصر نہیں کرے گی تو گنہگار ہوگی، (شامی)

مسئلہ ۲: جب تک اپنی بستی کی آبادی سے باہر نہ نکل جائے اس وقت تک نماز میں قصر نہیں، اگر کسی شہر کا اسٹیشن آبادی کے اندر

ہو تو جب تک آبادی سے باہر (سفر کرتے ہوئے) نہ پہونچ جائے قصر نہ کرے (ہدایہ)

مسئلہ ۳: اگر چار رکعت والی نماز میں قصر نہیں کیا اور درمیان میں قعدہ کر لیا تو آخر میں سجدۂ سہو کر لے، ورنہ نماز نہ ہوگی،
اور اگر پہلا قعدہ نہیں کیا تو یہ چاروں رکعتیں نفل ہو جائیں گی فرض دوبارہ پڑھے، (درمختار)

مسئلہ ۴: دریا میں کشتی یا جہاز سے سفر کر رہی ہے اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں چکر آتے ہیں تو بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت ہے، یہی حکم ریل کے سفر کا بھی ہے (ہدایہ، احکام سفر)

مسئلہ ۵: ریل یا جہاز میں نماز پڑھنے کی حالت میں اگر قبلہ بدل جائے تو فوراً نماز پڑھتے پڑھتے قبلہ کی طرف منہ کرلے، ورنہ نماز نہ ہوگی، (درمختار)

مسئلہ ۶: جو نماز سفر میں قضا ہو جائے مقیم ہو جانے کے بعد بھی وہ قصر ہی پڑھی جائے گی، (عالمگیری)

مسئلہ ۷: جب کسی جگہ پندرہ دن سے کم ٹھیرنے کا ارادہ ہو تو مسافر ہے، اس کو چاہئے کہ قصر نماز پڑھے، (ہدایہ)

مسئلہ ۸: کسی جگہ دو چار دن کے لئے کام کی غرض سے گئی، خدا کی کرنی کہ وہ کام نہیں ہوا، پھر دو چار دن کی نیت کرلی، پھر کام

نہ ہوا، پھر دو چار دن کی نیت کرلی تو اس کو چاہیے کہ نماز قصر ہی پڑھے، اسی طرح اس کو چاہیے جتنی مدّت گذر جائے قصر نماز پڑھتی رہے، (درمختار، ہدایہ)

مسئلہ ۹: راستہ میں کئی جگہ ٹھیرنے کا ارادہ ہے اور ہر جگہ پندرہ دن سے کم ٹھیرنے کی نیت ہو تو ہر جگہ قصر نماز پڑھے (درمختار)

مسئلہ ۱۰: جو عورت اپنے خاوند کے ساتھ سفر میں جائے چونکہ وہ اپنے شوہر کے تابع ہے ایسی حالت میں شوہر کی نیت کا اعتبار ہے، یعنی اگر شوہر کی نیت پندرہ دن سے کم قیام کی ہے تو زوجہ بھی مسافر اور پندرہ دن سے زیادہ قیام کی نیت ہو تو مقیم (شامی)

مسئلہ ۱۱: دورانِ سفر صرف ظہر، عصر، عشاء ان تین نمازوں میں قصر ہے، لیکن سنتوں اور نمازِ وتر میں قصر نہیں (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: جب ریل یا جہاز میں سفر کر رہی ہو تو اس وقت سنتیں اگر نہ پڑھے تو کوئی گناہ نہیں، بشرطیکہ جلدی نہ ہو یا سفر کے ساتھیوں سے بچھڑ جانے کا ڈر ہو (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: کسی نے اپنے قدیمی شہر کی رہائش بالکل چھوڑ دی، کسی دوسرے شہر میں رہنا سہنا شروع کر دیا، اور وہیں رہنے سہنے لگی، اور پہلے شہر اور گھر سے کوئی مطلب نہیں رہا، یعنی قدیمی شہر اور پردیس دونوں برابر ہیں، تو اگر سفر کرتے وقت راستہ

میں پہلا شہر پڑے اور دس پانچ دن وہاں رہے تو سفر کی نماز یعنی قصر پڑھے، (درمختار)

قضا نمازوں کا بیان اور مسائل؛

اسلام نے جس طرح ہر مسلمان مرد و عورت، عاقل، بالغ پر پانچ وقت کی نماز فرض کی ہے، اور اس کے متعلق قرآن و حدیث میں بڑی تاکید ہے، اسی طرح یہ سہولت بھی رکھ دی ہے کہ اگر اتفاقیہ طور پر کسی مجبوری یا شدتِ بیماری کی وجہ سے کسی کی کوئی نماز قضا ہو جائے تو اس کو چاہیئے کوشش کر کے اس کو جلدی ادا کرلے،

ارشادِ نبویؐ ہے:

مَنْ نَامَ عَنْ صَلٰوۃٍ اَوْ نَسِیَھَا فَلْیُصَلِّھَا اِذَا ذَکَرَھَا (نسائیؒ)

"کہ اگر کوئی کسی نماز کے وقت (اتفاقیہ) سوتا رہ جائے یا کسی وجہ سے نماز پڑھنا یاد نہ رہی تو جب یاد آئے فوراً پڑھ لے"

قضاء نماز کے بہت سے مسائل ہیں، ہم یہاں چند ضروری مسائل بیان کرتے ہیں:-

مسئلہ؛ یاد رکھئے! فرض نمازوں اور نمازِ وتر کی قضا ہی، سنتوں کی قضا نہیں، البتہ اگر کسی کی آج کی فجر کی نماز قضاء

ہو گئی، اور اس نماز کو زوال سے پہلے پڑھے تو سنت اور فرض دونوں کی قضا پڑھے، اور زوال کے بعد پڑھے تو صرف فرض پڑھے، (درمختار)

مسئلہ ۲: کسی کی ایک وقت کی نماز قضا ہو گئی، اور اس سے پہلے کی اس پر کوئی نماز قضا نہیں، یا اگر اس سے پہلے جو قضا نمازیں اس کے ذمہ تھیں ان سب کو ادا کر لیا، صرف یہی ایک وقت کی نماز باقی ہے، تو پہلے یہ نماز پڑھے، بغیر یہ نماز پڑھے ہوئے ادا نماز پڑھنا درست نہیں، (درمختار)

مسئلہ ۳: قضا نماز سوائے مکروہ اوقات کے ہر وقت پڑھی جا سکتی ہے، (درمختار)

مکروہ اوقات تین ہیں، طلوع[1] آفتاب کا وقت، زوال[2] کا وقت، غروب[3] کا وقت، (عالمگیری)

مسئلہ ۴: کسی کی اگر دو یا تین یا چار یا پانچ وقت کی نمازیں قضا ہو گئیں، اور سوائے ان پانچوں نمازوں کے اور کسی نماز کی قضا اس کے ذمہ نہیں، یعنی جوان ہونے کے بعد سے کبھی کوئی نماز قضا نہیں ہوئی یا قضا نمازیں ادا کر چکی تو اس صورت میں جب تک ان پانچوں نمازوں کی قضا نہ پڑھ لے، اس وقت تک ادا نماز نہ پڑھے، اور یہ قضا نمازیں ترتیب وار ادا کرے،

مثلاً پہلے فجر، پھر ظہر، پھر عصر اس ترتیب سے، (ہدایہ)

مسئلہ ۵: یہ مسئلہ جو پانچ نمازیں ترتیب وار پڑھنے کا بیان کیا گیا ہے یہ ترتیب تین باتوں کی وجہ سے ختم ہو جاتی ہے:

اوّل یہ کہ وقتیہ نماز کا وقت تنگ ہو رہا ہے، دوسرے قضا نمازیں پڑھنی بھول جائے، تیسرے پانچ سے زیادہ مثلاً چھ یا سات نمازیں قضا ہو جائیں تو ان تین صورتوں میں ترتیب ساقط ہو جاتی ہے (ہدایہ) ترتیب ساقط ہو جانے کا مطلب یہ ہے کہ جب وقت ملے پڑھ لے، یہ پابندی نہیں کہ پہلے یہ قضا نمازیں پڑھے اس کے بعد وقتی،

ایسے ہی یہ پابندی بھی نہیں کہ ان نمازوں کو ترتیب سے پڑھے، بلکہ جو نماز چاہے پہلے پڑھ لے، (بہشتی زیور)

مسئلہ ۶: وقتی نماز کا وقت بہت تنگ ہے، یعنی اتنا تنگ کہ اگر قضا نماز پڑھے گی تو ادا نماز بھی قضا ہو جائے گی، تو ایسی صورت میں پہلے ادا نماز پڑھ لے اس کے بعد قضا نماز پڑھے، (درمختار) کیونکہ پہلی نمازیں تو قضا ہو ہی گئیں یہ بھی قضا ہو جائے گی،

مسئلہ ۷: کسی کو جنون ہو جائے یا بیہوش ہو جائے اور اسی حالت میں ایک دن ایک رات گذر جائے، تو ان نمازوں کی قضا

نہیں، اسی طرح ایّامِ حیض اور ایّامِ نفاس کی نمازوں کی بھی قضا نہیں، (عالمگیری)

مسئلہ ۸، کسی نے رات کو عشاء کی نماز کے بعد وتر نہیں پڑھے، تو فجر کی نماز پڑھنے سے پہلے وتر پڑھ لے، اس کے بعد فجر کی نماز پڑھے، ورنہ فجر کی نماز درست نہ ہوگی، (عالمگیری)

چونکہ وتر واجب ہیں، اگر کسی کی پانچ نمازیں قضا ہو جائیں تو بجائے پانچ نمازوں کے چھ نمازوں کی قضا کرنی ہوگی، چھٹی نماز وتر ہیں،

مسئلہ ۹؛ کسی کو ظہر کے وقت یہ یاد ہے کہ میں نے آج فجر کی نماز نہیں پڑھی، اس یاد کے باوجود بھی ظہر کی نماز پہلے پڑھ لی، تو یہ نماز نہ ہوگی، پہلے فجر کی نماز پڑھے اس کے بعد دوبارہ ظہر پڑھے،

مسئلہ ۱۰؛ کسی کی ایک نماز چھوٹ گئی، یعنی قضا ہو گئی، اور یہ یاد نہیں رہا کہ کونسی نماز قضا ہوئی ہے، تو ایسی صورت میں ایک دن رات کی (یعنی پانچ) نمازیں قضا کرے، اور اگر ۲ دو نمازیں چھوٹ گئیں، اور یہ یاد نہیں رہا کہ کون سی نماز چھوٹ گئی، تو دو دن رات کی نمازیں لوٹائے (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱؛ کسی کے اوپر ایک یا دو ماہ یا سال دو سال یا اس سے بھی زیادہ کی نمازیں واجب ہیں، تو چاہیئے کہ جلد سے جلد ادا کرے،

اگر کسی کا نفل پڑھنے کو دل چاہے تو اس کے لئے نفل کے مقابلہ میں قضا نمازیں ادا کرنا بہتر ہے، (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: کوئی زمانہ سفر میں قضائے عمری پڑھے تو ان نمازوں کو پورا پڑھے (عالمگیری، ہدایہ)

مسئلہ ۱۳: قضا نماز کی نیت کے وقت دل میں یہ ارادہ کرنا ضروری ہے کہ میں فلاں وقت کی نماز پڑھتی ہوں، مثلاً فلاں دن کی فجر یا ظہر یا عصر کی نماز، (بہشتی زیور)

مسئلہ ۱۴: اگر کئی دن کی نمازیں قضا ہوگئیں تو دن، تاریخ مقرر کرکے نماز پڑھنی چاہیئے، مثلاً کسی کی ہفتہ، اتوار، پیر، منگل چار دن کی نمازیں قضا ہوگئیں، تو یوں نیت کرے کہ میں ہفتہ کی فجر کی قضا پڑھتی ہوں، اسی طرح اور نمازوں کا نام لے کر نیت کرے، اسی طرح اگر کئی مہینے یا کئی سال کی قضا ہو تو مہینے اور سال کا نام لے، ورنہ وہ نماز صحیح نہ ہوگی، (بہشتی زیور)

مسئلہ ۱۵: اگر کسی کو دن، مہینہ یا سال یاد نہ ہو تو یوں نیت کرے کہ فجر کی نمازیں جتنی میرے ذمہ ہیں، ان میں سب سے پہلی فجر کی نماز قضا پڑھتی ہوں، یا ظہر کی جتنی نمازیں میرے ذمہ ہیں ان میں سب سے پہلے ظہر کی قضا پڑھتی ہوں اسی طرح سب نمازوں کی نیت کرکے قضا پڑھتی رہے جب دل گواہی دیدے کہ میرے ذمہ جتنی نمازیں قضا تھیں وہ سب پڑھ چکی ہوں تو قضا پڑھنا چھوڑ دے (بہشتی زیور)

سجدۂ سہو کا بیان اور مسائل

بعض مرتبہ انسان سے نماز میں غلطی ہو جاتی ہے، شریعت نے اس میں بھی آسانی کردی کہ اگر نماز میں کوئی واجب[1] چھوٹ جائے، یا کسی واجب اور فرض کے ادا کرنے میں تاخیر ہو جائے، یا کوئی فرض دو مرتبہ ادا کرلے تو اس قسم کی غلطیوں کی وجہ سے سجدۂ سہو کرنا واجب اور ضروری ہے، سجدۂ سہو سے نماز درست اور صحیح ہو جائے گی، ورنہ نماز نہ ہوگی، اور وہ دوبارہ پڑھنی پڑے گی، سجدۂ سہو کے بہت سے مسائل ہیں، ہم یہاں چند ضروری مسائل بیان کرتے ہیں:-

مسئلہ ۱: سجدۂ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ اخیر قعدہ میں اَلتَّحِیَّاتُ پڑھ کر سلام پھیر کر دو سجدے کرکے دونوں سجدوں کے بعد دوبارہ اَلتَّحِیَّاتُ درود شریف وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے، اسی کو سجدۂ سہو کہتے ہیں، (عالمگیری)

مسئلہ ۲: نماز میں اگر کوئی فرض چھوٹ جائے (مثلاً رکوع چھوٹ جائے) تو سجدۂ سہو سے نماز نہ ہوگی، بلکہ وہ نماز دوبارہ پڑھنی پڑے گی، اور اگر دو رکوع یا تین سجدے کرلے تو سجدۂ سہو سے نماز ہو جائے گی، (بہشتی زیور)

---

[1] واجباتِ نماز صفحہ ۹۸ پر ملاحظہ فرمائیں،

مسئلہ ۳: نمازِ وتر، سنت، نفل کی سب رکعتوں میں سورت ملانا واجب ہے، اگر کسی نے بھولے سے سورت نہیں ملائی تو سجدۂ سہو کرے ورنہ نماز نہ ہوگی، (ہدایہ)

مسئلہ ۴: فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملانا بھول جائے تو بعد کی دو رکعتوں میں ملالے اور سجدۂ سہو کرلے، اور اگر پہلی دو رکعتوں میں سے ایک میں سورت ملائی دوسری میں نہیں ملائی تو بعد کی ایک رکعت میں ملالے، اور سجدۂ سہو کرلے (بہشتی زیور)

مسئلہ ۵: فرض نماز (اسی طرح نماز وتر) کی کسی بھی رکعت میں سورت ملانا یاد نہ رہا نہ پہلی رکعتوں میں نہ آخری رکعتوں میں اور قعدہ میں تشہد (التحیات) پڑھتے وقت یاد آیا، تو سجدۂ سہو کرلے، سجدۂ سہو سے نماز ہوجائے گی (بہشتی زیور حصہ دوم)

مسئلہ ۶: نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنا بھول گئی، فقط سورت پڑھی، یا سورۂ فاتحہ سے پہلے سورت پڑھ لی، تو سجدۂ سہو واجب ہے ورنہ نماز نہ ہوگی (بہشتی زیور)

مسئلہ ۷: سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد سوچنے لگی کہ کون سی سورت پڑھوں، یا قرأت پڑھتے پڑھتے رک گئی یا التحیات پڑھنے کی بجائے قعدۂ اولیٰ میں سوچنے لگی، یا اسی طرح قعدۂ اخیرہ

میں سوچنے لگی یا رکوع سے اُٹھ کر سوچتی رہی یا ایک سجدہ کر کے بیٹھی بیٹھی سوچتی رہی، پھر دوسرا سجدہ کیا، ان سب صورتوں میں اگر تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہ کہنے کی مقدار میں سوچتی رہی تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہے، (بہشتی زیور حصّہ دوم)

مسئلہ ۸: تین یا چار رکعت والی فرض نماز میں یا نمازِ وتر میں دو رکعت کے بعد قعدہ میں اَلتَّحِیَّاتُ بجائے ایک مرتبہ کے دو مرتبہ پڑھ گئی تو سجدۂ سہو واجب ہے، (بہشتی زیور حصہ دوم)

مسئلہ ۹: فرض نماز یا نمازِ وتر کے قعدۂ اُولیٰ میں تشہُّد پڑھ کر درود شریف کا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اتنا جملہ پڑھ لیا تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہے، (بہشتی زیور حصّہ دوم)

مسئلہ ۱۰: قعدہ میں تشہُّد کے بجائے کچھ اور پڑھ دیا (مثلاً سورۂ فاتحہ پڑھ دی) تو سجدۂ سہو واجب ہے، (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: نفل نماز میں اسی طرح سنتِ غیر مؤکدہ میں دو رکعت کے بعد، قعدہ میں تشہّد کے بعد درود شریف پڑھ لے تو سجدۂ سہو نہیں، لیکن اگر انہی نمازوں میں تشہّد دو مرتبہ پڑھ لے تو سجدۂ سہو واجب ہے، (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: ایک ہی نماز میں کئی باتیں ایسی ہو گئیں جن میں ہر ایک کے چھوڑ دینے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے، مثلاً سورۂ فاتحہ پڑھنا

بھول گئی، قعدۂ اُولیٰ کرنا بھی بھُول گئی، یا اسی طرح کوئی اور واجب ترک ہو گیا تو سب غلطیوں کے بدلہ میں صرف ایک ہی مرتبہ سجدۂ سہو کرنا کافی ہے۔ ہر غلطی کے بدلہ میں الگ الگ سجدۂ سہو کرنے کی ضرورت نہیں، (شامی)

مسئلہ ۱۳: فرض نماز یا نمازِ وتر یا سنت مؤکدہ میں دو رکعت کے بعد قعدۂ اُولیٰ میں بیٹھنا بھُول گئی، اور بیٹھنے کے بجائے سیدھی کھڑی ہو گئی تو لوٹ کر بیٹھنے کی ضرورت نہیں، بلکہ آخری قعدہ میں سجدۂ سہو کرلے، سجدۂ سہو سے نماز درست ہو جائیگی (درمختار)

مسئلہ ۱۴: نماز ختم کر لینے کے بعد شک پیدا ہو گیا کہ میں نے تین رکعتیں پڑھیں یا چار تو اس شک سے نماز میں کوئی فرق نہیں پڑتا، البتہ اگر یقین کے ساتھ یاد آگیا کہ میں نے تین رکعتیں پڑھی ہیں اور نماز ختم کرنے کے بعد کوئی مفسد نماز بات نہیں کی تو فوراً کھڑے ہو کر ایک رکعت اور پڑھ لے، اس کے بعد قعدہ وغیرہ کر کے سجدۂ سہو کر کے سلام پھیر دے، اور اگر کوئی مفسدِ نماز بات کر لی تو وہ نماز دوبارہ پڑھے، (بہشتی زیور حصہ دوم)

مسئلہ ۱۵: فرض نماز کی چار رکعتیں پڑھنے کے بعد آخری قعدہ میں بیٹھنے کی بجائے تھوڑی سی کھڑی ہو گئی تو چاہیے فوراً بیٹھ کر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے، سجدۂ سہو کی ضرورت نہیں،

اور اگر چار رکعتیں پڑھنے کے بعد بالکل سیدھی کھڑی ہوگئی، اور کھڑے ہونے کے بعد خیال آیا تو فوراً بیٹھ کر قعدہ کی دعائیں پڑھ کر سجدہ سہو کر کے سلام پھیر دے، حتیٰ کہ اگر پانچویں رکعت کا رکوع کر لیا ہو تو تب بھی فوراً بیٹھ کر تشہد پڑھ کر سجدہ سہو کر کے سلام پھیر دے، اس طرح ایک رکعت ضائع گئی، اب اگر چار رکعت کے بعد قعدہ کر کے پانچویں رکعت کے لیئے اٹھی ہے تب تو سجدۂ سہو سے یہ فرض صحیح ہو جائیں گے، اور اگر بلا قعدہ کیئے اُٹھ گئی تو سجدۂ سہو سے چاروں نفل ہو جائیں گے، فرض دوبارہ پڑھنے پڑیں گے، (بہشتی زیور)

مسئلہ ۱۶: فرض نماز کا اگر آخری قعدہ کیئے بغیر پانچویں رکعت کے لیئے کھڑی ہوگئی، اور پانچویں رکعت کا رکوع، سجود سب کر لیئے تو چاہیئے ایک رکعت اور ملا کر چھ رکعت پوری کر لے، یہ چھ رکعتیں نفل ہوگئیں، فرض نماز دوبارہ پڑھے،

اور اگر چار رکعت پر قعدہ کر کے بے دھیانی میں اُٹھ گئی اور پانچویں رکعت کے سجدوں کے بعد یاد آیا تو چاہیئے چھٹی رکعت اور ملائے اور چھٹی رکعت پڑھ کر سجدۂ سہو کرے، اس طرح چھ رکعت ہوگئیں، ان میں سے چار فرض اور دو نفل ہو جائیں گے، اگر قعدۂ اخیرہ میں نہ بیٹھتی تو یہ سب نماز نفل ہو جاتی، (بہشتی زیور)

نقشہ رکعاتِ نمازِ پنجگانہ

نام نماز	کل رکعات نماز	رکعات سنت قبل فرض	رکعات فرض	تفصیل رکعات بعد فرض			
				سنت	نفل	واجب	نفل
فجر	۴	۲ مؤکدہ	۲	۰	۰	۰	۰
ظہر	۱۲	۴ مؤکدہ	۴	۲	۲	۰	۰
عصر	۸	۴ غیر مؤکدہ	۴	۰	۰	۰	۰
مغرب	۷	۰	۳	۲	۲	۰	۰
عشاء	۱۷	۴ غیر مؤکدہ	۴	۲	۲	۳ وتر	۲

نوٹ :۔ تمام فرضوں کے بعد والی سب سنتیں مؤکدہ ہیں،

دن رات میں سنتِ مؤکدہ کی تعداد

سنتِ مؤکدہ ان سنتوں کو کہتے ہیں جن کا پڑھنا ضروری ہے، اور ایسی سنتیں رات دن میں بارہ ۱۲ ہیں :۔
۲ فجر کی ، ۴ ظہر کے فرضوں سے پہلے ، ۲ فرضوں کے بعد ، ۲ مغرب کے فرضوں کے بعد ، ۲ عشاء کے فرضوں کے بعد ، ان سنتوں کی حدیث میں بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے ،

ام المؤمنین حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ صَلّٰی فِیْ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ ثِنْتَیْ عَشَرَۃَ رَکْعَۃً بُنِیَ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ، اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّھْرِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَھَا وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ وَرَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ط

(ترمذی)

جس شخص نے دن رات میں بارہ ۱۲ رکعتیں (علاوہ فرضوں کے) پڑھی اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا، (وہ بارہ رکعتیں یہ ہیں) چار ظہر سے پہلے، دو ظہر کے بعد اور دو مغرب کے بعد اور دو عشا کے بعد اور دو رکعتیں فجر کے فرضوں سے پہلے۔"

اس لئے میری ہر اسلامی بہن کو چاہیے کہ سنتِ مؤکدہ بڑی پابندی کے ساتھ پڑھا کرے، اُن میں سُستی نہ کرے،

ایک حدیث میں ہے (قیامت کے دن) بندے کے اعمال میں سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر وہ ٹھیک نکلی تو بندہ کامیاب سمجھا جائے گا، اور اگر کوئی خرابی نکلی تو ناکام اور نامراد رہ جائیگا پھر اگر اس کے فرائض میں کچھ کمی رہ گئی تو پروردگار فرمائے گا، دیکھو! میرے بندے کے اعمال کے ذخیرہ میں فرائض کے علاوہ کچھ اور نیکیاں (سنن یا نوافل) ہیں تا کہ ان سے اس کے فرائض کی کمی پوری

ہوسکے، اس کے بعد دوسرے اعمال (روزے وغیرہ) کا حساب بھی اسی طرح لیا جائے گا،

سنتوں کے متعلق چند ضروری مسائل

مسئلہ ۱: فجر کے وقت پہلے ۲ دو رکعت نماز سنت پڑھے، اس کے بعد ۲ دو رکعت نماز فرض، حدیث میں ان سنتوں کی بڑی تاکید آئی ہے اس لئے ان کو ہرگز نہ چھوڑے، اگر کسی دن دیر ہوگئی، اور نماز کا بالکل اخیر وقت ہوگیا، یعنی سورج نکلنے کو ہوگیا، تو ایسی مجبوری کی صورت میں صرف ۲ دو فرض پڑھ لے، اور جب سورج نکل کر اونچا ہوجائے تو چھوٹی ہوئی دونوں سنتوں کی قضا پڑھ لے،

مسئلہ ۲: ظہر کے وقت پہلے چار رکعت سنت پڑھے، پھر چار رکعت فرض، پھر دو رکعت سنت، ظہر کے وقت یہ چھ رکعتیں (سنت) بھی ضروری ہیں، ان کے پڑھنے کی بہت تاکید ہے، بلا وجہ چھوڑ دینے سے گناہ ہوتا ہے،

مسئلہ ۳: عصر کے وقت پہلے چار رکعت سنت پڑھے پھر چار رکعت فرض، لیکن عصر کے وقت کی سنتیں غیر مؤکدہ ہیں، مگر حدیث میں ان کا بڑا ثواب آیا ہے،

ایک حدیث میں ہے: جس نے عصر سے پہلے چار رکعت (سنت)

پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس پر آتش دوزخ کو حرام کر دے گا، لیکن اگر کوئی ان سنتوں کو نہ پڑھے تو گناہ بھی نہیں، پھر بھی اگر ممکن ہو تو ثواب سے محروم نہ رہنا چاہیے،

مسئلہ۴: مغرب کے وقت پہلے تین رکعت فرض پڑھے، پھر دو رکعت سنت پڑھے، یہ دونوں سنتیں بھی مؤکدہ ہیں، نہ پڑھنے سے گناہ ہوگا،

مسئلہ۵: عشاء کے وقت بہتر اور مستحب یہ ہے کہ پہلے چار رکعت سنت پڑھے، پھر چار رکعت فرض، پھر دو رکعت سنت، پھر اگر جی چاہے دو رکعت نفل بھی پڑھ لے، اس حساب سے عشاء کی چھ رکعت سنت ہوئیں،

اور اگر کوئی اتنی رکعتیں نہ پڑھے تو پہلے چار رکعت فرض پڑھے، پھر دو رکعت سنت پڑھے، پھر تین رکعت وتر پڑھی، عشاء کے بعد یہ رکعتیں پڑھنی ضروری ہیں نہ پڑھے گی تو وہ گنہگار ہوگی،

مسئلہ۶: ظہر کی چار سنتیں جو فرضوں سے پہلے پڑھی جاتی ہیں اگر کسی وجہ سے نیت ٹوٹ جائے تو چاروں سنتیں دوبارہ پڑھی خواہ دو رکعت پر بیٹھ کر التحیات پڑھی ہو یا نہ پڑھی ہو،

مسئلہ: عصر اور اسی طرح عشاء کے فرضوں سے پہلے کی چار سنتیں

غیر مؤکدہ ہیں، ان میں دو رکعت پڑھنے کے بعد اگر چاہے تو قعدہ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھ سکتی ہے، درود شریف پڑھ کر سلام نہ پھیرے، بلکہ تیسری رکعت کے لئے کھڑی ہو جائے، اور تیسری رکعت میں سُبحَانَكَ اللّٰهُمَّ، اَعُوذُ، بِسمِ اللهِ پڑھ کر سورۃ فاتحہ اور سورۃ پڑھے، پھر چوتھی رکعت پڑھ کر قعدہ میں بیٹھ کر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے،

(یہ سب مسائل بہشتی زیور سے ماخوذ ہیں)

دُعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین

ساتواں باب
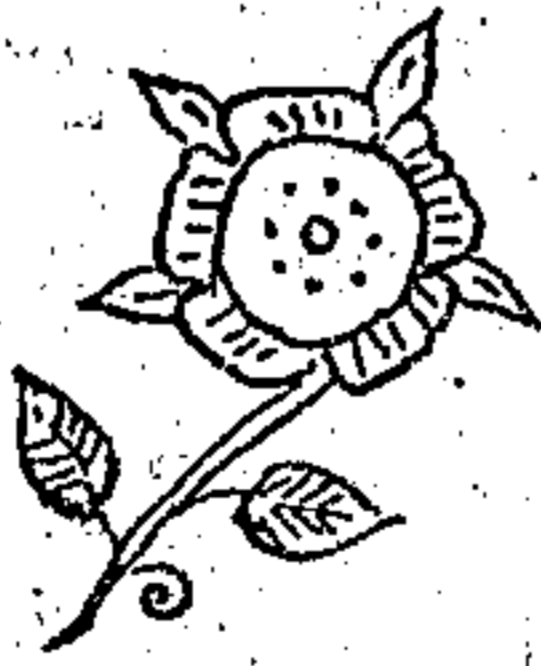
نفل نمازوں کا بیان ، تحیۃ الوضو، اشراق، چاشت ، اوابین ، تہجد ،صلوٰۃ التسبیح، نمازِ استخارہ ، نمازِ توبہ ، نمازِ حاجت ، نمازوں کی نیت کا بیان ، کن اوقات میں نماز پڑھنی منع ہے ، سجدۂ تلاوت کا بیان

باب ۷

نفل نمازوں کا بیان

حدیث شریف میں بعض نفل نمازوں کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے، ہم ان کا مختصر بیان کرتے ہیں:۔

تحیۃ الوضوء حدیث میں ہے وضو کرنے کے بعد جو کوئی دو رکعت اس خلوص کے ساتھ پڑھے کہ ان میں کوئی وسوسہ نہ آئے تو اللہ تعالیٰ اس کے گذشتہ گناہ معاف فرمادیگا، مگر یہ نفل طلوع آفتاب اور زوال اور غروب کے وقت نہ پڑھے، کیونکہ یہ تینوں مکروہ وقت ہیں،

نمازِ اشراق اشراق کی نماز پڑھنے کا ثواب ایک حج اور ایک عمرہ کی برابر ہے، سورج نکل آنے کے تقریباً پندرہ بیس منٹ بعد یہ نماز دو یا چار رکعت پڑھے، بہتر یہ ہے کہ فجر کی نماز پڑھ کر مصلے پر بیٹھے بیٹھے یاد اللہ کرتی رہے، جب سورج خوب نکل آئے تب پڑھے، اس طرح پڑھنے میں زیادہ ثواب ہے، اور اگر گھر کے کام کاج میں لگ جائے اور وقت ہونے پر پڑھے تو یہ

بھی جائز ہے، مگر اس طرح ثواب میں کمی ہو جاتی ہے،

نمازِ چاشت اس نماز کی بھی بڑی فضیلت ہے، یہ نماز افلاس اور غربت دُور کرنے کا عجیب نسخہ ہے، اس کی کم سے کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ ۱۲ رکعتیں ہیں، اس کا وقت سورج میں خوب تیزی آجانے کے بعد سے نصف النہار شروع ہونے سے پہلے تک ہے،

نمازِ اَوّابین یہ نفل مغرب کے فرض اور سنت پڑھنے کے بعد پڑھے جاتے ہیں، حدیث میں ہے جو ان نفلوں کو اس طرح پڑھے کہ ان کے درمیان میں کوئی بری (دنیاوی) بات نہ کرے، تو اس کو بارہ ۱۲ سال کی نفلوں کی برابر ثواب ملے گا، اس نماز کی کم سے کم چھ ۶ اور زیادہ سے زیادہ بیس ۲۰ رکعتیں ہیں،

نمازِ تہجّد اس نماز کا بڑا ہی ثواب ہے، اس نماز کے پڑھنے سے بندہ اپنے پروردگار سے قریب ہو جاتا ہے، یہ نماز گناہوں سے روکنے والی اور گناہوں کو مٹانے والی ہے، نیز اس وقت اللہ تعالیٰ بندہ کی دُعا، خاص طور پر قبول فرماتا ہے، اس نماز کی بدولت لوگوں نے بڑے بڑے مرتبے پائے ہیں، تمام اولیاء اللہ اس کے پابند رہے ہیں،

یہ نماز آدھی رات گذرنے کے بعد پڑھی جاتی ہے، اس کی

کم سے کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں، اگر کسی کی رات کو آنکھ نہ کھلے اور وقت تنگ ہو تو دو رکعت ہی پڑھ لے،

صلوٰۃ التسبیح

اس نماز کی بھی بڑی فضیلت ہے، اس کے پڑھنے سے اگلے، پچھلے، نئے اور پرانے، صغیرہ اور کبیرہ ظاہر اور پوشیدہ غرض یہ کہ تمام گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے یہ نماز پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضؓ کو تعلیم فرمائی تھی، اور یوں فرمایا تھا کہ ہو سکے تو روزانہ ورنہ ہر جمعہ کو اور ہر جمعہ کو نہ پڑھ سکو تو سال میں ایک دفعہ، سال میں ایک دفعہ بھی نہ پڑھ سکو تو تمام عمر میں ایک مرتبہ تو ضرور پڑھ لو،

رنج و غم دور کرنے کے لئے اور مصیبت و سختی کے وقت یہ نماز بڑی ہی مفید ہے، اکثر بزرگانِ دین کا اس پر عمل رہا ہے، اللہ تعالیٰ مجھے اور ہر مسلمان عورت و مرد کو اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین،

اس نماز کی چار رکعتیں ایک سلام کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں اور مندرجہ ذیل کلمہ صفحہ ۱۳۹ پر لکھی ہوئی ترکیب کے ساتھ پڑھتے ہیں،

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط

ترکیب صلوٰۃ التسبیح

نیت باندھ کر ثنا یعنی سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ پڑھ کر یہ کلمے

پندرہ مرتبہ پڑھے ----------	۱۵
اعوذ، بسم اللہ، سورۂ فاتحہ اور سورۃ پڑھنے کے بعد دس مرتبہ پڑھے	۲۵
رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کے بعد دس مرتبہ پڑھے ----	۳۵
رکوع سے کھڑے ہو کر قومہ میں دس مرتبہ پڑھے ------	۴۵
پہلے سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے بعد دس مرتبہ پڑھے --	۵۵
پہلے سجدے سے اٹھ کر بیٹھے اور دس مرتبہ پڑھے -------	۶۵
دوسرے سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے بعد دس مرتبہ پڑھے	۷۵
اس ترکیب سے یہ تسبیح ایک رکعت میں پچھتر مرتبہ پڑھی جائے گی،	ایک رکعت کی کل تعداد پچھتر مرتبہ

اس کے بعد دوسری رکعت کے لئے کھڑی ہو کر سورۂ فاتحہ شروع کرنے سے پہلے پندرہ مرتبہ پڑھ کر پہلی رکعت کی طرح باقی رکعتوں میں پڑھے، چاروں رکعتوں میں یہ تسبیح تین سو مرتبہ پڑھی جائے گی،

یہ نماز اوقات مکروہہ یعنی طلوع، زوال، غروب کے علاوہ ہر وقت پڑھ سکتے ہیں،

اس نماز کے کئی طریقے ہیں، ہم نے صرف ایک طریقہ لکھ دیا ہے، طریقے سب درست ہیں، مگر یہ طریقہ اور طریقوں سے آسان ہے، کیونکہ اس میں دوسرے سجدے کے بعد بیٹھنے کی ضرورت نہیں پڑتی، اس لئے کہ دو سجدوں کے بعد کھڑے ہو جاتے ہیں،

نمازِ استخارہ

جب کوئی نیک کام کرنے کا ارادہ کرے تو اللہ تعالیٰ سے صلاح اور مشورہ کر لینا چاہیے، اس کا نام استخارہ ہے،

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے صلاح و مشورہ نہ لینا اور استخارہ نہ کرنا بدبختی اور کم نصیبی کی بات ہے، کہیں منگنی یا شادی کا پیغام بھیجے، یا اور کوئی جائز کام کرے، تو اس سے پہلے استخارہ کر لے، انشاء اللہ نتیجہ بہتر نکلے گا،

نمازِ استخارہ کا طریقہ سونے سے پہلے دو رکعت نماز نفل بہ نیت استخارہ پڑھے، پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے تو بہتر ہے، نماز کے بعد یہ دعا خوب دل سے پڑھے اور سو جائے، استخارہ میں یہ ضروری نہیں کہ خواب میں کچھ نظر آئے،

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ

بِقُدْرَتِكَ وَأَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ فَاقْدِرْهُ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِيْ بِهٖ،

جب هٰذَا الْأَمْرَ پر پہنچے جس پر لکیر بنی ہوئی ہے وہاں اس کام کا دھیان کرے، اس کے بعد پاک اور صاف بچھونے پر قبلہ کی طرف منہ کرکے باوضو سوجائے، اگر خواب میں سفید یا سبز رنگ نظر آئے تو وہ کام کرے انشاء اللہ بہتر رہے گا، اور سرخ یا سیاہ رنگ دیکھے تو اس کام سے پرہیز کرے (شامی) اور اگر کچھ بھی نظر نہ آئے تو سوکر اٹھنے کے بعد جو بات مضبوطی سے دل میں آئے وہی بہتر ہے، اس پر عمل کرے،

نمازِ توبہ جب کسی سے کوئی گناہ سرزد ہوجائے تو اس کو چاہیے کہ فوراً وضو کرکے دو رکعت نمازِ توبہ نفل کی نیت کرکے پڑھے، اس کے بعد خوب سچے دل سے توبہ اور استغفار کرے اور اپنے کئے ہوئے گناہ پر خوب نادم وپشیمان ہو، اور یہ عہد

کرے کہ یا اللہ میں اس گناہ کے پاس بھی نہ جاؤں گی، اور کلمۂ استغفار تین یا پانچ مرتبہ پڑھے، کلمۂ استغفار یہ ہے: اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ،

پھر تین مرتبہ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ۔ (حاکم)

"یا اللہ آپ کی بخشش میرے گناہوں سے زیادہ وسیع ہے اور میں اپنے گناہوں کے مقابلہ میں آپکی رحمت کی زیادہ امیدوار ہوں۔"

نماز حاجت

کسی کو اگر کوئی حاجت پیش آجائے تو اچھی طرح وضو کرکے دو ۲ رکعت نماز بہ نیت قضائے حاجت پڑھے، نماز کے بعد اللہ تعالیٰ کی خوب حمد و ثنا کرے، پھر درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھے:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَ

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑا بردبار اور بخشش والا ہے، عرش عظیم کا مالک اللہ پاک ہے، سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو پروردگار ہے سارے جہان کا، اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت کے واجب

وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ الْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ؕ

(ترمذی، جمع الفوائد)

کرنے والے اسباب اور تیری بخشش کے لازم کرنے والی خصلتیں اور ہر گناہ سے حفاظت اور ہر نیکی کی عطا اور ہر معصیت سے سلامتی چاہتی ہوں یا اللہ میرا کوئی گناہ نہ چھوڑ بغیر بخشے، اور کوئی رنج و غم بغیر دور کئے اور کوئی حاجت جسے تو پسند کرتا ہے بغیر پورا کئے نہ چھوڑ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے ۔

نمازوں کی نیّت کا بیان

نماز کی نیت کرنا شرائطِ نماز میں سے ہے، اگر کوئی بغیر نیت کے نماز پڑھ لے تو وہ نماز نہیں ہوگی، اس لئے اس کے متعلق چند ضروری مسئلے بیان کئے جاتے ہیں،

مسئلہ ۱ : نیت دل سے کرنا ضروری ہے، اگر زبان سے بھی کرلے تو اور اچھا ہے، حدیث شریف میں ہے "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ"

مسئلہ ۲ : نیت عربی زبان میں ہونا ضروری نہیں ہے، بلکہ اپنی مادری زبان میں بھی کی جاسکتی ہے،

مسئلہ ۳: فرض نماز ہو تو فرض کی، واجب ہو تو واجب کی سنت ہو تو سنت کی نیت کرے، (بہشتی گوہر)

اس کے بعد ہم پنج وقتہ نمازوں کی نیت کا بیان کرتے ہیں:۔

نماز فجر: نیت کرتی ہوں میں نماز کی واسطے اللہ تعالیٰ کے، منہ میرا کعبہ شریف کی طرف، دو رکعت نماز سنت فجر اَللّٰہُ اَکْبَرُ،
نیت کرتی ہوں نماز کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف دو رکعت نماز فرض فجر اَللّٰہُ اَکْبَرُ،

نماز ظہر: نیت کرتی ہوں نماز کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف، چار رکعت سنت قبل ظہر اَللّٰہُ اَکْبَرُ،
نیت کرتی ہوں نماز کی واسطے اللہ تعالیٰ کے، منہ میرا کعبہ شریف کی طرف، چار رکعت نماز فرض ظہر، اَللّٰہُ اَکْبَرُ،
نیت کرتی ہوں نماز کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف، دو رکعت سنت بعد ظہر اَللّٰہُ اَکْبَرُ،

نماز عصر: نیت کرتی ہوں نماز کی اللہ تعالیٰ کے لئے، منہ میرا کعبہ شریف کی طرف، چار رکعت نماز فرض عصر اَللّٰہُ اَکْبَرُ

نماز مغرب، نیت کرتی ہوں نماز کی اللہ تعالیٰ کے لئے، منہ میرا کعبہ شریف کی طرف تین رکعت نماز فرض مغرب اَللّٰہُ اَکْبَرُ،
نیت کرتی ہوں نماز کی دو رکعت نماز سنت بعد فرض مغرب

منہ میرا کعبہ شریف کی طرف، اَللّٰہُ اَکْبَرْ،

نمازِ عشاء: نیت کرتی ہوں نماز کی، اللہ تعالیٰ کے لیے، مُنہ میرا کعبہ شریف کی طرف، چار رکعت سنت قبل عشاء، اَللّٰہُ اَکْبَرْ

نیت کرتی ہوں نماز کی اللہ تعالیٰ کے لئے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف، چار رکعت نماز فرض عشاء، اَللّٰہُ اَکْبَرْ،

نیت کرتی ہوں نماز کی دو رکعت نماز سنت بعد عشاء، منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اَللّٰہُ اَکْبَرْ،

نیت کرتی ہوں نماز کی، اللہ تعالیٰ کے لئے، مُنہ میرا کعبہ شریف کی طرف، تین رکعت نمازِ وتر واجب اَللّٰہُ اَکْبَرْ،

ہم نے نمازوں کی نیت سہولت کے لئے لکھ دی ہے، ورنہ جب کوئی نماز پڑھی جاتی ہے تو پہلے دل میں ارادہ کیا جاتا ہے، پھر وہ نماز پڑھتے ہیں، دل میں ارادہ کا نام ہی نیت ہے، اگر ارادہ نہ ہو تو نماز کیسے پڑھی جائے گی، بلکہ ہر کام کے کرنے سے پہلے دل میں ارادہ کیا جاتا ہے اس کے بعد وہ کام کرتے ہیں،

اس لئے ہر نماز پڑھنے سے پہلے یکسوئی اور خلوص کے ساتھ دل سے یہ نیت کرے کہ میں اللہ تعالیٰ کے لئے فلاں وقت کی نماز پڑھتی ہوں،

کن اوقات میں نماز پڑھنی منع ہے

مندرجہ ذیل تین اوقات میں ہر نماز پڑھنی منع ہے،
① طلوعِ آفتاب کے وقت ② زوالِ آفتاب کے وقت،
③ غروب آفتاب کے وقت،
لیکن اگر کسی کی آج کے دن کی عصر کی نماز رہ گئی ہو تو غروب کے وقت ہی پڑھ لے، کیونکہ قضا ہونے کے مقابلے میں مکروہ وقت میں پڑھ لینا ہی غنیمت ہے، مگر اس کی عادت بنالینا (کہ کام کاج میں لگی رہے اور جب سورج غروب ہو رہا ہو اس وقت پڑھے) اچھا نہیں،
مندرجہ بالا تینوں اوقات میں سجدۂ تلاوت کرنا بھی منع ہے،
③ عصر کی نماز پڑھ لینے کے بعد مغرب کی نماز تک کوئی نفل نماز پڑھنا،
④ اسی طرح فجر کی نماز پڑھ لینے کے بعد سورج نکلنے تک نفل وغیرہ پڑھنا منع ہے،
مگر عصر اور فجر کی نماز کے بعد قضا نماز پڑھ سکتی ہے، اور سجدۂ تلاوت بھی کر سکتی ہے، اور جب دھوپ زرد پڑ جائے تو سجدۂ تلاوت بھی درست نہیں،

(بہشتی زیور)

سجدۂ تلاوت کا بیان

قرآن مجید میں چودہ ۱۴ مقام ایسے ہیں جن کے پڑھنے سے یا کسی کو پڑھتے ہوئے سننے سے سجدۂ تلاوت واجب ہو جاتا ہے،

اس سجدہ کے ادا کرنے کے لئے وہی شرائط ہیں جو نماز کی، یعنی بدن کا پاک ہونا، کپڑوں کا اور جگہ کا پاک ہونا۔ قبلہ کی طرف منہ ہونا، ستر کا چھپا ہوا ہونا۔ سجدۂ تلاوت کی نیت کرنا،

حدیث میں ہے "جب کوئی سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان کونے میں بیٹھ کر روتا ہے اور کہتا ہے، افسوس! ابن آدم کو سجدہ کا حکم ہوا تو اس نے سجدہ کیا اس کے لئے جنت ہے مجھ کو سجدہ کا حکم ہوا تو میں نے نہ مانا میرے لئے جہنم ہے۔" (مسلم شریف)

سجدۂ تلاوت کے چند مسائل

مسئلہ ۱: اگر حیض یا نفاس کی حالت میں کوئی عورت سجدہ کی آیت سُنے تو اس پر سجدہ واجب نہیں، لیکن اگر ایسے وقت میں سجدہ کی آیت سُنی جبکہ حیض و نفاس کا خون بند ہو چکا تو پھر غسل کرنے کے بعد سجدہ کرنا ضروری ہے،

مسئلہ ۲: اگر کوئی سجدہ کی ساری آیت میں سے صرف سجدہ کا کلمہ پڑھے یا سجدہ کی اکثر آیت پڑھے اور سجدہ کا کلمہ چھوڑ دے تو سجدہ واجب نہ ہوگا،

مسئلہ ۳: بہتر یہ ہے کہ سجدۂ تلاوت کرنے سے پہلے کھڑی ہو اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہتی ہوئی سجدہ میں جائے اور سجدہ میں کم از کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے، اس کے بعد سجدہ سے سر اٹھالے سجدہ مکمل ہو گیا [عہ]

مسئلہ ۴: سجدہ کی آیت لکھنے یا بچیوں کو ہجے کرانے سے سجدہ واجب نہ ہوگا [عہ]

مسئلہ ۵: اگر سجدہ کی آیت تلاوت کرتے وقت کوئی مجبوری ایسی ہو کہ اس کی وجہ سے سجدہ نہیں کر سکتی تو اس وقت یہ کلمے پڑھ لے اور مجبوری ختم ہونے کے بعد سجدہ کرلے، سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ (مراقی الفلاح)

مسئلہ ۶: ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے سجدہ کی ایک آیت کو بار بار پڑھے تو ایک ہی سجدہ واجب ہے، اور ایک جگہ بیٹھے بیٹھے سجدہ کی آیت پڑھی پھر اٹھکر کسی کام سے چلی گئی دوبارہ آکر پہلی جگہ بیٹھ کر پھر وہی آیت پڑھی تو دوسرا سجدہ کرے ایسے ہی ایک مرتبہ سجدہ کی آیت پڑھی اس کے بعد کھانا کھانے یا سینے پرونے میں مصروف ہو گئی، پھر فراغت کے بعد دوبارہ وہی آیت پڑھی تو دو سجدے کرے،

مسئلہ ۷: پڑھنے والی نے پڑھنے کی جگہ نہیں بدلی، اور ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے سجدہ کی آیت پڑھی، اور سننے والی نے جگہ بدل دی تو سننے والی جتنی مرتبہ جگہ بدلے گی اتنے ہی سجدے اس پر واجب ہوں گے،

عہ درمختار، عہ عالمگیری،

آٹھواں باب

حیض، استحاضہ، نفاس وغیرہ کا بیان، حیض، استحاضہ نفاس کی پہچان، ضروری فائدہ، حیض کے بارے میں اطباء کی رائے، حیض کی مدت، زمانہ حیض میں ضروری ہدایات، حیض کے مسائل، حیض و نفاس والی عورت کے لئے قرآن مجید وغیرہ پڑھنے پڑھانے کے مسائل، حیض و نفاس اور رحم کی بیمار عورتوں کے لئے ضروری ہدایات اور مجرب نسخے،

ضروری ہدایت

اگرچہ یہ کتاب عورتوں ہی کے لئے لکھی گئی ہی، لیکن پھر بھی اس بات کی احتیاط کی ضرورت ہے کہ آٹھواں باب شادی شدہ عورت اپنے شوہر سے پڑھ لے یا سمجھ لے، اور اگر غیر شادی شدہ ہو تو خود پڑھ لے، یا کسی سمجھ دار اور دین دار عورت سے پڑھ لے، اور لڑکے اس کو نہ پڑھیں، ان کے لئے بہتر یہ ہے کہ شادی کے بعد دیکھیں، لڑکوں کو چاہئے کہ وہ اپنی دینی معلومات میں اضافہ کے لئے ہماری کتاب "معلم الدین" اور "تعلیماتِ اسلام" پڑھیں ۔

(نوٹ) اس باب کے مسائل بہشتی زیور وغیرہ سے ماخوذ ہیں ،

باب ۸

حیض، استحاضہ، نفاس وغیرہ کا بیان

حیض کے متعلق قرآن پاک میں ہے:

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ وَ لَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝ (پ۲ ع۱۲)

"اور لوگ آپ سے حیض کا حکم پوچھتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ وہ گندی چیز ہے سو تم لوگ حیض کے وقت عورتوں سے علیحدہ رہا کرو اور ان سے قربت مت کیا کرو جب تک کہ وہ پاک نہ ہو جاویں، پھر جب وہ اچھی طرح پاک ہو جاویں تو ان کے پاس آؤ جاؤ جس جگہ سے تم کو اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے، بیشک اللہ کو پسند آتے ہیں توبہ کرنے والے اور پسند آتے ہیں گندگی سے بچنے والے"۔

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ (حیض) ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کی بیٹیوں کی تقدیر میں لکھ دیا ہے،

حیض والی عورت سے مجامعت شرعاً حرام ہے، اور اطباء نے اس حالت میں مجامعت کرنے کو بہت سے امراض کا سبب بتلایا ہے،

حیض، استحاضہ، نفاس کی پہچان

بہت سی عورتیں حیض، استحاضہ، نفاس ان تینوں میں فرق نہیں جانتی، بعض عورتیں حیض و استحاضہ دونوں کو ایک ہی سمجھ بیٹھتی ہیں، اور اس مغالطہ کی وجہ سے نماز چھوڑ دیتی ہیں، اس لئے پہلے ان تینوں کا فرق سمجھ لینا ضروری ہے تاکہ مغالطہ میں نماز چھوڑ دینے کا گناہ سر پر نہ ہو،

حیض اس خون کو کہتے ہیں جو ہر مہینہ پیشاب کی راہ سے آئے حیض کی حالت میں عورت پر نماز، روزہ معاف ہے، لیکن پاک ہونے کے بعد چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کرنی ضروری اور واجب ہے،

ف یہ خیال دل میں آسکتا ہے کہ جب نماز کی قضا نہیں تو روزوں کی قضا کیوں ہے؟ تو اس کا آسان جواب یہ ہے کہ نمازیں تو سال میں بہت سی قضا ہو جاتی ہیں اور روزے ایک سال میں چند ہوتے ہیں، اس لئے نماز کے مقابلہ میں ان کی قضا آسان ہے، پھر یہ بھی بات ہے کہ عورت کو ایک وقتی دوسری قضا دو نمازیں پڑھنی پڑتیں، جن کا ادا کرنا عورت پر دشوار اور شاق ہوتا۔ اس لئے شریعت نے روزوں کی قضا کا حکم دیا ۱۲ ش

استحاضہ یہ بیماری ہوتی ہے جس کی وجہ سے خون آنے لگتا ہے، اس خون کا حکم نکسیر کے خون کی طرح ہے، استحاضہ کی حالت میں نماز، روزہ معاف نہیں، اور اسی حالت میں نماز پڑھتے رہنا چاہیے، ایسی عورت سے استحاضہ کے اندر صحبت کرنا بھی جائز ہے،

نفاس وہ خون ہے جو عورت کے بچہ پیدا ہونے کے بعد آتا ہے، نفاس کی حالت میں عورت پر حیض کی طرح نماز پڑھنا روزہ رکھنا، تلاوتِ قرآن سب منع ہے،

تینوں کے تفصیلی مسائل ہم آگے بیان کریں گے،

ضروری فائدہ

حیض کے بارے میں اطبا، کی رائے

شمس الاطبا، ڈاکٹر غلام جیلانی لکھتے ہیں: حیض وہ خون ہے جو عورت کی حالتِ صحت میں ماہ بہ ماہ خارج ہوتا ہے، اس خون کا رنگ سرخ یا سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے جو منجمد (جما ہوا) نہیں ہوتا اور رحم واندامِ نہانی کی دیگر رطوبات ملنے سے اس میں تغیر اور بدبو پیدا ہو جاتی ہے،

حیض آنا لڑکیوں میں بلوغ کی علامت قرار پایا، ایامِ حمل میں

خونِ حیض جنین (بچہ) کی غذا اور ساخت لحم و شحم میں کام آتا ہے، جو خون زائد ہو وہ بعد وضع حمل بطور نفاس خارج ہو جاتا ہے،

نیز ایامِ رضاعت میں خونِ حیض مستحیل بہ شیرِ مادر ہو جاتا ہے،

معتدل ممالک میں ۱۲ سے ۱۶ برس تک کی عمر میں حیض آنے لگتا ہے گرم ممالک میں ۹ یا ۱۰ برس کی عمر میں اور سرد ممالک میں ۱۶ تا ۲۱ برس کی عمر میں شروع ہوتا ہے،

حیض کی مدت

حیض کے ایام کی مدت کم سے کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن سمجھی جاتی ہے، اس سے کمی زیادتی خرابیِ صحت کی دلیل ہے، بالعموم ۴۰، ۴۵ برس کی عمر تک حیض آتا رہتا ہے، اور شاذ و نادر ۵۰ یا ۶۰ برس کی عمر تک، (مصباح الحکمت بحوالہ انوار الباری)

زمانہ حیض میں ضروری ہدایات

یاد رکھیے حیض کا باقاعدہ آنا عورت کی تندرستی اور خوش قسمتی کی دلیل ہے، کیونکہ اس کے فتور سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں، اس لئے اس زمانہ میں (۱) مجامعت سے قطعی پرہیز کرنا چاہیے، ورنہ خون زیادہ آنے لگے گا جو ایک خطرناک مرض بن جائے گا، اسلام نے اس حالت میں مجامعت کو سخت ممنوع اور حرام قرار دیا ہے، (۲) بہ حالتِ حیض ٹھنڈا اور سردی

عہ: ماخوذ از انوار الباری شرح بخاری بحوالہ "مخزنِ حکمت" یا گھر کا ڈاکٹر و حکیم"۔

اور سرد چیزوں کے استعمال سے احتراز (بچنا) ضروری ہے، حتیٰ کہ سرد پانی سے ہاتھ منہ بھی نہ دھونا چاہیئے، شربت، چھاچھ، دہی، برف، اور سرد و ترش پھلوں سے پرہیز ضروری ہے (۳) اس زمانہ میں قبض کا ہونا بھی بہت مضر ہے، نیز جسمانی صفائی کا خیال نہایت ضروری ہے، کپڑے بھی صاف عمدہ استعمال کئے جائیں (۴) اُچھلنا، کودنا، دوڑنا، زینہ پر جلدی جلدی چڑھنا، رنج و غم، غصہ وغیرہ بھی فتورِ حیض کا باعث ہوتے ہیں،

ایامِ حیض میں غسل کرنا بھی مضر ہے، اور جس طرح سرد غذائیں ممنوع ہیں زیادہ گرم اور محرک و تیز غذائیں بھی قابلِ احتراز ہیں، مثلاً گوشت، چائے، تیز گرم مسالے، لہٰذا غذا معتدل، گرم تر، اور سریع الہضم ہونی چاہیئے،

حیض کے مسائل

مسئلہ ۱: حیض کی مدت کم سے کم تین دن اور تین رات ہے، اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس رات ہے، کسی کو اگر تین دن سے کم خون آئے تو وہ حیض نہیں، بلکہ استحاضہ ہے، ایسے ہی دس دن سے زائد اگر خون آئے تو وہ بھی استحاضہ ہے،

مسئلہ ۲: خون آتے ہوئے ابھی تین دن ہوئے لیکن تین راتیں نہیں

ہوئیں، اور خون بند ہو گیا، تو یہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے،

مسئلہ ۳: حیض کے زمانہ میں سرخ، زرد، سبز، خاکی، سیاہ، جس رنگ کا خون آئے وہ سب حیض ہے، جب تک گدّی سپید نہ دکھلائی دے اور جب بالکل سپید رہے، یعنی خون کا داغ تک نہ آئے تو حیض سے پاک ہو گئی، اب غسل کر کے نماز پڑھنی شروع کر دے،

مسئلہ ۴: نو سال کی عمر سے پہلے اور پچپن برس کے بعد کسی کو حیض نہیں آتا، نو برس سے پہلے اگر خون آجائے تو وہ استحاضہ ہے،

مسئلہ ۵: حمل کے زمانہ میں اگر خون آجائے تو وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے،

مسئلہ ۶: کسی کو خون آنا شروع ہوا، کئی مہینہ تک آتا رہا، کسی طرح بند ہی نہیں ہوا تو خون آنے کے دن سے لے کر دس دن رات جو خون آیا وہ حیض ہے اور دس دن کے بعد والا استحاضہ ہے،

مسئلہ ۷: کسی عورت کو ہر مہینہ چار دن حیض آتا تھا، اتفاق سے ایک مہینہ میں پانچ دن آگیا، اس کے بعد دوسرے مہینہ میں پندرہ دن تو ان پندرہ دن میں سے پانچ دن حیض کے شمار کئے جائیں گے، اور دس دن استحاضہ کے، اور چار دن والی

عادت کا اعتبار نہ کیا جائے گا اور یہ سمجھا جائے گا کہ عادت بدل گئی

مسئلہ ۸: ایک عورت کی کوئی عادت مقرر نہیں، کسی مہینہ میں چار دن کسی میں سات دن اور کبھی دس دن بھی آجاتا ہے، تو یہ سب حیض ہے،

ایسی عورت کو اگر کبھی دس رات دن سے زیادہ خون آئے تو پھر یہ دیکھنا ہے کہ اس مہینہ سے پہلے مہینہ میں کتنے دن حیض آیا تھا، اس مہینہ کے حساب سے اتنے ہی دن حیض کے شمار ہوں گے اور باقی دن استحاضہ کے،

مسئلہ ۹: کسی لڑکی کو پہلے پہل حیض آیا تو اگر دس یا اس سے کم دن خون آیا تو یہ سب حیض ہے، اور اگر دس دن سے زیادہ آیا تو دس دن حیض ہے، دس سے زیادہ اوپر والے سب دن استحاضہ کے ہیں،

مسئلہ ۱۰، دو حیض کے درمیان پاک رہنے کی مدت کم از کم پندرہ روز ہے، اور زیادہ رہنے کی کوئی حد نہیں،

مسئلہ ۱۱: حیض کے دنوں میں نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا منع ہے، مگر دونوں میں یہ فرق ہے کہ ان ایام کی نماز تو بالکل معاف ہے، پاک ہونے کے بعد بھی اس کی قضا نہیں اور روزہ کی قضا ہی، پاک ہونے کے بعد روزے رکھنے پڑیں گے،

مسئلہ ۱۲: فرض نماز پڑھتے پڑھتے حیض آگیا، تو وہ نماز ختم کردے اب یہ نماز معاف ہوگئی، پاک ہونے کے بعد بھی اس نماز کی قضا نہیں پڑھی جائے گی،
اور اگر نفل یا سنت پڑھتے ہوئے حیض آگیا تو قضا پڑھنی پڑے گی،ؔ
اور آدھا روزہ گذرنے کے بعد اگر حیض آیا تو وہ روزہ ٹوٹ گیا، پاک ہونے کے بعد اس کی قضا رکھے،

مسئلہ ۱۳: نماز کا اخیر وقت ہوگیا، اور ابھی تک نماز نہیں پڑھی، اور حیض آنا شروع ہوگیا تو اب وہ نماز معاف ہوگئی،

مسئلہ ۱۴: کسی کی عادت پانچ دن خون آنے کی تھی، مگر چار دن آکر بند ہوگیا، تو غسل کرکے نماز پڑھنا واجب ہے لیکن صحبت کرنا درست نہیں، جب تک پانچ دن پورے نہ ہوجائیں، ہوسکتا ہے کہ پھر خون آجائے۔

مسئلہ ۱۵: حیض کے زمانہ میں شوہر کے ساتھ سوائے صحبت کے کھانا، پینا، اُٹھنا بیٹھنا، لیٹنا سب جائز ہے، جب کہ

عہ وجہ یہ ہے کہ فرض نماز تو اس حالت میں معاف ہے، اور سنت و نفل نماز نیت باندھنے کے بعد اگر کسی وجہ سے فاسد ہوجائے تو اس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ اسی قاعدہ سے یہ سنتیں بھی واجب ہوگئیں، اس لئے دوبارہ پڑھنی پڑیں گی ۱۲۔ شریف

مباشرت یعنی جماع کا خطرہ نہ ہو، اور ناف سے لے کر گھٹنوں تک کپڑا ہو،

مسئلہ ۱۶: پورے دس دن رات خون آکر بند ہو گیا، اور ابھی غسل نہیں کیا تو بغیر غسل کے بھی صحبت جائز ہے،

مسئلہ ۱۷: کسی کو تین دن حیض کی عادت ہے، لیکن کسی مہینہ میں ایسا ہوا کہ تین دن پورے ہو چکے اور ابھی خون بند نہیں ہوا تو اس کو چاہئے ابھی غسل نہ کرے، نہ نماز پڑھے، اگر پورے دس دن رات یا اس سے کم میں خون بند ہو جائے تو ان سب دنوں کی نمازیں معاف ہیں، یعنی ان دنوں کی نمازوں کی قضا نہیں، اور یہ کہیں گے کہ عادت بدل گئی، اس لئے یہ سب دن حیض کے ہوں گے،

اور اگر گیارہویں دن بھی خون آیا تو پھر یہ سمجھا جائے گا کہ حیض کے صرف تین ہی دن تھے، باقی دن سب استحاضہ کے ہیں، لہٰذا گیارہویں دن نہا کر سات دن کی نمازیں قضا پڑھے،

مسئلہ ۱۸: پورے دس دن رات حیض آیا، اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ بس اتنا سا وقت تھا کہ ایک دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہہ سکتی ہے

لہ مگر آجکل کے لوگوں کو اس سے پرہیز کرنا اور بچنا بہتر ہے، کیونکہ ہم لوگوں کو نفس پر قدرت کم ہی ہوتی ہے ۱۲ ش

اور نہانے کی بھی گنجائش نہیں تب بھی نماز واجب ہوجاتی ہے، اس لئے غسل کرکے نماز کی قضا پڑھے،

مسئلہ ۱۹: رمضان شریف کے مہینہ میں دن کو پاک ہوئی تو پاک ہونے کے بعد کچھ کھانا پینا نہیں چاہیئے، شام تک روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے، لیکن روزہ داروں کی طرح بھوکا پیاسا رہنے سے یہ روزہ شمار نہیں ہوگا، بلکہ اس کے بدلہ میں روزہ قضا رکھنا پڑے گا،

مسئلہ ۲۰: رمضان شریف میں پورے دس دن رات گذرنے کے بعد حیض بند ہوا، تو اگر اتنی سی رات بھی باقی ہے جس میں ایک دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہہ سکے تب بھی صبح کا روزہ واجب ہے

مسئلہ ۲۱: اگر اتنی رات باقی تھی کہ پھرتی سے صرف غسل کرسکتی ہے لیکن غسل کے بعد ایک مرتبہ بھی اَللّٰہُ اَکْبَرْ نہ کہہ سکے گی، تب بھی اگلے دن کا روزہ واجب ہے،

مسئلہ ۲۲: اتنی رات باقی تھی کہ غسل کرسکتی مگر نہیں کیا، تو بغیر غسل کئے ہی روزہ کی نیت کرلے، اور صبح کو غسل کرلے، اور اگر صبح صادق سے پہلے اتنا وقت نہیں تھا کہ غسل کرسکے تو صبح کا روزہ جائز نہیں، لیکن سارا دن بغیر کھائے پیئے گذارے اس کے بعد اس روزہ کی قضا رکھے،

ان کے علاوہ حیض و استحاضہ کے بہت سے مسائل ہیں،
وقت ضرورت شادی شدہ مستورات اپنے شوہروں کے ذریعہ
علماء سے معلوم کرالیں،

نفاس کے مسائل

مسئلہ ۱: بچہ پیدا ہونے کے بعد آگے کے راستہ سے جو خون آتا
ہے اس کا نام نفاس ہے، اس خون آنے کی مدت زیادہ سے
زیادہ چالیس دن ہے، اور کم کی کوئی مقدار نہیں، حتیٰ کہ
اگر کسی عورت کے بچہ پیدا ہونے کے بعد ایک آدھ گھنٹہ
خون آکر بند ہوگیا تو وہ بھی نفاس ہے،

مسئلہ ۲: اگر کسی کے چالیس دن سے زیادہ خون آیا تو ان میں
چالیس دن نفاس کے شمار ہوں گے، اور چالیس سے اوپر
کے دن استحاضہ کے، اس لئے ایسی صورت میں چالیس
دن گذرنے کے بعد غسل کر کے نماز پڑھنی شروع کردینی چاہیے
خون بند ہونے کا انتظار نہ کرے،

مگر یہ مسئلہ اس عورت کے لئے ہے جس کے پہلا بچہ ہو،
اور اگر ایسی عورت ہے جس کے پہلے بھی بچہ ہو چکا ہے اور
اس کو اپنی پہلی عادت معلوم ہے تو اس حساب سے جتنے دن

نفاس کا خون آتا ہو شمار کر کے باقی زائد دن استحاضہ کے شمار ہوں گے،

مسئلہ۳: نفاس میں بھی حیض کی طرح نماز معاف ہے، اور روزہ معاف نہیں، نفاس سے فارغ ہونے کے بعد غسل کر کے ان ایام کے روزوں کی قضا کرے،

مسئلہ۴: کسی کو بچہ پیدا ہونے کے بعد تیس[۳۰] دن نفاس کا خون آنے کی عادت ہے، لیکن کسی بچہ پیدا ہونے کے بعد تیس[۳۰] دن گذر گئے اور خون بند نہیں ہوا تو غسل نہ کرے، اگر چالیس[۴۰] دن پر خون بند ہو گیا تو یہ سب نفاس ہی شمار ہوگا، اور اگر چالیس[۴۰] دن سے زیادہ خون آئے تو تیس[۳۰] دن نفاس کے باقی دن استحاضہ کے شمار ہوں گے، استحاضہ کے دنوں کی نمازوں کی قضا پڑھنی ہوگی، جب چالیس دن سے زیادہ ہو جائیں تو پھر خون بند ہونے کا انتظار نہ کرے، بلکہ غسل کر کے نماز پڑھنی شروع کر دے،

مسئلہ۵: کسی کا حمل گر گیا، تو اگر بچہ کا ایک آدھ عضو بن گیا ہو تو اس وقت جو خون آئے وہ بھی نفاس کا خون ہے، اور اگر بچہ کا عضو نہیں بنا صرف گوشت ہی گوشت ہے تو گرنے کے بعد اگر تین دن خون آئے تو اس کو حیض سمجھنا

چاہیے، تین دن سے کم آوے تو استحاضہ ہے،

مسئلہ ۶: بچہ پیدا ہونے کے بعد کسی کو بالکل خون نہیں آیا تب بھی پاک ہونے کے لئے غسل کرنا واجب ہے،

حیض و نفاس والی عورت کیلئے

قرآن مجید وغیرہ پڑھنے پڑھانیکے ضروری مسائل

مسئلہ ۱: عاقل، بالغ، عورت مرد کے لئے بغیر وضو قرآن مجید کو ہاتھ لگانا ناجائز ہے، البتہ ایسے کپڑے سے قرآن کو ہاتھ لگا سکتی ہے جو بدن سے علیحدہ ہو (جیسے تولیہ، رومال وغیرہ) اور اگر چادر یا دوپٹہ اوڑھے ہوئے ہو تو اس سے ہاتھ لگانا جائز نہیں، کیونکہ یہ اس کے بدن سے ملے ہوئے ہیں (بحر الرائق)

مسئلہ ۲: حیض و نفاس والی عورت نہ قرآن کی تلاوت کر سکتی ہے، نہ ہاتھ لگا سکتی ہے، البتہ اگر کوئی خاص مجبوری پیش آجائے تو اس وقت تیمم کر کے ہاتھ لگا سکتی ہے (ہدایہ)

مسئلہ ۳: حیض و نفاس کی حالت میں نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، خانۂ کعبہ کا طواف کرنا، جماع، قرآن شریف کی تلاوت، یا بغیر غلاف کے ہاتھ لگانا یہ سب باتیں حرام ہیں (در مختار، عالمگیری)

مسئلہ ؛ کسی تشتری یا روپے پیسے میں یا تعویذ میں یا کسی اور چیز میں قرآن کی آیت لکھی ہو، اور وہ کھلی ہوئی ہو تو حیض ونفاس یا ناپاکی کی حالت میں ان چیزوں کو چھونا منع ہے، البتہ اگر ان چیزوں پر کوئی کپڑا چڑھا ہوا ہو یا کسی چیز میں بند ہوں تو اس وقت ہاتھ لگانا جائز ہے (ہدایہ)

مسئلہ ۵؛ سورۂ فاتحہ دعاء کی نیت سے پڑھنا، یا جو دعائیں قرآن میں آئی ہیں جیسے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؕ یا اس جیسی اور قرآنی دُعائیں، ان کا دعاء کی نیت سے پڑھنا جائز ہے (شامی)

مسئلہ ۶؛ حیض ونفاس اور جنابت کی حالت میں دعائے قنوت پڑھنا جائز ہے، (عالمگیری)

مسئلہ ؛ کلمہ اور درود شریف پڑھنا یا استغفار پڑھنا یا خدا کا نام لینا یا لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ؕ پڑھنا جائز ہے (درمختار)

لیکن ادب کی بات یہ ہے کہ یہ چیزیں دل میں پڑھے، کیونکہ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ایسی حالت میں ان کا پڑھنے کو دل نہیں چاہتا، اور اس میں اللہ رسول ؐ کے کلام کی توہین سمجھتے ہیں،

مسئلہ ۸: حیض و نفاس کے زمانہ میں مستحب یہ ہی کہ جب کسی نماز کا وقت آئے تو اس وقت وضو کر کے مصلّے پر بیٹھ کر تھوڑی دیر اللہ اللہ[عہ] کر لیا کرے، تاکہ نماز کی عادت چھوٹ نہ جائے، اور پاک ہونے کے بعد نماز کے ارادہ سے طبیعت نہ گھبرائے،

مسئلہ ۹: اگر کوئی عورت بچیوں کو قرآن مجید کی تعلیم دیتی ہے تو حیض و نفاس کی حالت میں ہجّے کرا کر پڑھا سکتی ہے، اور جب رواں پڑھائے تو پوری آیت نہ پڑھے، بلکہ ایک دو لفظ پڑھے، اور سانس توڑ دے، پھر ایسے ہی پڑھے، اور سانس توڑ دے، یعنی کاٹ کاٹ کر پڑھائے (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: جنابت اور ناپاکی کی حالت میں ہاتھ مُنہ دھو کر کھانا پینا جائز ہے،

عہ یعنی یا اللہُ، یا رحمٰنُ، یا رحیمُ، یا کریمُ جیسے کلمے بیٹھ کر پڑھتی رہے ۱۲ ش

حیض و نفاس اور رحم کی بیمار عورتوں کیلئے

ضروری ہدایات اور مجرب نسخے،

(ماخوذ از بہشتی زیور)

چونکہ اکثر عورتیں شرم وحیاء کی پتلی ہوتی ہیں، اگر کوئی مرض بھی ہو تو معمولی کو گردانتی نہیں، اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مرض بڑھکر شدت اختیار کر جاتا ہے، اور گھر کے متعلقہ افراد کے لئے پریشانی کا سبب بن جاتا ہے،

اس لئے جب ایسی صورت پیش آجائے اور عورت شادی شدہ ہو تو فوراً اپنے شوہر کو بتلادے، اور اگر کوئی غیر شادی شدہ لڑکی ہو تو اس کو چاہئے کہ اپنی والدہ کو بتلادے، والدہ سے کہتے ہوئے شرم آتی ہو تو اپنی کسی سہیلی کے ذریعہ کہلادے، کیونکہ تندرستی خدا کی بہت بڑی نعمت ہے، جب انسان تندرست ہوتا ہے تو اس سے طبیعت کو فرحت ہوتی ہے، عبادت اور نیک کام کرنے کو بھی دل چاہتا ہے، کھانے پینے کا لطف بھی ہوتا ہے، گھر کے کام کاج کرنے کو بھی دل چاہتا ہے،

اس لئے تندرستی قائم رکھنے کی تدبیر کرنا اس نیت سے عبادت

اور دین کا کام ہے، خاص طور پر عورتوں کو ایسی باتوں کا جاننا اور ان سے واقف ہونا بہت ضروری ہے، کیونکہ ان کے ہاتھوں اور گود میں بچوں کی پرورش ہوتی ہے، اور بچے اس زمانے میں اپنے نفع و نقصان کو نہیں سمجھتے، جو عورتیں ان باتوں سے واقف نہیں ہوتیں ان کی ... بے احتیاطیوں سے بچے بیمار ہو جاتے ہیں،

اس سلسلہ میں مناسب معلوم ہوا کہ کچھ ضروری ہدایات اور تدابیر اور کچھ مفید و مجرب نسخے یہاں درج کر دیئے جائیں، یہ نسخے اور ادویات ایسی ہیں کہ خدانخواستہ تجویز اور مرض کی تشخیص میں کچھ غلطی بھی ہو جائے تو نقصان نہ کریں گے،

یاد رکھنا چاہئے کہ عورتوں کے جسم میں ناف کے نیچے تین چیزیں ہوتی ہیں، سب سے اوپر مثانہ[1]، اس کے نیچے دبا ہوا رحم[2] جس میں بچہ رہتا ہے اس کے نیچے دبی ہوئی انتڑیاں[3]، جب رحم پر کوئی دوا لگانا ہو تو ناف کے نیچے لگائیں،

رحم کے امراض سے حفاظت کا طریقہ

رحم کے امراض سے بچنے کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے:۔

۱۔ حیض میں اگر ذرا کمی یا بیشی دیکھیں تو فوراً علاج کریں،

۲۔ دائیاں آجکل بالکل اناڑی ہوتی ہیں، اس لئے صرف ان کی رائے سے علاج نہ کریں، بلکہ کسی اچھے طبیب سے مشورہ ضرور لے لیں،

۳۔ معمولی امراض میں اندر رکھنے کی دوا سے پرہیز کریں، اور پینے کی دوا اور لیپ سے کام لیں،

۴۔ زچگی کے ایام میں عورت چاہے تندرست ہو اس کی دوا اور غذا بھی حکیم کے مشورہ سے دیں، ورنہ ہمیشہ کے تندرستی خراب ہو جاتی ہے،

۵۔ اگر ورم ہو تو پیٹ بلا مشورۂ طبیب ہرگز نہ ملوائیں، اس سے بعض مرتبہ سخت نقصان پہنچ جاتا ہے،

۶۔ بچہ گرانے (یعنی اسقاطِ حمل) کی تدبیر ہرگز نہ کرائیں،

حیض کی کمی کا علاج

نسخہ کمی حیض:

یہ نسخہ نہ زیادہ گرم ہے نہ زیادہ سرد، کسی کو نقصان نہیں کرتا،

تخم خربزہ، تخم خیارین، خارخسک، پوست بیخ کاسنی سب چھ چھ ماشہ، پرسیاؤشاں پانچ ماشہ، گرم پانی میں بھگو کر چھان کر شربت بزوری تین تولہ ملا کر پی لیا کریں،

حیض کی کمی دُور کرنے کی دُھونی؛

گاجر کے بیج آگ پر ڈال کر اس کے اوپر ایک طباق سوراخ دار یا اور کوئی سوراخ دار چیز جیسے حقّہ کی چلم رکھ دیں، اور سوراخ پر بیٹھ کر اس طرح دھونی لیں کہ دھواں اندر پہنچے،

حیض کی کمی میں پرہیز؛

مسور کی دال، آلو، اور خشک غذائیں حیض کو روکتی ہیں، اس لئے ان غذاؤں سے پرہیز ضروری ہے،

استحاضہ اور اُس کا علاج

استحاضہ کہتے ہیں عادت سے پہلے بہت زیادہ خون آنے لگنا، اگر گرم چیز کھانے سے نقصان ہوتا ہو، یا گرمی کے دنوں میں یہ بیماری زیادہ ہوتی ہو اور مُنہ کا رنگ زرد رہتا ہو تو سمجھو کہ مزاج میں گرمی بڑھ کر خون پتلا ہو گیا، اور رگوں میں نہیں رُک سکا،

اس کی کئی دوائیں ہیں؛

پہلی دوا؛ کسی ٹب میں ٹھنڈا پانی بھر کر اس میں بیٹھیں، اور کمر اور ناف کے نیچے ٹھنڈے پانی سے دھاریں،

دُوسری دوا؛ انار کا چھلکا، انار کی کلی، ماز و، دو دو تولہ، ان تینوں

چیزوں کو بیس سیر پانی میں جوش دیں، اس کے بعد کسی ٹب وغیرہ میں بھر کر پانی میں بیٹھ جائیں، پانی نیمگرم ہو اور اس وقت تک بیٹھی رہیں جب تک پانی ٹھنڈا ہو،

تیسری دوا: صندل سفید، گلِ سرخ، سماق، انار کے چھلکے، سب چھ چھ ماشہ، عرقِ گلاب میں پیس کر ناف کے نیچے نیمگرم لیپ کریں،

اور شربت انجبار بھی اس میں مفید ہے، نیز مسور کی دال سرکہ میں ملا کر کھانا مفید ہے،

استحاضہ کی دوسری قسم یہ ہے کہ اندر کسی رگ کا منہ کھل جانے سے خون جاری ہو جائے،

پہچان اس کی یہ ہے کہ ایک دم بہت سا خون آتا ہے،

علاج ایک عدد قرص کہربا کھا کر تخم خرفہ پانچ ماشہ، حب الآس پانچ ماشہ، تخم بارتنگ پانچ ماشہ، پانی میں پیس کر شربت انجبار ملا کر پئیں،

مندرجہ ذیل نسخہ بھی ایسے استحاضہ میں مفید ہے:-

مازو ۲ تولہ، انار کا چھلکا ۲ تولہ، کچل کر آدھ سیر پانی میں جوش دیں، جب پانی چھٹانک بھر رہ جائے تو اس میں روئی بھگو کر سرمہ اور سنگجراحت اور گلِ ارمنی

تین تین ماشہ باریک پیس کر بھیگی ہوئی روئی پر اچھی طرح لگا کر آٹھ انگل کی بتی بنا کر اندر رکھیں اور چھ گھنٹہ بعد بدل دیں،

اس بیماری میں مریض کو حتی الامکان چلنے پھرنے اور ہر قسم کی حرکت سے روکیں، اور بغل سے لے کر ہاتھ کے پہنچوں تک ہاتھ خوب کس کر باندھ دیں، جس وقت تکلیف ہونے لگے کھول دیں، اور پھر باندھ دیں،

رحم سے ہر وقت رطوبت جاری رہنا

یہ مرض رحم کی کمزوری سے ہوتا ہے، اس کے لئے مندرجہ ذیل نسخہ مفید ہے، اس سے معدہ اور دماغ اور دل کو بھی طاقت پہنچتی ہے، اور بھوک بھی خوب لگتی ہے، اور قبض بھی نہیں ہوتا اور خفقان اور ہولِ دل اور بواسیر کو بھی بہت مفید ہے،

مربہ ہلیلہ	دانہ الائچی خورد	کشنیز خشک
۲ تولہ	۶ ماشہ	۶ ماشہ

ان تینوں چیزوں کو عرق کیوڑہ میں پیس کر قند سفید ملا کر اور تھوڑا پانی ملا کر معجون ۶ تولہ کا قوام بنالیں اس کے بعد چاندی کے ورق ۵ عدد ایک ماشہ

کشتہ مونگا، رانگ کا کشتہ چار رتی ملاکر رکھ لیں،
خوراک روزانہ ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک ہے،

رحم کا کمزور ہو جانا

اس میں بادی بہت بڑھ جاتی ہے اور ناف کے نیچے کبھی اپھارا سا ہو جاتا ہے، کبھی اندر پانی سا بولتا ہے، کبھی ریاح سے گڑ گڑ کی آواز ہوتی ہے، اس کے لئے جوارش کمونی ۶ ماشہ یا ایک تولہ ہر روز کھانا مفید ہے،

اختناق الرحم

آجکل عورتوں کو یہ مرض اکثر ہو جاتا ہے، خصوصاً غیر شادی شدہ اور بیوہ عورتوں کو زیادہ ہوتا ہے، ایسی عورتوں کا علاج شادی ہے، مرض کو نہ پہچاننے کی وجہ سے کوئی یہ سمجھتا ہے کہ اس پر کسی نے جادو یا سحر کر دیا ہے، یا خدانخواستہ آسیب اور اوپرا اثر ہے، اس لئے اس کی علامات سے واقف ہونا ضروری ہے،

علامات اختناق الرحم: ایک دم دل گھبرانے لگتا ہے، دماغ پریشان ہو جاتا ہے، ہاتھ پاؤں گرنے لگتے ہیں، رنگ زرد ہو جاتا ہے، آنکھوں سے کسی قدر پانی بہنے لگتا ہے، اور برے برے خیال آنے لگتے ہیں،

پھر ذرا دیر میں معلوم ہوتا ہے کہ ناف کے نیچے سے کوئی چیز اُٹھتی ہے اور دل و دماغ تک پہونچ کر پریشان کرتی ہے، حواس جاتے رہتے ہیں، اور اکثر مریضہ چیخنے لگتی ہے، پھر بیہوش ہو جاتی ہے،

یہ مرض مرگی اور غشی کے بہت مشابہ ہے، فرق صرف یہ ہے کہ مرگی میں مُنہ سے جھاگ آیا کرتے ہیں، اور اس میں نہیں آتے، غشی میں خوشبو سُونگھانے سے نفع ہوتا ہے، اور اس میں خوشبو سونگھانے سے نقصان ہوتا ہے، البتہ بدبُو سُونگھانے سے نفع ہوتا ہے، ان علامات سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اختناق ہے یا مرگی ہے یا غشی ہے،

اور یہ مرض حیض کے رُکنے سے اکثر ہو جاتا ہے، جب ایسا دَورہ پڑے تو فوراً بیمار کے پاؤں اتنے کس کر باندھیں کہ تکلیف ہونے لگے، اور مُنہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارے جائیں، اور نمک اور رائی پیس کر تلوؤں پر ملیں، اور کوئی بدبودار چیز جیسے ہینگ یا مٹی کا تیل سونگھاؤ، خوشبودار چیز ہرگز نہ کھلاؤ نہ پلاؤ، نہ چھڑکو، اور پورا علاج حکیم سے کراؤ،

فائدہ:- حیض ختم ہونے کے بعد اس جگہ مُشک کا پارچہ رکھنے سے اختناق الرحم کی بیماری نہیں ہوتی،

چند مفید تعویذ

اللہ تعالیٰ کے نام اور اس کے کلام میں بڑی برکت ہے، اس لئے موقع کی مناسبت سے چند تعویذ درج کرتے ہیں، ضرورتمند اس سے فائدہ اٹھائیں، لیکن ان کو ذریعہ تجارت نہ بنائیں،

اگر ایامِ ماہواری میں کمی ہو اور تکلیف ہوتی ہو تو مندرجہ ذیل لکھ کر گلے میں ایسے ڈالیں کہ تعویذ رحم پر پڑا رہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ وَجَعَلْنَا فِیْہَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّ فَجَّرْنَا فِیْہَا مِنَ الْعُیُوْنِ لِیَاْکُلُوْا مِنْ ثَمَرِہٖ وَمَا عَمِلَتْہُ اَیْدِیْہِمْ اَفَلَا یَشْکُرُوْنَ ۝ اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰہُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ ۝

اگر ایام کی زیادتی ہو تو مندرجہ ذیل آیتیں لکھ کر اوپر لکھی ہوئی ترکیب سے گلے میں ڈال دیں:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ وَقِیْلَ یٰٓاَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَکِ وَیٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَغِیْضَ الْمَآءُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَی الْجُوْدِیِّ وَقِیْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ (بہشتی زیور)

نواں باب ۹

مختلف مضامین کے بیان میں!

- شوہر کے حقوق کا بیان
- شیر خوار بچوں کی تربیت
- نابالغ اولاد کی پرورش کا طریقہ

باب ۹

شوہر کے حقوق کا بیان

(ماخوذ از بہشتی زیور)

چونکہ یہ کتاب عورتوں کے مسائل سے متعلق ہے، شادی کے بعد ساری زندگی عورت کو اپنے شوہر کے ساتھ گذارنی پڑتی ہے، اگر دونوں کا دل مل گیا تو اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں، اور خدانخواستہ اگر دلوں میں فرق پڑ گیا تو پھر ساری عمر کا رونا، اور اس سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں، اس لئے ہر عورت کو یہ سمجھکر اس گھر میں رہنا چاہئے، کہ مرتے دم تک مجھے یہیں رہنا ہے، اور عورت کو شوہر کا مطیع و فرمانبردار بن کر رہنا چاہئے،

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "اگر خدا کے سوا کسی (غیر اللہ) کو سجدہ جائز ہوتا تو میں بیوی کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کیا کرے"

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ شوہر کا بڑا حق ہے، حتیٰ کہ ایک حدیث میں ہے: "جس عورت کا شوہر (کسی جائز بات پر) ناراض ہو تو

اس عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی،

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا، یا رسول اللہ سب سے اچھی عورت کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا "وہ عورت جس کا شوہر اس کی طرف دیکھے تو خوش کردے، اور جب کوئی بات کہے تو اس کا کہنا مانے، اور اپنی جان ومال میں کوئی ایسی بات نہ کرے جو اس کو ناگوار گذرے"

ایک مرد کا حق یہ ہے کہ اس کے موجود ہوتے ہوئے بغیر اس کی اجازت کے نفل روزہ نہ رکھے، اور نہ بغیر اس کی اجازت نفل نماز پڑھے ایک حق یہ ہے کہ اپنی صورت بگاڑ کر میلی کچیلی نہ رہے، ایک حق یہ ہے کہ بغیر اجازتِ شوہر گھر سے باہر کہیں نہ جائے نہ اپنے کسی عزیز رشتہ دار کے گھر نہ کسی غیر کے گھر، عورت کے لئے دنیا اور آخرت کی بھلائی اسی میں ہے کہ دنیا میں تھوڑی سی تکلیف برداشت کرکے آخرت کی بھلائی اور سرخروئی حاصل کرے، کسی وقت کوئی ایسی بات نہ کرے جو اس کے مزاج کے خلاف ہو، اور اس کے دل پر میل آئے،

بعضی بیبیاں ایسی باتیں کہہ بیٹھتی ہیں جس کی وجہ سے مرد کے دل پر میل آجاتا ہے، کہیں بے موقع زبان چلادی، کوئی بات طعنہ و تشنیع کی کہہ ڈالی، غصہ میں جلی کٹی باتیں کہہ دیں کہ خواہ مخواہ سنکر برا لگے، پھر جب اس کا دل پھر گیا تو روتی پھرتی ہیں،

یہ بات خوب سمجھ لینی چاہیے کہ شوہر کے دل پر اگر بیوی کی طرف سے میل آ گیا تو اگر منت سماجت کر کے خوش کر بھی لیا تو پہلے جیسی بات پیدا ہونا مشکل ہے،

جو عورت شوہر کی نافرمان ہو اور شوہر اس سے ناراض ہو وہ عورت اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور رہتی ہے، تا وقتیکہ شوہر کو راضی نہ کر لے،

ایک بات یاد رکھنی چاہیے کہ اگر کسی کا شوہر فرائض ادا کرنے (مثلاً فرض نماز پڑھنے) سے ناراض ہو تو اس کی پروانہ کرنی چاہیے، کیونکہ حدیث میں ہے:-

لَا طَاعَةَ لِلْمَخْلُوْقِ فِیْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ،	مخلوق کی اس بات میں اطاعت نہیں جس بات میں خالق (خدا) کی نافرمانی ہو

جس عورت میں تین وصف ہوں اس سے اس کا شوہر کبھی ناراض نہ ہوگا، سعدی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب بوستان کے اندر ان کو ایک شعر میں جمع کر دیا ہے ؎

زنِ خوب فرمانبرد پارسا
کند مردِ درویش را بادشاہ

کہ خوب صورت اور فرمانبردار اور پارسا و پرہیزگار عورت فقیر مرد کو بادشاہ بنا دیتی ہے (یعنی بادشاہ کا سا لطف ایسی عورت سے

اس کو حاصل ہوتا رہتا ہے)

ان تین باتوں میں سے دو باتیں یعنی فرمانبرداری اور پرہیزگاری تو اختیاری ہیں، اور خوب صورتی اپنے اختیار کی بات نہیں، اگر کسی میں یہ وصف نہ ہو اور آخری دونوں وصف اپنے اندر پیدا کرلے تو انشاء اللہ تعلقات خوشگوار رہیں گے، اور اگر پہلی صفت یعنی خوب صورتی ہے مگر فرماں برداری اور پرہیزگاری نہ ہوں تو ایسی عورت دنیا میں بدنام اور آخرت میں اس کے لئے سخت عذاب ہے،

اس لئے شوہر کے ساتھ خوب سمجھ کر رہنا چاہیئے، کہ خدا اور رسول ؐ کی بھی خوشی ہو، اور تمھاری دنیا اور آخرت دونوں درست ہوجائیں، سمجھ دار بیبیوں کو تو کچھ بتلانے کی ضرورت نہیں، وہ خود ہی ہر بات کے نیک و بد کو سمجھ لیں گی، پھر بھی کچھ ضروری باتیں فائدہ کے لئے بیان کی جاتی ہیں؛

(۱) شوہر کی حیثیت سے زیادہ خرچ نہ مانگو

(۲) جو کچھ گھر میں میسّر ہو اپنا گھر سمجھ کر چٹنی روٹی کھا کر گذر بسر کرو (۳) اگر کوئی زیور پسند آئے اور شوہر کے پاس روپیہ پیسہ نہ ہو تو اس کی فرمائش نہ کرو (۴) خاوند اگر امیر بھی ہو تب بھی جہانتک ہوسکے خود کبھی کسی چیز کی فرمائش نہ کرو، البتہ اگر وہ خود پوچھے تو بتلا دو، خود فرمائش کرنے سے آدمی نظروں سے گر جاتا ہے،

⑤ کسی بات پر ضد اور ہٹ مت کرو، اگر کوئی بات تمھاری مرضی کے خلاف بھی ہو تو اس وقت جانے دو، پھر کسی مناسب وقت پر طے کرلینا ⑥ اگر شوہر کے گھر خدانخواستہ کچھ تکلیف بھی گذرے تو زبان پر نہ لاؤ اور ہمیشہ خوشی ظاہر کرتی رہو ⑦ اگر تمھارے لئے شوہر کوئی چیز لائے اور تم کو وہ پسند نہ ہو تو ناک نہ مارو، آئندہ تمھارے لئے اگر کوئی چیز لانی بھی چاہے تو دل سے نہ لائے گا، ⑧ کبھی غصہ میں آکر خاوند کی ناشکری نہ کرو، اور غصہ میں آکر یوں نہ کہنے لگو کہ اس موئے اُجڑے گھر میں آکر میں نے دیکھا کیا، بس ساری عمر مصیبت اور تکلیف ہی میں کٹی، میری میّا اور باپ نے میری قسمت پھوڑ دی، مجھے ایسی بلا میں پھنسا دیا، ایسی آگ میں جھونک دیا ـــ ایسی باتوں سے شوہر کے دل میں جگہ نہیں رہتی،

حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:
"میں نے دوزخ میں عورتیں بہت دیکھیں، کسی نے دریافت کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کی کیا وجہ؟ تو آپ نے فرمایا یہ اوروں پر لعنت بہت کیا کرتی ہیں، اور اپنے خاوند کی ناشکری بہت کیا کرتی ہیں۔"

تو خیال کرو یہ ناشکری کتنی بُری چیز ہے، اور کسی پر لعنت کرنا یا یوں کہنا کہ فلانی پر خدا کی مار، خدا کی پھٹکار، فلانی کا پھٹکار مارا

چہرہ ہی مُنہ پر لعنت برس رہی ہے، یہ سب باتیں بُری ہیں،

لہذا اس کا خیال رکھو، اور کوئی بات ایسی نہ کہو اور نہ کرو کہ عمر بھر کا رونا ہو، ان کے علاوہ اور بھی بہت سی باتیں ہیں، اگر کتاب کے طویل ہونے کا خیال نہ ہوتا تو ان کو بھی لکھتا، مگر اس خیال سے یہ مضمون یہیں ختم کرتا ہوں، عقلمند عورتوں کے لئے یہ باتیں بھی بہت ہیں، اور بیوقوف کے لئے دفتر کے دفتر بیکار،

شیر خوار بچّوں کی تربیت

(ماخوذ از بہشتی زیور حصّہ نہم)

اس کے بعد ہم شیر خوار بچّوں کی تربیت کے کچھ مفید طریقے بتلاتے ہیں، اگر بچّوں کی مائیں اُن پر عمل کریں تو انشاء اللہ بہت مفید ہوگا،

۱۔ بچہ کو کسی ایسی جگہ رکھیں جہاں روشنی زیادہ نہ ہو، زیادہ روشنی سے نگاہ کمزور ہو جاتی ہے،

۲۔ بچّہ کو زیادہ دیر تک ایک کروٹ پر لیٹے ہوئے کسی چیز پر نگاہ نہ جمانے دیں، اس سے بھینگا پن ہو جاتا ہے،

۳۔ جب بچّہ سات دن کا ہو جائے تو جھولے میں جھلانا اور بچّہ کو لوریاں دینا بہت مفید ہے، جھولے میں بچّہ کا سر اونچا رکھنا چاہیئے،

۴۔ بچہ کے لئے سب سے اچھا ماں کا دودھ ہے، بشرطیکہ ماں کو مسان کا مرض نہ ہو، تندرست ماں اگر خالی پستان بھی بچہ کے منہ میں دے تو وہ بھی مفید ہے،

۵۔ ہر دفعہ دودھ پلانے سے پہلے اگر ایک انگلی شہد چٹا دیا کریں تو بچہ کے لئے بہت مفید ہوتا ہے،

دودھ کی کمی کا علاج اگر کسی عورت کے دودھ کم ہو تو اس کو چاہئے کہ خود دودھ زیادہ پیے، یا بھیجا زیادہ کھائے، یا مرغ کا شوربہ پیے، یا پانچ ماشہ کلونجی پھانک کر دودھ پیے یا گاجر کا حلوہ کھائے،

دودھ خراب کرنیوالی چیزیں دودھ پلانے والی کو چاہئے کہ ایسی چیزیں نہ کھائے جس سے دودھ خراب ہو، مثلاً ساگ، رائی، پودینہ، ان چیزوں سے دودھ خراب ہوتا ہے،

دودھ خراب یا اچھا ہونیکی پہچان اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ عورت کا دودھ خراب ہے یا اچھا تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک قطرہ دودھ کا ناخن پر ڈال کر دیکھو اگر وہ فوراً بہہ جائے یا بہت دیر تک نہ بہے یا جس دودھ پر مکھی نہ بیٹھے تو وہ خراب ہے، اور اگر وہ ذرا بہہ کر رک جائے تو وہ اچھا ہے،

۶۔ جب بچہ کا دودھ چھڑانے کے دن قریب آئیں، اور بچہ کچھ کھانے لگے تو اس کا خیال رکھیں کہ بے دھیانی میں کوئی سخت چیز نہ چبالے، اس سے یہ ڈر رہتا ہے کہ دانت مشکل سے نکلیں گے، اور ہمیشہ ہمیشہ کمزور رہیں گے،

۷۔ بعض دفعہ دانتوں کے نکلتے وقت بچہ کو تکلیف زیادہ ہوتی ہے، اور ہاتھ پاؤں اینٹھنے لگتے ہیں، ایسی حالت میں بچہ کے سر اور گردن پر تیل ملیں،

۸۔ جب بچہ کی بولنے کے لئے زبان کچھ کھلنے لگے تو کبھی کبھی زبان کی جڑ (کوّے کے پاس سے) کو انگلی سے آہستہ آہستہ مل دیا کریں، اس ترکیب سے بچہ جلدی صاف بولنے لگتا ہے،

۹۔ جتنا ممکن ہو اپنی حیثیت کے مطابق بچوں کو اچھی غذا دو، اس عمر میں جو کچھ طاقت بدن میں آجائے گی تمام عمر کام دے گی، خاص کر سردی کے زمانے میں میوہ یا تِل کے لڈّو کھلایا کرو، ناریل اور مصری کھانے سے طاقت بھی آتی ہے اور چنونے پیدا نہیں ہوتے اور سوتے میں پیشاب زیادہ نہیں آتا،

بچوں کی بیماریاں اور اُن کا علاج

اس سلسلہ میں سب سے پہلے یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ جو بچہ ماں کا دودھ پیتا ہو تو ماں کو پرہیز کی بڑی ضرورت ہے، جس عورت کا دودھ خراب ہو تو بچہ کو بالکل نہ دیا جائے، خاص طور پر مسان کے مرض میں تو بڑی احتیاط کی ضرورت ہے، یہ مرض بچّے کو ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ جب اس کا سلسلہ شروع ہوتا ہے تو لگاتار بچّے مرتے ہی چلے جاتے ہیں

مسان کی بیماری اور اس کی پہچان

اس مرض کو اُمّ الصّبیان، کمیڑہ بھی کہتے ہیں، اور اُس کی مختلف صورتیں ہیں اس مرض میں کبھی بچّہ سوکھ کر مر جاتا ہے کبھی ایک دم بے ہوش ہو جاتا ہے، اور ہاتھ پاؤں اینٹھنے لگتے ہیں، اور منھ میں جھاگ آجاتے ہیں، کسی بچّے کو پیاس زیادہ لگتی ہے، کوئی دستوں میں ختم ہو جاتا ہے، کوئی بچہ سوتے سوتے مر جاتا ہے، کوئی بچہ دو سال یا اس سے کم و بیش مدّت اچھا رہتا ہے پھر ایک دم مر جاتا ہے، یہ سب مسان کی علامتیں ہیں،

جب تک ماں کا صحیح علاج نہ ہو اور حمل سے پہلے یا شروع حمل میں دوا نہ کی جائے بچے کو نفع نہیں ہوتا، آجکل یہ مرض

عورتوں میں بہت ہونے لگا ہے، لہذا اس کا علاج کسی ماہر طبیب سے کرانا چاہیئے، اس مرض میں عورتوں کو یہ وہم ہونے لگتا ہے کہ خدانخواستہ کچھ اوپرا اثر ہے،

مسان کا علاج اس مرض کے متعلق یہ بات بھی معلوم ہو جانی ضروری ہے کہ جس عورت کو حمل گر جانے کی عادت ہو وہ چار مہینے تک اور پھر ساتویں مہینہ کے بعد بہت احتیاط رکھے، کوئی گرم چیز نہ کھائے، کوئی وزن نہ اٹھائے، چلتے وقت اس کا خیال رکھے کہ اونچا نیچا پاؤں نہ پڑے، ہر وقت لنگوٹ کسا رہے،

جب گرنے کے آثار معلوم ہوں تو فوراً کسی حکیم سے رجوع کرے، اور خدانخواستہ اگر گر جائے تو بڑی احتیاط کرے، کوئی بات حکیم کی رائے کے خلاف اپنی عقل سے نہ کرے، چونکہ جب ایک دفعہ حمل گر جاتا ہے تو آئندہ یہ عارضہ لگ جاتا ہے، اور اگر بچہ پیدا بھی ہو تو کمزور ہوتا ہے، اور زندہ بھی نہیں رہتا، اگر زندہ رہ بھی گیا تو اُمّ الصّبیان (مسان) مرگی وغیرہ جیسے موذی امراض میں مبتلا رہتا ہے،

معجون برائے مسان

اس موذی مرض کی روک تھام کے لئے یہ معجون بنا کر حمل

کا چوتھا مہینہ شروع ہونے سے پہلے چالیس ۴۰ دن تک ساڑھے چار ماشہ ہر روز کھلائے،

یہ معجون اگر بغیر حمل والی عورت بھی کھائے تو رحم کو تقویت دیتی ہے اور ہر مزاج کے موافق ہے، نسخہ وترکیب یہ ہے:

برادہ صندل سفید، برادہ صندل سرخ، مازو سبز، درونج عقربی، عود صلیب، ابریشم خام مقرض، بیخ انجبار، گل ارمنی، یہ سب دوائیاں سوا گیارہ رتی اور تخم خرفہ، مغز تخم تربز ساڑھے بائیس بائیس رتی سب کو کوٹ چھان کر شربت غورہ بیالیس ماشہ اور قند سفید سات تولہ، شہد خالص ستائیس ماشہ قوام کرکے اس میں کوٹی ہوئی سب دوائیں ملادیں، پھر سچے موتی اور کہربائے شمعی اور طباشیر سوا گیارہ گیارہ رتی، اور چاندی سونے کے ورق ڈھائی ڈھائی عدد، سب کو چار تولہ عرق بید مشک میں کھرل کرکے ملالیں،

اس معجون سے عورت کا دودھ بھی بڑھتا ہے، اور بچے کو امّ الصّبیان (مسان) بھی نہیں ہوتا،

سوتے ہوئے بچہ کا پیشاب کردینے کا علاج

عام طور پر نا سمجھ ہونے کی وجہ سے بچّے بچھونے پر پیشاب کر ہی دیتے ہیں، اس لئے ایک دو مرتبہ رات کو اٹھا کر پیشاب کرا لینا چاہئے اور اگر مثانہ کی کمزوری کا شبہ ہو تو ناریل اور مصری کھلائیں، یا تلوں کے لڈو کھلائیں، اس سے بچہ میں طاقت بھی آئے گی، اور سوتے میں پیشاب کر دینا بھی انشاء اللہ جاتا رہے گا،

بچّہ کا سوتے سوتے گھبرا کر اُٹھ بیٹھنا

اگر بچّہ میں خدانخواستہ یہ بات ہو تو مکھن اور مصری یا بادام اور مصری چٹائیں،

بچّہ کا بار بار دُودھ ڈالنا،

ایسے بچّہ کو دودھ ذرا کم پلائیں، اگر صرف دودھ یا سفید مواد نکلتا ہو تو پودینہ دو ماشہ دانہ الائچی خورد ایک ماشہ پانی میں پیس کر شربت انار شیریں ایک تولہ ملا کر پلائیں،

اور اگر کسی اور رنگ کی قے کرتا ہو تو پھر حکیم سے رجوع کریں،

نابالغ اولاد کی پرورش کا بیان

بچّوں کی سب سے بڑی تربیت گاہ ماں کی گود ہے، بچپن میں بچوں کو جو بھلی یا بُری عادت پڑ جاتی ہے وہ عمر بھر نہیں جاتی، اس لئے اس سلسلہ میں کچھ مفید اور کار آمد باتیں ہم یہاں درج کرتے ہیں، اگر ان لکھے ہوئے اصولوں پر بچوں کی تربیت کی جائے، تو امید ہے انشاء اللہ بچّہ بڑا ہو کر ماں باپ کا مطیع اور فرمانبردار ہوگا، ورنہ نتیجہ اس زمانہ میں نگاہوں کے سامنے ہے،

① صاف ستھرا رکھو، کیونکہ اس سے تندرستی رہتی ہے ② زیادہ بناؤ سنگار مت کرو ③ دودھ پلانے اور کھانا کھلانے کا وقت مقرر رکھو، تاکہ وہ تندرست رہے، ④ اگر لڑکا ہو تو اس کے سر پر بال مت بڑھاؤ ⑤ عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ بچّوں کو کبھی سپاہی سے ڈراتی ہیں، کبھی کہتی ہیں بوڑھا آگیا، کبھی اور کسی ڈراؤنی چیز کا نام لیتی ہیں، اس قسم کی باتوں سے بچّہ کا دل کمزور ہو جاتا ہے، ⑥ بچّوں کے ہاتھ غریبوں کو کھانا، کپڑا، پیسہ ایسی چیزیں دلاتی رہا کرو، اسی طرح کھانے پینے کی چیزیں ان سے بہن بھائیوں کو تقسیم کرایا کرو، تاکہ ان میں سخاوت کی عادت ہو، ⑦ بچّوں کے سامنے زیادہ کھانے والوں کی بُرائی کیا کرو، مگر کسی کا نام لے کر نہیں، بلکہ اس طرح

کہ جو کوئی بہت کھاتا ہو لوگ اس کو حبشی کہتے ہیں اور بیل جانتے ہیں
⑧ بچہ کی سب ضدیں پوری مت کرو، اس سے مزاج بگڑ جاتا ہے،
⑨ چلّا کر بولنے سے روکو، خاص کر اگر لڑکی ہو تو چلّانے پر خوب ڈانٹو
ورنہ بڑی ہو کر وہی عادت پڑ جائے گی ⑩ اگر لڑکی ہے تو جب تک
وہ پردہ میں بیٹھنے کے قابل نہ ہو جائے زیور مت پہناؤ، اس سے
ایک تو بچی کی جان کا خطرہ ہے، دوسرے بچپن ہی سے زیور کا شوق
دل میں ہونا اچھا نہیں ⑪ شام (مغرب) کے وقت بچوں کو گھر سے
باہر مت نکلنے دو، کیونکہ یہ شیاطین کے پھیلنے کا وقت ہوتا ہے،
⑫ اِن باتوں سے بچوں کو نفرت دلاتی رہو مثلاً غصہ، جھوٹ بولنا،
کسی کو دیکھ کر جلنا یا حرص کرنا، چوری، چغلی کھانا، اپنی بات کی پچ
کرنا، خواہ مخواہ اس کو بنانا، بے فائدہ بہت باتیں کرنا، بغیر کسی
بات کے ہنسنا یا زیادہ ہنسنا، دھوکہ دینا، بھلی بری بات کا نہ سوچنا
اور جب ان باتوں میں سے کوئی بات ہو جائے تو فوراً اس کو روکو اور
مناسب تنبیہ کرو ⑬ اگر کوئی چیز توڑ پھوڑ دے یا کسی کو مار بیٹھے تو
مناسب سزا دو تاکہ آئندہ اس قسم کی حرکت نہ کرے، ایسی باتوں
میں لاڈ اور پیار بچوں کو خراب کر دیتا ہے، ⑭ بہت سویرے مت
سونے دو ⑮ جب سات سال کی عمر ہو جائے تو نماز کی عادت ڈالو
⑯ کبھی کبھی نیک لوگوں کی حکایات سنایا کرو اس سلسلہ میں "حکایاتِ صحابہ"

بہت اچھی کتاب ہے (۱۷) کھیل تماشے کی عادت مت ڈالو (۱۸) جب مکتب میں جانے کے قابل ہو جائے تو پہلے قرآن مجید پڑھاؤ (۱۹) مکتب جانے میں کبھی رعایت مت کرو (۲۰) مکتب سے آنے کے بعد کسی قدر دل بہلانے کے لئے اس کو کھیلنے کی اجازت دو، تاکہ اس کی طبیعت کند نہ ہو جائے، لیکن کھیل ایسا ہو جس میں کوئی گناہ نہ ہو، چوٹ لگنے کا اندیشہ نہ ہو (۲۱) آتشبازی یا باجہ یا فضول چیزیں خریدنے کے لئے پیسے مت دو (۲۲) کھیل تماشہ دکھانے کی عادت مت ڈالو (۲۳) چلنے میں تاکید کرو کہ بہت جلدی نہ چلے، نگاہ اوپر اٹھا کر نہ دیکھے (۲۴) ماں کو چاہئے کہ بچے کو باپ ڈراتی رہے (۲۵) کھانے کا طریقہ، بڑوں کو سلام کا طریقہ، محفل میں اٹھنے بیٹھنے کا طریقہ بھی بتلاتی رہو (۲۶) جب بچے سے کوئی اچھی بات خوبی کی دیکھو تو اس پر اس کو خوب شاباش دو، پیار کرو، بلکہ اسے کچھ انعام بھی دو، تاکہ اس کا دل بڑھے، (۲۷) اور جب کوئی بری بات دیکھو تو اس کو تنہائی میں سمجھاؤ کہ دیکھو یہ بری بات ہے، دیکھنے والے کیا کہیں گے، خبردار! پھر ایسا مت کرنا، نیک بخت لڑکے ایسا نہیں کیا کرتے، اور پھر اگر وہی کام کرے تو مناسب سزا دو۔

دسواں باب

زکوٰۃ کا بیان، زکوٰۃ کی تاکید سے متعلق چند آیتیں
زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر قرآن و حدیث میں وعید
زکوٰۃ کے فائدے، زکوٰۃ کی تعریف، شرائطِ زکوٰۃ
زکوٰۃ کے چند ضروری مسائل
زکوٰۃ کے متعلق ایک ضروری نوٹ
کن رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینی جائز ہے،
کن رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینی ناجائز ہے
نقشہ مقدار زکوٰۃ
ایک ہزار روپے سے لیکر ایک سو روپے تک
صدقہ کی فضیلت

باب ۱۱

زکوٰۃ کا بیان

ارکان اسلام میں سے ایک اہم رکن زکوٰۃ بھی ہے، دنیا میں کوئی مذہب ایسا نہیں جس نے غرباء اور مساکین کی امداد و اعانت کے لئے اپنے ماننے والوں کو تعلیم نہ دی ہو،

لیکن اسلام کی یہ خصوصیت ہے کہ اس نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر ایک خاص مقدار میں غرباء اور مساکین کی امداد کے لئے زکوٰۃ کے نام سے ان کا حق مقرر کر دیا، اور یہ حکم دیا کہ ہر مسلمان اپنی آمدنی اور زر نقد کا ہر سال حساب کر کے زکوٰۃ ادا کرے، اور اسے اتنی اہمیت دی کہ اعمال میں نماز کے بعد اس کا درجہ رکھا، اور قرآن مجید فرقان حمید میں بتیس[۳۲] مقامات پر نماز اور زکوٰۃ دونوں کا ایک ساتھ ذکر کیا،

جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مسلمان کی سب سے بڑی شناخت یہی دو[۲] عمل ہیں، فرق صرف اتنا ہے کہ نماز بدنی عبادت ہے، اور زکوٰۃ مالی،

نماز سے خالق اور مخلوق، عبد اور معبود کے درمیان تعلق قائم و استوار ہوتا ہے، اور زکوٰۃ سے اس کے بندوں کے درمیان ہمدردی اور اخوت کا رشتہ مضبوط ہوتا ہے،

غرض یہ کہ زکوٰۃ اسلام کا اہم رکن ہے، اسی وجہ سے قرآن پاک میں نماز کے بعد زکوٰۃ کی بار بار تاکید کی گئی ہے، اس سلسلہ کی چند آیتیں ملاحظہ فرمائیں، جن میں نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا حکم ہے:

زکوٰۃ کی تاکید سے متعلق قرآن مجید کی چند آیتیں

① وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝ (پ ۱، ع ۵)	"اور قائم رکھو نماز اور دیا کرو زکوٰۃ اور جھکو نماز میں جھکنے والوں کے ساتھ"
② وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ (پ ۱، ع ۱۳)	"اور قائم رکھو نماز اور دیا کرو زکوٰۃ اور جو کچھ آگے بھیج دو گے اپنے واسطے بھلائی پاؤ گے اس کو اللہ کے پاس"
③ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ	"وہ مرد کہ نہیں غافل ہوتے سودا کرنے میں اور نہ بیچنے میں اللہ کی یاد سے اور نماز قائم رکھنے سے اور

اِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ (پ ١٧، ع ١١)	زکوٰۃ دینے سے"
(۴) وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ٥ (پ ١٨ ع ١٣)	"اور قائم رکھو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ اور حکم پر چلو رسولؐ کے تاکہ تم پر رحم ہو"
(۵) وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا ٥ (پ ٢٩ ع ١٤)	"اور قائم رکھو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ اور قرض دو اللہ کو اچھی طرح قرض دینا (یعنی خلوص سے)"
(٦) وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ یُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ وَذٰلِکَ دِیْنُ الْقَیِّمَۃِ ٥ (پ ٣٠)	"اور قائم رکھیں نماز اور دیں زکوٰۃ اور یہ ہے راہ مضبوط لوگوں کی"

ان سب آیتوں کا ترجمہ حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ کے ترجمہ سے ماخوذ ہے،

زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر قرآن و حدیث میں وعید

جو مسلمان صاحبِ نصاب ہوتے ہوئے زکوٰۃ ادا نہ کرے، شریعتِ اسلام میں وہ خدا اور رسولؐ کے نزدیک بڑا سخت مجرم ہے، ایسے شخص کے متعلق قرآن مجید اور احادیث میں سخت وعید ہے، ارشادِ خداوندی ہے:-

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝ (پ١٠ ع ١١)	”اور جو لوگ گاڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور خرچ نہیں کرتے راہِ خدا میں سو آپ ان کو خوش خبری سنا دیجئے، دردناک عذاب کی جس دن آگ دہکادیں اس مال پر دوزخ کی، پھر داغیں گے اس سے ان کے ماتھے اور کروٹیں اور پیٹھیں (اور کہا جائیگا) یہ ہے جو تم نے گاڑ کر رکھا تھا اپنے واسطے، اب مزہ چکھو اپنے گاڑنے کا،،

دوسری جگہ ارشاد ہے:۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ (پ٤، ع ٩)	”اور یہ خیال نہ کریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اس چیز پر جو اللہ نے ان کو دی ہے اپنے فضل سے کہ یہ بخل بہتر ہے ان کے حق میں، بلکہ یہ بہت برا ہے ان کے حق میں، طوق بنا کر ڈالا جائے گا ان کے گلوں میں وہ مال جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن،،

اس کے بعد اسی سلسلہ کی چند حدیثیں بھی ملاحظہ ہوں :-

① جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکوٰۃ نہ دی تو قیامت کے دن وہ مال بڑا زہریلا سانپ بنا دیا جائے گا، پھر وہ اس کی گردن میں لپٹ جائے گا، اور دونوں جبڑے نوچتے ہوئے کہے گا میں ہی تیرا مال ہوں میں ہی تیرا خزانہ ہوں (بخاری)

② جو شخص سونے یا چاندی کی زکوٰۃ نہیں دیتا، تو اس مال کی تختیاں بنا کر قیامت کے دن اس کی پیشانی اور پہلوؤں کو داغ دیا جائے گا جب یہ تختیاں ٹھنڈی ہو جائیں گی، تو پھر گرم کر لیا جائے گا، اور قیامت کے پچاس ہزار برس والے پورے دن اس کو یہی عذاب ہوتا رہے گا، (بخاری)

③ ترمذی شریف میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو عورتوں کے ہاتھ میں سونے کے کنگن دیکھے تو آپؐ نے ان سے پوچھا کہ ان کی زکوٰۃ دیتی ہو یا نہیں ؟ انھوں نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا کہ کیا تم کو یہ پسند ہے کہ اس کے بدلے میں تم کو (دوزخ میں) آگ کے کنگن پہنائے جائیں ؟ انھوں نے جواب دیا نہیں، اس کے بعد آپؐ نے فرمایا، تو اس کی زکوٰۃ دیا کرو

ہماری اسلامی بہنوں کو زیور بنوانے کا بہت شوق ہوتا ہے کسی کے پاس کوئی اچھا زیور بنا ہوا دیکھا تو اپنا بنا بنایا زیور تڑوا کر

اُس جیسا بنوانے کی کوشش کریں گی، اور یہ خیال کم ہوتا ہے کہ اس زیور کی زکوٰۃ بھی ادا کرنی ہے، اوّل تو اس قسم کی حرص کرنا بُرا، پھر اگر زیور بنوا بھی لیا تو زکوٰۃ کا بھی خیال رکھنا چاہیئے،

زکوٰۃ کے فائدے

زکوٰۃ ادا کرنے میں دینی اور دنیاوی دونوں فائدے ہیں مثلاً:۔

① زکوٰۃ ادا کرنے والے کے دل میں مال کی محبت اور حرص جیسی رُوحانی بیماری پیدا نہیں ہوتی،

② جن لوگوں کو زکوٰۃ دی جاتی ہے اُن کی ضروریات پوری ہوتی ہیں، اُن کے دِل سے دعا نکلتی ہے، اور ہمدردی کے جذبات اُبھرتے ہیں،

③ ایک دنیاوی فائدہ یہ ہے کہ جس مال کی زکوٰۃ دیدی جاتی ہے، وہ مال چوری چکیتی وغیرہ سے محفوظ رہتا ہے بشرطیکہ مال حلال ہو، اس کے برعکس جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے وہ مال کسی نہ کسی دن تباہ ہو جاتا ہے، کبھی آگ کی نذر، کبھی چوری چکیتی میں ختم، کبھی خسارہ میں برباد،

④ حدیث میں ہے جو قوم زکوٰۃ ادا نہ کرے تو اللہ تعالےٰ

اس قوم کو قحط کی مصیبت میں مبتلا کر دے گا،

(ہم لوگ غور کریں کہ یہ کتنا سخت عذاب ہی) اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس عذاب سے محفوظ رکھے، اور ہر مسلمان مرد وعورت صاحبِ نصاب کو زکوٰۃ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین،

یہ واقعہ ہے کہ اگر مسلمان زکوٰۃ کو صحیح صحیح طریقہ پر ادا کریں، تو قوم سے غربت وافلاس بہت بڑی حد تک دُور ہو سکتے ہیں،

زکوٰۃ کی تعریف

ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا، مالِ تجارت اور مکانوں کے تجارتی کاروبار کے روپے پر جب پورا ایک سال گذر جائے تو اس مال میں سے چالیسواں حصّہ نکال کر راہِ خدا میں مستحقین کو دینا زکوٰۃ کہلاتا ہے، اور شریعت کے نزدیک ایسا شخص مال دار ہے،

شرائطِ زکوٰۃ

جس کسی میں مندرجہ ذیل شرائط پائی جائیں اس پر زکوٰۃ فرض ہو
(۱) مسلمان ہونا (۲) بالغ ہونا، (نابالغ کے پاس خواہ کتنا ہی مال ہو اس پر زکوٰۃ نہیں) (۳) عاقل ہونا، (اگر کوئی مجنون ہو اور اس کے

پاس نصابِ زکوٰۃ کے مطابق مال ہو اور وہ پورے سال مجنون رہے تو اس پر زکوٰۃ نہیں) ④ آزاد ہونا ⑤ مال کا مالک ہونا، یعنی جس مال کی زکوٰۃ دینی ہے اس مال کا مالک ہونا ⑥ مال کا بقدرِ نصاب ہونا (نصاب سے کم ہو تو زکوٰۃ نہیں) ⑦ اُس مال پر پورا ایک سال گذر جانا ⑧ زکوٰۃ کے مال کا ضرورتِ اصلیہ سے زائد ہونا ⑨ اس مال کا نامی ہونا (یعنی بڑھنے والا ہونا جیسے تجارتی مال)۔

(یہ شرائط درمختار، شامی، ہدایہ وغیرہ سے ماخوذ ہیں)

زکوٰۃ کے چند ضروری مسائل

مسئلہ ۱: زکوٰۃ کا پیسہ کافر کو دینا جائز نہیں، بلکہ مسلمان کو دینے سے زکوٰۃ ادا ہوگی، یہی حکم صدقۂ فطر کا بھی ہے (بہشتی زیور)

مسئلہ ۲: گھر کی ملازمہ، اسی طرح دائی، حجام وغیرہ کو زکوٰۃ دینا جائز ہے، لیکن اس کو تنخواہ اور اجرت سمجھ کر نہ دے، بلکہ بطور انعام و اکرام دیدے، اور دل میں زکوٰۃ دینے کی نیت رکھے، (عالمگیری)

مسئلہ ۳: زکوٰۃ دینے کے لئے دل میں نیت ضروری ہے، زکوٰۃ کے مستحق کو دیتے وقت بتلانا ضروری نہیں، اگر دل میں نیت نہ کی تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی، اگر زکوٰۃ کا روپیہ ابھی مستحق کے پاس

تو اس وقت ہی نیت کرلے، ورنہ زکوٰۃ دوبارہ دینی پڑیگی (درمختار)

مسئلہ ۴: زکوٰۃ کا پیسہ مسجد یا ہسپتال میں لگانا یا کسی لاوارث مُردہ کے گوروکفن میں لگانا جائز نہیں، کیونکہ زکوٰۃ میں یہ شرط ہے کہ جس کو دے اس کو مالک بنادے، یعنی اس کو مالِ زکوٰۃ میں اسی طرح تصرف کرنے کا اختیار ہو جیسے اپنے مال میں (درمختار)

مسئلہ ۵: کسی عورت نے کسی لڑکے کو بچپن میں دودھ پلایا ہے، یا کسی عورت نے تم کو دودھ پلایا ہے تو عورت اس لڑکے کو اور ایسا لڑکا اس عورت کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں (بہشتی زیور)

مسئلہ ۶: کسی کے متعلق یقین کے ساتھ یہ معلوم نہیں کہ غریب ہے یا مالدار، تو جب تک تحقیق نہ ہو جائے زکوٰۃ نہ دے تحقیق کے بعد اگر مستحق ہونا معلوم ہو جائے تو دیدے، (شامی)

مسئلہ ۷: کسی کے پاس ہزار روپے موجود ہیں، لیکن وہ اتنے ہی روپے کی مقروض ہے تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے (عالمگیری)

مسئلہ ۸: کوئی اپنے شہر میں بڑی مال دار ہے، لیکن اتفاقی بات کہ مسافرت میں گھر سے باہر جاکر دوسرے شہر میں خرچ کے لئے بھی اس کے پاس کچھ نہیں رہا یا اس کا مال چوری ہو گیا یا کسی اور وجہ سے یہ حالت ہو گئی کہ گھر تک پہنچنے کے لئے بھی خرچہ نہیں رہا تو اس کو زکوٰۃ دینی جائز ہے (عالمگیری)

مسئلہ ۹: کوئی عورت تمھارے پاس کچھ قرض مانگنے آئی، اور تم اس کی غربت سے واقف ہو، اس کو اگر قرض کے نام سے روپیہ دیتے وقت زکوٰۃ کی نیت کرلی تو زکوٰۃ ادا ہوگئی (درمختار)

مسئلہ ۱۰: کسی مستحق کو انعام کے نام سے کچھ روپیہ دیتے وقت دل میں زکوٰۃ کی نیت کرلی تو زکوٰۃ ادا ہوگئی (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: زکوٰۃ خود نہیں دی بلکہ کسی اور کو زکوٰۃ کا روپیہ دیکر یہ کہہ دیا کہ تم یہ روپیہ کسی مستحق کو دیدینا، تو زکوٰۃ ادا ہوجائیگی

مسئلہ ۱۲: کسی سے تم نے یہ کہہ دیا کہ تم میری طرف سے کسی کو یا فلاں کو زکوٰۃ دیدینا، اور اس نے تمھاری طرف سے زکوٰۃ دیدی تو ادا ہوگئی، تمھیں چاہئے جتنا روپیہ اس نے تمھاری طرف سے دیا ہو وہ اس کو ادا کردو (شامی)

مسئلہ ۱۳: اگر کسی کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی، یا زیور ہے، اور اس کو ایک سال پورا ہوگیا تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے، زکوٰۃ ادا کرنے میں دیر نہ کرے،

اسی طرح اگر کسی کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر نقد روپیہ یا تجارتی مال موجود ہے تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہے (ہدایہ)

مسئلہ ۱۴، کسی کے پاس آٹھ تولہ سونا تھا، لیکن سال پورا ہونے سے پہلے وہ ختم ہوگیا یا ضائع ہوگیا تو اس پر زکوٰۃ بھی ختم ہوگئی (ہدایہ)

مسئلہ ۱۵، کسی کے پاس آٹھ تولہ سونا چار مہینے تک رہا، اس کے بعد وہ کم ہوگیا، اور دو تین ماہ بعد پھر آٹھ تولہ ہوگیا تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے، درمیان سال میں کم ہونے کا اعتبار نہیں البتہ اگر سارا مال جاتا رہا اس کے بعد دوبارہ ملے تو دوبارہ ملنے کے وقت سے حساب کا سال شمار ہوگا (بہشتی زیور)

مسئلہ ۱۶، کسی کے پاس کچھ چاندی اور کچھ سونا اور کچھ تجارتی مال ہو تو تینوں چیزوں کو دیکھو اگر ان سب کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے (ہدایہ)

مسئلہ ۱۷، اگر کوئی لڑکا یا لڑکی بالغ ہو اور وہ مال دار نہ ہوں لیکن ان کا باپ مال دار ہو تو ان کو زکوٰۃ دینا جائز ہے (ہدایہ)

مسئلہ ۱۸، نابالغ بچے کا باپ مال دار نہیں لیکن ماں مال دار ہو، تو اس بچے کو زکوٰۃ دینا جائز ہے (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹، سونے چاندی کے زیورات اور چاندی، سونے کے برتن اور سچا گوٹہ ٹھپّہ ان سب پر زکوٰۃ واجب ہے، خواہ زیور پہنتی ہو یا نہ پہنتی ہو، غرض یہ کہ چاندی سونے کی ہر چیز پر زکوٰۃ واجب ہے،

البتہ اگر مقدارِ نصاب سے کم ہو تو واجب نہیں (ہدایہ)

مسئلہ ۲۰: کسی پر تمہارا قرض آتا ہو تو اس قرض پر زکوٰۃ واجب ہے، مگر اس کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ مال اتنا ہو جتنی مقدار پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، اگر وہ قرض دو یا تین سال میں وصول ہو تو ان سب سالوں کی زکوٰۃ دینا واجب ہے (بہشتی زیور)

مسئلہ ۲۱: شوہر کے اوپر بیوی کا جو مہر ہوتا ہے وہ بھی قرض ہے، جب مہر کا روپیہ ملے تو اس کی زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے، جب تک روپیہ نہ ملے اس کی زکوٰۃ بھی واجب نہیں (بہشتی زیور)

مسئلہ ۲۲: لوہا، پیتل، تانبہ، گلٹ، رانگا اور ان چیزوں کے بنے ہوئے استعمالی برتن، اسی طرح استعمالی جوتے، کپڑے، یا کپڑا سینے کی مشین، ان پر زکوٰۃ نہیں، خواہ یہ چیزیں کتنی ہی قیمت کی ہوں،

لیکن اگر یہ چیزیں تجارتی اور بقدر نصاب ہیں تو ان پر زکوٰۃ واجب ہے (ہدایہ)

مسئلہ ۲۳: کسی کے پاس دس پانچ گھر ہیں، اور وہ سب کرایہ پر چلتے ہیں تو ان پر زکوٰۃ نہیں چاہے کتنی ہی قیمت کے ہوں،

البتہ، ان کے کرایہ کی وصول شدہ رقم اگر سال بھر باقی رہ جائے اور وہ بقدر نصاب ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے (ہدایہ)

مسئلہ ۲۴: سادات بنی ہاشم یعنی حضرت علیؓ، حضرت عباسؓ، حضرت جعفرؓ، حضرت عقیلؓ، حضرت حارثؓ بن عبدالمطلب کی اولاد کے سلسلہ کے افراد کو زکوٰۃ یا صدقۂ فطر کا پیسہ دینا جائز نہیں،
(شامی، ہدایہ)

مسئلہ ۲۵: کسی کو مستحق سمجھ کر زکوٰۃ دیدی، اس کے بعد معلوم ہوا کہ وہ مال دار یا سید ہے، یا اندھیری رات میں کسی کو زکوٰۃ دیدی، اس کے بعد معلوم ہوا کہ وہ میری والدہ یا بیٹی تھی، یا کوئی ایسا رشتہ دار تھا جس کو شرعاً زکوٰۃ دینا جائز نہیں، تو ان سب صورتوں میں زکوٰۃ ادا ہوگئی، دوبارہ زکوٰۃ دینے کی ضرورت نہیں لیکن زکوٰۃ لینے والے کو اگر معلوم ہو جائے کہ یہ زکوٰۃ کا پیسہ ہے اور میں زکوٰۃ کا مستحق نہیں تو وہ نہ لے، اور اس کو واپس کردے،

اور اگر زکوٰۃ دینے کے بعد معلوم ہوا کہ جس کو دی ہے وہ کافر ہے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی دوبارہ ادا کرے، (بہشتی زیور)

نصابِ زکوٰۃ

- ساڑھے سات تولہ سونے کی زکوٰۃ: دو ماشہ ڈھائی رتی سونا ہے،
- ساڑھے باون تولہ چاندی کی زکوٰۃ: ایک تولہ چار ماشہ ۲ رتی چاندی ہے،

○ تجارتی مال کی قیمت کا چاندی یا سونے کے ساتھ کر کے اسی حساب سے زکوٰۃ ادا کی جائے گی،

زکوٰۃ کے متعلّق ایک ضروری نوٹ

زکوٰۃ کے سلسلہ میں یہ بات سمجھ لینی ضروری ہے کہ مستحق رشتہ داروں کو دینے میں دُگنا ثواب ہے، ایک رشتہ داروں کے ساتھ حُسنِ سلوک کا، دوسرے ادائے زکوٰۃ کا،

لیکن ساتھ ہی اس کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ قوم کے یتامیٰ، مساکین، پڑوسی یہ بھی مستحق ہیں، ان کے علاوہ علم دین حاصل کرنے والے طلباء ہیں جن کی امداد کرنے میں بھی دُگنا اجر و ثواب ہے، ایک علمِ دین حاصل کرنے میں امداد کرنے کا، دوسرے ادائے زکوٰۃ کا، اس لئے زکوٰۃ ادا کرتے وقت مخیّر حضرات کو ان سب کا بھی خیال رکھنا چاہیے،

اس کے بعد اُن اقرباء اور رشتہ داروں کا بیان کیا جاتا ہے جن کو زکوٰۃ دینا جائز ہے، پھر اُن کا جن کو زکوٰۃ دینا ناجائز ہے،

کن رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے؟

مندرجہ ذیل رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے:-

بھائی، بہن، بھتیجا، بھتیجی، چچا، چچی، بھانجا، بھانجی،

پھوپھا ، پھوپھی ، ماموں ، سوتیلی ماں یا سوتیلا باپ ، سوتیلا دادا دادی ، ساس ، خسر ، ان سب کو زکوٰۃ دینا جائز ہے (شامی)

کن رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینی ناجائز ہے؟

ماں ، باپ ، دادا ، دادی ، نانا ، نانی ، بیٹا ، بیٹی ، پوتا ، پوتی ، بیوی ، شوہر ، نواسے ، نواسی ، اور جو اُن کی اولاد میں سے ہوں ان سب کو زکوٰۃ دینا ناجائز ہے ، (ہدایہ)

نقشہ مقدارِ زکوٰۃ

اکثر عورتیں زکوٰۃ ادا کرنے میں لاپرواہ ہوتی ہیں ، اس کے ادا کرنے کا بہت ہی خیال رکھنا چاہئے ، جو زیور کسی کے پاس ہو اگر وہ نصاب کی مقدار کو پہونچ جائے تو اس کی زکوٰۃ ہر سال ادا کرتی رہے ، اس کے متعلق قرآن و حدیث کی وعید ہم پیچھے بیان کر چکے ہیں ، اس کے بعد سہولت و آسانی کے لئے "بہشتی زیور" سے ایک ؁ ہزار روپے سے لے کر ایک سو روپے تک نقشہ درج کرتے ہیں ، امید ہے اس سے زکوٰۃ نکالنے میں سہولت رہے گی ،

نقشہ مقدار زکوٰۃ ایک ہزار سے ایک سو روپے تک

مقدار روپیہ لفظوں میں	مقدار روپیہ ہندسوں میں	مقدار زکوٰۃ واجب (پیسے)	مقدار زکوٰۃ واجب (روپے)	مقدار روپیہ لفظوں میں	مقدار روپیہ ہندسوں میں	مقدار زکوٰۃ واجب (پیسے)	مقدار زکوٰۃ واجب (روپے)
ایک ہزار	۱۰۰۰	۰	۲۵	پانچ سو	۵۰۰	۵۰	۱۲
نوسو	۹۰۰	۵۰	۲۲	چارسو	۴۰۰	۰	۱۰
آٹھ سو	۸۰۰	۰	۲۰	تین سو	۳۰۰	۵۰	۷
سات سو	۷۰۰	۵۰	۱۷	دوسو	۲۰۰	۰	۵
چھ سو	۶۰۰	۰	۱۵	ایک سو	۱۰۰	۵۰	۲

نوٹ

اگرچہ اس گرانی کے دور میں ایک سو روپے پر زکوٰۃ فرض نہیں، مگر ہم نے حساب آسانی سے سمجھ میں آنے کے لئے لکھ دیا ہے، کہ ڈھائی روپیہ سینکڑہ کے حساب سے زکوٰۃ نکالی جاتی ہے،

صدقہ کی فضیلت

چونکہ وجوبِ زکوٰۃ کیلئے کچھ شرائط ہیں جن کو ہم گذشتہ صفحات میں بیان کرچکے ہیں، مسلمانوں کی اکثریت ایسی ہے کہ وہ صاحبِ نصاب وزکوٰۃ نہیں ہوتی، ایسے لوگوں کے حصولِ ثواب کے لئے اسلام نے صدقہ اور خیرات رکھا ہے، اور اس کے بھی بڑے فضائل ہیں، اس لئے چند حدیثیں صدقہ کی فضیلت کے متعلق بیان کرتے ہیں:۔

ایک حدیث میں ہے کہ ایک سائل ایک عورت کے پاس اس حالت میں آیا کہ اس عورت کے منہ میں لقمہ تھا، اس نے وہ لقمہ منہ سے نکال کر سائل کو دیدیا (اس وقت اس عورت کے پاس اور کوئی چیز دینے کے لئے نہ تھی) پھر تھوڑی مدّت کے بعد اس عورت کے لڑکا پیدا ہوا، جب وہ لڑکا بڑا ہوا تو ایک بھیڑیا آیا، اور اس کو اٹھا کر لے گیا، وہ عورت دوڑتی ہوئی آئی اور یہ کہتی ہوئی کہ میرے بیٹے کو بھیڑیا لئے جاتا ہے جو مدد کرسکتا ہو کرے، اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو حکم دیا کہ اس بھیڑیے کے پاس جا اور لڑکے کو اس کے منہ سے چھڑا لے، اور اللہ تعالیٰ نے فرشتہ سے یہ بھی کہا کہ ہماری بندی سے کہنا کہ یہ تیرے اس

لقمہ کا بدلہ ہے جو تم نے منہ سے نکال کر سائل کو دیا تھا (بہشتی زیور)
دیکھا آپ نے کہ صدقہ دینے میں کتنا فائدہ ہے کہ آئی بلا ٹل گئی،

(۳) صدقہ کے ذریعہ اپنے مریضوں کی دوا کرو، کیونکہ صدقہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مرضوں کو دفع کرتا ہے، (یعنی شفاء دیتا ہے) اور صدقہ کرنا عمر کی زیادتی اور نیکیوں میں اضافہ کا سبب ہے، (بہشتی زیور)

اس حدیث سے تین باتیں معلوم ہوئیں:
اوّل یہ کہ صدقہ کی برکت سے بیماری دفع ہوتی ہے، دوسرے عمر میں زیادتی ہوتی ہے، تیسرے یہ کہ نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے،

(۳) صدقہ کی برکت سے قبر کی گرمی (عذاب) دور ہوتی ہے (طبرانی)
بہت سے کمزور ایمان والے مرد و عورت یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ صدقہ کرنے سے مال کم ہو جاتا ہے، حالانکہ حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(۴) اے بلالؓ (اللہ کے راستہ میں) خرچ کر اور عرش کے مالک سے کمی کا اندیشہ نہ کر (طبرانی)

اس حدیث کی تشریح میں مولانا تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عرش کی ملکیت اللہ تعالیٰ کی خاص طور پر فرمائی گئی، اگرچہ وہ تمام چیزوں کا مالک ہے، سو یہ خصوصیت اس لئے فرمائی گئی کہ عرش

نہایت عظیم الشان مخلوق ہے، پس اس کو ذکر میں خاص کیا، اور بتلا دیا کہ جس ذات کے قبضہ وتحت میں ایسی عظیم الشان چیز ہے اور وہ ایسی بڑی چیز کا مالک ہے تو اس سے تنگی کا اندیشہ نہ کرنا چاہئے

یعنی یہ فکر نہ کرنا چاہئے کہ صدقہ کرنے سے مال ختم ہو جائے گا البتہ اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ گنجائش کے مطابق خرچ کرے، ارشادِ خداوندی ہے:

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا ۝ (پ۱۵ ع ۳)

"اور نہ تو اپنا ہاتھ گردن ہی سے باندھ لینا چاہئے، اور نہ بالکل ہی کھول دینا چاہئے، ورنہ الزام خوردہ خالی ہاتھ ہو کر بیٹھ رہو گے"۔ (مولانا تھانویؒ)

۵ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ایک روٹی کا نوالہ (خیرات کرنے) کی وجہ سے تین آدمی جنت میں جائیں گے، (۱) خیرات کا حکم دینے والا (۲) کھانا پکانے والا (۳) مسکین اور فقیر کو جا کر نوالہ دینے والا (طبرانی)

اس زمانہ میں ایک نوالہ کی کیا حقیقت ہے، بلکہ منہ سے نکلے ہوئے نوالہ سے تو آجکل لوگ گھن اور نفرت کرتے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ

کے ہاں حقیر سی چیز صدقہ کرنے کی کتنی قدر ہے، تو اپنی پسند اور محبوب چیز اگر کوئی صدقہ کرے اس کی کتنی قدر ہوگی، چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ (پ۴ ع۱)

"ہرگز نہ حاصل کرسکو گے نیکی میں کمال جب تک خرچ کرو اپنی پیاری چیز سے کچھ۔" (ترجمہ شیخ الہندؒ)

امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پہلے زمانہ کے لوگ اس کو بُرا سمجھتے تھے کہ کوئی دن صدقہ کرنے سے خالی رہ جائے، چاہے ایک کھجور ہی کیوں نہ ہو، چاہے روٹی کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو، اس لئے کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ارشاد ہے کہ قیامت میں ہر شخص اپنے صدقہ کے سایہ میں ہوگا، (احیاء العلوم)

(۶) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی زوجہ حضرت زینبؓ بیان کرتی ہیں کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو صدقہ کرنے کی تاکید فرمائی تو کسی عورت نے دریافت کیا یا رسول اللہؐ کیا ہم اپنے قرابت داروں کو صدقہ دے سکتے ہیں؟ تو آپؐ نے جواب دیا، ایسی صورت میں تجھ کو دو اجر ملیں گے، ایک صدقہ کا، دوسرا صلہ رحمی کا (مسلم شریف)

مستحق رشتہ دار کی امداد کرنا "صلہ رحمی" کہلاتا ہے،

(۷) ایک حدیث میں ہے صدقہ مسکین کو دینا صرف صدقہ ہی

ہے، لیکن وہی صدقہ ضرورت مند رشتہ دار کو دینا دو چیزوں کے ہم وزن ہو جاتا ہے، (۱) صدقہ (۲) صلہ رحمی (ترمذی، نسائی)

ایک حدیث میں ہے صلہ رحمی کرنا عمر کو بڑھاتا ہے،

چونکہ ہر مسلمان ایسا نہیں کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو، اور بہت سے خدا کے بندے ایسے بھی ہیں جو مقروض بھی نہیں، اور خدا نے اتنا دیا ہے کہ آسانی سے گذر بسر کر سکیں، ایسے لوگوں کو چاہیئے کہ اپنی حیثیت کے مطابق کچھ نہ کچھ صدقہ اور خیرات کرتے رہا کریں، اسی لئے زکوٰۃ کے بیان میں ہم نے صدقہ کی فضیلت کا بیان کیا،

اب اگلے باب میں ہم ماہ رمضان المبارک کی فضیلت اور اس کے متعلق ضروری مسائل بیان کرتے ہیں،

گیارہواں باب ۱۱

ماہِ رمضان المبارک کے روزوں کا بیان، روزہ کی تعریف
اور فضیلت، روزہ کا مقصد، کن لوگوں پر روزہ فرض ہے،
روزہ کی نیت کا بیان،
انسان کے ہر جزو پر روزہ ہے
روزہ کے آداب، روزہ کا روحانی اور جسمانی فائدہ، رمضان
میں چار باتوں کی کثرت، سحری کی فضیلت، سحری کے وقت وظیفہ
افطار کی فضیلت، افطار کے وقت دعا،
افطار کے بعد کی دعائیں، تراویح کا بیان،
اعتکاف کی فضیلت و مسائل،
شب قدر کی فضیلت، شب قدر کے چند مفید عمل،
قضا روزوں کا بیان، روزہ کی قضا اور کفارہ کا بیان،
مفسدات روزہ کا بیان، روزہ میں مکروہ باتیں،
نذر کے روزوں کا بیان، فدیہ کا بیان،

باب ۱۱

ماہِ رمضان المبارک کے روزوں کا بیان

ارکانِ اسلام میں سے ایک اہم رکن ماہ رمضان المبارک کا روزہ بھی ہے، اس مہینہ کی فضیلت سے کم وبیش ہر مسلمان واقف ہے،
اسی مہینہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید کا نزول شروع ہوا اور اسی مہینہ میں توراۃ، انجیل، زبور وغیرہ آسمانی کتابیں نازل ہوئیں،
اس مہینہ کی دو عبادتیں خاص ہیں، ایک روزہ، دوسری تراویح۔

روزہ کی تعریف اور فضیلت

روزہ کے معنی لغت میں رُکنے اور باز رہنے کے ہیں، اور شریعت میں صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے، پینے، جماع، ان تین کاموں سے بہ نیت روزہ رکے رہنے کا نام روزہ ہے،

حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے:

لِكُلِّ شَيْءٍ بَابٌ وَبَابُ الْعِبَادَةِ الصَّوْمُ،	"ہر چیز کا ایک دروازہ ہوتا ہے اور عبادت کا دروازہ روزہ ہے"۔

ایک حدیث میں ہے:

لِكُلِّ شَيْءٍ زَكٰوةٌ وَزَكٰوةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ،	"ہر چیز کی زکوٰۃ ہے، اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے"۔

یعنی جس طرح زکوٰۃ ادا کرنے سے مال پاک ہوجاتا ہے، اور وہ مال حوادثاتِ زمانہ سے محفوظ رہتا ہے، اسی طرح روزہ رکھنے سے انسان بہت سی جسمانی اور رُوحانی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے،

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ:

"اگر لوگوں کو روزہ (رمضان) کے ثواب کی حقیقت معلوم ہوجائے تو یہ تمنا کرنے لگیں کہ سارے سال رمضان ہی رہے"۔

مختصر یہ کہ رمضان شریف کے روزوں کی فرضیت، اور فضیلت قرآن مجید اور احادیث میں واضح طور پر بیان کی گئی ہو، اسی لئے تمام علماء کا روزوں کی فرضیت پر اتفاق ہے، اسی وجہ سے ان کی فرضیت کا منکر کافر اور بغیر شرعی عذر کے روزہ نہ رکھنے والا

گنہگار اور فاسق ہے،

روزہ کا مقصد

روزہ کا مقصد انسان میں پرہیزگاری اور تقویٰ کے صفات پیدا کرنا ہے، قرآن پاک میں ارشاد ہے:

(۱) لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝	(۲) لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝	(۳) لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝
"تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔"	"تاکہ تم شکر ادا کیا کرو۔"	"تاکہ وہ (روزہ دار) نیک راہ پر لگیں"

روزہ کن لوگوں پر فرض ہے؟

روزہ ہر مسلمان، عاقل، بالغ، مرد و عورت پر فرض ہے، بغیر عذر شرعی ان کا چھوڑنا ناجائز ہے،

کن لوگوں کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے؟

بعض مجبوریاں ایسی ہیں کہ اُن کی وجہ سے شریعت نے روزہ دار کے لئے سہولت اور آسانی کر دی ہے، مثلاً:

(۱) مریض (۲) مسافرت (۳) عورت کا حاملہ ہونا (۴) عورت کا بچہ کو دودھ پلانا (۵) بہت ضعیف اور بوڑھا ہونا (۶) بھوک یا پیاس کی وجہ سے بے قرار ہو جانا (۷) عورت کا حیض و نفاس کی حالتیں ہونا

ایسے مجبور و معذور لوگوں کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے لیکن رمضان المبارک کا احترام بہر حال سب کو کرنا چاہیے، ہر کسی کے سامنے کھائے پیئے نہیں، اور سوائے ایسے بوڑھے کے جس میں طاقت دوبارہ آنے کی امید نہ ہو، باقی سب لوگ بعد رمضان اپنے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کریں (شامی)

اب ان مجبوریوں کا مختصراً بیان کیا جاتا ہے،

① **مرض**: یعنی اگر کوئی شخص ایسا بیمار ہو جس میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو، یا روزہ رکھنے سے بیماری بڑھ جانے کا اندیشہ ہو، یا مریض کی جان جانے کا خطرہ ہو اور دیندار حکیم یا ڈاکٹر کی یہ رائے ہو کہ روزہ رکھنا نقصان کرے گا تو ایسے شخص کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، تندرست ہونے کے بعد رکھ لے،

② **سفر**: جتنے لمبے سفر میں قصر نماز پڑھنے کا حکم ہے اتنے لمبے سفر میں اگر کسی مسافر کو روزہ رکھنے سے تکلیف ہوتی ہو تو سفر ختم کرنے کے بعد روزہ رکھ لے، اور اگر تکلیف نہ ہوتی ہو تو روزہ رکھنا افضل ہے، (شامی، درمختار)

③ **بوڑھا ہونا**: کوئی شخص اتنا بوڑھا ہو کہ روزہ رکھنے کی طاقت ہی نہ ہو، اگر طاقت آنے کی امید ہو تو طاقت آنے پر روزہ رکھے، ورنہ فدیہ دیتا رہے، یعنی ہر ایک روزہ کے بدلے میں صدقہ فطر

کی مقدار میں گیہوں دے، یا ہر روزہ کے بدلے میں ایک مسکین کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے (در مختار، شامی)

④ **بھوک پیاس سے بیقراری**: روزہ میں اس قدر بھوک یا پیاس کا غلبہ ہو جائے، جس کی وجہ سے جان جانے یعنی مر جانے کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، مگر یہ اُس وقت ہے جب یہ بھوک پیاس قدرتی اور طبعی ہو، (عالمگیری)

⑤ **حاملہ**: کوئی عورت امید سے ہو، اور روزہ رکھنے سے اس کو یا بچّے کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو، تو روزہ نہ رکھے، فراغت کے بعد رکھ لے (شامی)

⑥ **دُودھ پلانا**: اگر بچّے کو روزہ سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو بعد میں رکھ لے (شامی)

⑦ **حیض و نفاس**: ایسی عورت کو اس حالت میں روزہ رکھنا جائز نہیں، یہ قدرتی مجبوری ہے،

رُوزہ کی نیّت کا بیان

ہر قسم کے روزہ کے لئے نیّت کرنا بھی شرط ہے، نیّت کے معنی ارادہ کرنے کے ہیں، یعنی دل میں یہ ارادہ کرے کہ میں روزہ رکھتی ہوں، صرف اس ارادہ اور نیت سے روزہ ہو جائے گا، اگر زبان سے

عربی کے یہ الفاظ بھی پڑھ لے تو اچھا ہے: بِصَوْمِ غَدٍ نَوَیْتُ (عالمگیری)

انسان کے ہر جُز پر رُوزہ ہے،

قرآن پاک میں ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ (پ۲ ع۷) | اے ایمان والو تم پر روزہ فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا (مولانا تھانویؒ)

مفسرین حضرات نے اس آیت کے ضمن میں لکھا ہے کہ آدمی کے ہر جُز پر روزہ ہے،

زبان کا روزہ: یہ ہے کہ اس کو جھوٹ بولنے سے بچائے،

کان کا روزہ: یہ ہے کہ ناجائز چیزوں کے سننے سے بچائے،

آنکھ کا روزہ: یہ ہے کہ ناجائز اور خلافِ شرع اور بیہودہ باتوں کے دیکھنے سے بچائے،

نفس کا روزہ: یہ ہے کہ اس کو حرص اور فضول نفسانی خواہشات سے بچائے،

دِل کا روزہ: یہ ہے کہ اس کو دنیا کی محبّت سے خالی رکھے،

رُوزہ کے آداب

احادیث میں روزہ کے بہت سے آداب بیان کیے گئے ہیں

اس لئے ہر روزہ دار کو ان کا خیال رکھنا چاہیئے، حدیث شریف میں ہے:۔

(۱) كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صَوْمِهِ اِلَّا الْجُوْعُ وَالْعَطَشُ، (بخاری)

"کتنے روزہ دار ایسے ہیں کہ ان کا روزہ سوائے بھوک اور پیاس کے کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔"

(۲) لَيْسَ الصِّيَامُ مِنَ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ اِنَّمَا الصِّيَامُ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ (مستدرک، بیہقی)

"کہ روزہ (صرف) کھانے پینے سے پرہیز کا نام نہیں، بلکہ لغو اور بیہودہ باتوں سے بچنے کا نام روزہ ہے۔"

(۳) مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ، (بخاری)
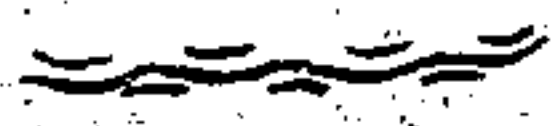
"یعنی جس نے روزہ میں جھوٹ بولنا اور بیہودہ باتیں نہ چھوڑیں تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔"

خلاصہ: یہ ہے کہ روزہ دار کو گالم گلوچ، شور و شغب بیہودہ باتیں، غیبت وغیرہ ان سب باتوں سے باز رہنا چاہیئے،

روزہ کا روحانی اور جسمانی فائدہ

یہی نہیں کہ روزہ صرف عبادت ہے، بلکہ جب اُس کے

آداب کا لحاظ رکھا جائے تو اس میں جسمانی اور روحانی دونوں قسم کے فائدے ہیں، مثلاً روحانی فوائد تو یہ ہیں:

(۱) روزہ دار کو عبادت میں لطف آتا ہے اور عبادت میں طبیعت لگتی ہے،

(۲) روزہ سے روحانی طاقت اور قوت بڑھ جاتی ہے،

(۳) گناہوں سے نفرت اور بے رغبتی ہونے لگتی ہے،

(۴) مساکین پر رحم آتا ہے،

(۵) بھوکے آدمی کو دیکھ کر محبت پیدا ہوتی ہے،

ان کے علاوہ اور بہت سی روحانی بیماریوں کے دور کرنے کے لئے روزہ بہترین تریاق ہے،

شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اَلصَّوْمُ تِرْيَاقٌ يُتَعَمَّلُ لِدَفْعِ السُّمُوْمِ النَّفْسَانِيَّةِ (حجۃ اللہ البالغہ)	"یعنی روزہ تریاق ہے جو نفسانی خواہشات کو دور کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے"

روحانی بیماری کی طرح جسمانی بیماریوں کے لئے بھی روزہ بہت مفید ہے، خصوصاً معدہ کے بیمار لوگوں کے لئے اور بلغمی مزاج والوں کے لئے،

خلاصہ یہ کہ روزہ کی مثال تریاق اور دوا کی طرح ہے،

جس کے استعمال سے رُوحانی اور جسمانی بیماریاں دُور ہوتی ہیں،

دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان مرد وعورت کو ماہ رمضان کے روزے رکھنے اور اس کا احترام کرنے کی توفیق بخشے، آمین،

رمضان میں چار باتوں کی کثرت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم گنہگاروں کیلئے اس مہینہ میں پڑھنے کے لئے ایک وظیفہ بھی بتلا دیا کہ:

اگر تم پروردگارِ عالم کی خوشنودی اور رضا چاہتے ہو تو چار باتوں کا ورد رکھو! ① کلمۂ طیبہ کی کثرت ② استغفار کا ورد، ③ طلبِ جنّت ④ عذابِ دوزخ سے پناہ،

ہم نے ان چار باتوں کی تفصیل اپنی کتاب "تحفۃ الصیّام" میں بیان کی ہے،

اس کے بعد مختصراً سحری وافطار، اعتکاف وشب قدر وغیرہ کے فضائل بیان کئے جاتے ہیں:۔

سحری کی فضیلت

لغت میں "سحر" اس کھانے کو کہتے ہیں جو صبح کے قریب کھایا جائے، چونکہ سحری کھانا بالکل اخیر وقت مستحب ہے اس لئے اُس کو

"سُحری" کہتے ہیں، سحری کھانے کی حدیثوں میں بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے، چند حدیثیں ہم یہاں درج کرتے ہیں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السُّحُوْرِ بَرَکَۃً (بخاری مسلم وغیرہ)	سُحری کھایا کرو، کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

ایک حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الْمُتَسَحِّرِیْنَ ۵ (طبرانی، ترغیب)	"اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانیوالوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں"

یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر کتنا انعام ہے کہ ایک تو سحری کھانے میں صبح صادق تک سہولت فرمادی، اور پھر سحری کھانے پر یہ انعام کہ پروردگار خود رحمت بھیجتے ہیں، اور فرشتے بھی دعائے رحمت کرتے ہیں، اس لئے ہر روزہ دار کو چاہیے کہ وہ سحری کے وقت اگر بھوک نہ بھی ہو تب بھی اتنے بڑے انعام سے محروم نہ رہے، گنجائش نہ ہو تو صرف ایک کھجور کھالیں، یا ایک گھونٹ پانی پی لیں، انشاء اللہ سحری کے ثواب سے محروم نہ رہیں گی،

سحری کے وقت وظیفہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سحری کے وقت

کثرت سے یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ کا ورد رکھو، اس کے پڑھنے والے کے (انشاء اللہ) سارے گناہ (صغیرہ) معاف ہوجائیں گے،

افطار کی فضیلت

سحری کی طرح افطار کی بھی حدیثوں میں بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے،

ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ تین شخصوں کی دعاء رد نہیں کرتا (۱) روزہ دار کی دعاء افطار کے وقت (۲) مظلوم کی، جب تک بدلہ نہ لے (۳) مسافر کی جب تک سفر سے اپنے گھر واپس نہ آئے،

ایک حدیث میں ہے:

لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَۃٌ عِنْدَ فِطْرِہٖ وَفَرْحَۃٌ عِنْدَ لِقَآءِ رَبِّہٖ، (مسلم)

"یعنی روزہ دار کے لئے دو موقعے خوشی کے ہیں، ایک افطار کے وقت (دنیا میں) دوسرے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت (آخرت میں)"

حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ دار کی دعاء افطار کے وقت قبول ہوتی ہے، اس لئے ایسے قیمتی وقت کو بیکار اور فضول باتوں میں ضائع نہیں کرنا چاہیئے،

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ رمضان کے ہر دن افطار کے وقت ایسے دس لاکھ بندوں کو دوزخ سے آزاد کرتے ہیں جو جہنم میں داخل کئے جانے کے مستحق ہو چکے ہوں، اور جب رمضان کا آخری دن ہوتا ہے تو اس دن اللہ تعالیٰ رمضان کے سارے دنوں کی برابر لوگوں کو جہنم سے آزادی دیتے ہیں،

دعا ہے کہ حق تعالیٰ ہر مسلمان کو اپنی رحمتوں سے نوازے، آمین،

افطار کے وقت کی دعاء

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم روزہ افطار کے وقت یہ دعاء پڑھتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ (ابوداؤد)	"یا اللہ میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا، اور تیرے ہی دیئے ہوئے رزق سے افطار کیا"

روزہ افطار کے بعد کی دُعائیں

اس کے علاوہ آپ سے یہ دُعائیں بھی ثابت ہیں:

① یَا وَاسِعَ الْفَضْلِ اِغْفِرْ لِیْ،	"اے بڑے فضل وعطا والے میری مغفرت فرما دیجئے"

② اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ،

"یا اللہ تیری رحمتِ عامہ کے صدقہ میں یہ دعا مانگتی ہوں کہ میری مغفرت فرمادے"

(ابن ماجہ، ابن السنی)

ایک حدیث میں ہے کہ جو مسلمان روزہ افطار کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے تو اس کے تمام گناہ (صغیرہ) معاف ہو جاتے ہیں،

③ یَاعَظِیْمُ یَاعَظِیْمُ اَنْتَ اِلٰھِیْ لَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ اِغْفِرْ لِیَ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ اِلَّا الْعَظِیْمُ ؕ

(کنز العمال)

"اے عظیم! اے عظیم! (پروردگار) تو میرا معبود ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو میرے گناہ عظیم (بے حد گناہ) معاف فرمادے، کیونکہ ان عظیم گناہوں کو عظیم ذات کے سوا کوئی بخش نہیں ہو سکتا"

تراویح کا بیان

ماہ رمضان کی دوسری اہم عبادت تراویح ہے، اور یہ امتِ محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خصوصی عبادت ہے، جس کا ہر مسلمان، عاقل، بالغ، مرد و عورت کے ذمہ ادا کرنا سنت مؤکدہ ہے، حدیث پاک میں ہے:-

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ،
(مسلم)

"جو شخص رمضان میں قیام کرے، (یعنی تراویح پڑھے) اس کو حق سمجھ کر خاص خدا کیلئے، تو اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے"

تراویح کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس سے مسلمانوں کے دلوں میں قرآن مجید کی عظمت کا احساس پیدا ہوتا ہے، اور سوئے ہوئے جذبات اُبھر آتے ہیں،

ایک حدیث میں ہے جو مسلمان محض ثواب کی نیت سے قیام کرے (یعنی تراویح پڑھے) وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جائیگا جیسے آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو (نسائی)

غرض یہ ہے کہ تراویح کی بڑی فضیلت ہے، اور ہم ایسے گنہگاروں کے لئے گناہوں کی معافی اور خدا کو راضی کرنے کا بہترین عمل ہے،

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہے کہ عورت کے لئے یہ آسانی رکھ دی کہ وہ اپنے گھر میں تراویح کی نماز پڑھے، اس کے لئے یہ بھی پابندی نہیں کہ جماعت سے پڑھے، اگر کہیں یہ پابندی لگا دی جاتی تو وہ بڑی مشقت اور دشواری میں پڑ جاتی کہ گھر کا کام کاج کرے، بچّوں کی پرورش اور نگہداشت کرے، یا مسجد میں جا کر تراویح پڑھے، اس وجہ سے عورت کو اختیار ہے کہ جس طرح

چاہے اپنے گھر میں تراویح کی نماز پڑھ لے، مگر پڑھے ضرور،

تراویح کا طریقہ

یہ ہے کہ عشاء کے فرض پڑھ کر پھر دو سنتیں پڑھے، اس کے بعد ۲۰ بیس رکعتیں دو دو رکعت کی نیت باندھ کر پڑھے، ہر دو رکعت پر سلام پھیر دے، جب چار رکعت ہو جائیں تو کچھ دیر بیٹھے بیٹھے درود شریف یا اور کوئی اللہ کا ذکر کرتی رہے، یا سُبْحَانَ اللّٰہِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے، اس تسبیح کی بڑی فضیلت ہے،

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تسبیح کے متعلق صحابہؓ کرامؓ کو مخاطب کر کے فرمایا:

"کیا تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر عمل نہیں کر سکتا؟" صحابہؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ ایسا کون کر سکتا ہے،

آپؐ نے فرمایا: تم میں ہر شخص کر سکتا ہے، صحابہ نے عرض کیا، وہ کونسا عمل ہے؟ آپؐ نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ، (ایک مرتبہ کہنا) ثواب میں اُحد پہاڑ کے وزن سے بھی بڑھ کر ہے، (اسی طرح) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور (اسی طرح) اَللّٰہُ اَکْبَرُ (حصن حصین)

یا یہ تسبیح پڑھ لے، سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ

وَالْجَبَرُوْتِ، سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَ لَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الرُّوْحِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ ؕ (شامی)

روزے اور تراویح کے علاوہ اس مہینہ کے آخری عشرہ میں اعتکاف کی بڑی فضیلت اور ثواب ہے، اس لئے اس کا بھی مختصر سا بیان کیا جاتا ہے :-

اعتکاف کی فضیلت

اعتکاف کی حدیث شریف میں بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے، چند حدیثیں یہاں درج کی جاتی ہیں :

① حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رمضان کے آخری عشرہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو وفات دی، (یعنی وفات کے وقت تک آپؐ ہمیشہ اعتکاف کرتے رہے) آپؐ کی وفات کے بعد آپؐ کی ازواج مطہراتؓ اعتکاف کرتی رہیں، (بخاری و مسلم)

اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہوگی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات تک ہر سال اعتکاف فرماتے رہے،

اور آپؐ کی وفات کے بعد ازواجِ مطہرات آپؐ کی سنت پر عمل پیرا رہیں،

② ایک حدیث میں ہے رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف کرنے والے کو دو حج اور دو عمروں کے برابر ثواب ملے گا، (بیہقی)

③ ایک اور حدیث میں ہے جو شخص ایک دن کا اعتکاف بھی اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کرتا ہے اس کے اور دوزخ کے درمیان تین خندقوں کی (برابر) مقدار میں دیوار قائم کر دی جاتی ہے، ان خندقوں کا فاصلہ زمین و آسمان کے فاصلہ سے بھی زیادہ ہے،

اعتکاف کی جیسی فضیلت مردوں کے لئے ہے ایسی ہی عورتوں کے لئے بھی ہے، بلکہ عورتوں کو یہ سہولت بھی ہے کہ وہ اپنے گھر کے کسی گوشہ میں اعتکاف کی نیت سے بیٹھ جائیں،

اعتکاف کا طریقہ

رمضان شریف کی بیسویں تاریخ کو دن چھپنے سے ذرا پہلے اپنے گھر میں جہاں نماز پڑھنے کی جگہ مقرر کر رکھی ہو اس جگہ پابندی سے جم کر بیٹھ جائے، اسی کو اعتکاف کہتے ہیں،

اعتکاف شروع کر دینے کے بعد پیشاب، پاخانہ یا کھانے پینے کی ضرورت سے وہاں سے اٹھنا جائز ہے، اور اگر کوئی کھانا پانی دینے والا ہو تو اس کے لئے بھی نہ اُٹھے، ہر وقت اسی جگہ رہے، اور وہیں سو رہے، اور بہتر یہ ہے کہ بیکار نہ رہے، قرآن مجید پڑھتی رہے، مکروہ وقت نہ ہو تو نفلیں پڑھے، اور جو توفیق ہو نیک کام کرتی رہے، مثلاً درود شریف پڑھے، اور اگر حیض آجائے تو اعتکاف چھوڑ دے، جتنے دن اعتکاف میں بیٹھی رہی اللہ تعالیٰ اسی کا ثواب عطا فرما دے گا، اعتکاف کی حالت میں اپنے شوہر سے قربت وغیرہ بھی جائز نہیں (ماخوذ از بہشتی زیور)

شب قدر کی فضیلت

رمضان کے آخری عشرہ میں ایک رات آتی ہے، اس کو شب قدر کہتے ہیں، قرآن مجید میں اس کو ہزار مہینوں سے زیادہ افضل فرمایا گیا ہے، ہزار مہینوں کے تراسی سال چار ماہ ہوتے ہیں،

اور اس شب کی چار خصوصیتیں بیان کی گئی ہیں،

① اس رات میں نزولِ قرآن شروع ہوا ② ملائکہ کا نزول ہوتا ہے ③ ہزار مہینوں سے زیادہ فضیلت ہے ④ صبح صادق تک

خیر و برکت، امن و سلامتی کی بارش ہوتی رہتی ہے،

یہ چاروں باتیں پارۂ عمّ کی سورۂ قدر (اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ) میں بیان کی گئی ہیں،

حضرت انسؓ روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شب قدر میں جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ (زمین پر) اُترتے ہیں، اور ہر اُس شخص کے لئے جو (اس رات میں) کھڑے یا بیٹھے ہوئے اللہ کا ذکر کر رہا ہو اور عبادت میں مشغول ہو دعائے رحمت کرتے ہیں،

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ (بخاری)

"شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔"

یعنی ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ اِن پانچ راتوں میں تلاش کرو،

شب قدر کے چند مفید عمل:

(۱) حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے دریافت کیا کہ شب قدر میں کیا پڑھوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ، (ترمذی)	"یا اللہ! آپ معاف کرنیوالے ہیں معافی چاہنے والے کو پسند کرتے ہیں (لہٰذا) مجھے بھی معاف فرما دیجیے"۔

۲ صدیقہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں تھے تو میں نے آپؐ کے پاس جاکر کان لگایا تو آپؐ یہ دعا، پڑھ رہے تھے:

اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ اَللّٰھُمَّ لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَآ اَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ، (بیہقی)	"یا اللہ! میں تیرے عفو کی پناہ چاہتی ہوں تیری سزا سے اور تیری رضا کی پناہ چاہتی ہوں تیرے غصہ سے اور پناہ چاہتی ہوں تیری سختیوں سے، یا اللہ! میں آپ کی تعریف کا شمار نہیں کرسکتی، آپ کی ذات ایسی ہی بلند و بالا ہے جیسی آپ نے بیان کی"

اگر کوئی مرد یہ دعا، پڑھے تو ترجمہ میں "چاہتی ہوں" کی بجائے چاہتا ہوں کہے۔

۳ جو شخص شب قدر میں صدق دل سے تین مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے تو اللہ تعالیٰ پہلی مرتبہ کہنے میں اس کے گناہ مٹا دیتے ہیں دوسری مرتبہ کہنے میں اس کو جہنم سے آزاد کردیتے ہیں، تیسری مرتبہ

کہنے میں وہ جنت کا مستحق ہوجاتا ہے (نزہۃ المجالس)

④ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "جو شخص شب قدر میں عشاء کے بعد سات مرتبہ سورۃ قدر (اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ) پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر بلا اور مصیبت سے نجات دیتے ہیں، اور ستّر ہزار فرشتے اس کے لئے جنّت کی دعاء کرتے ہیں (نزہۃ المجالس)

⑤ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص اس رات میں دو رکعتیں اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ اس کے بعد سات مرتبہ سورۃ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) پڑھے پھر سلام پھیرنے کے بعد ستّر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ پڑھے تو اس کا پڑھنے والا مصلّے سے اُٹھنے نہ پائے گا، کہ اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے والدین کے گناہوں کو معاف فرما دیں گے (درّۃ الناصحین)

اس رات میں صرف ایک ہی قسم کی عبادت میں سارا وقت نہ گذار دے، بلکہ نوافل، تلاوتِ قرآن، درود شریف اور دوسری دعاؤں و اذکار کا بھی ورد رکھے، اور اپنی شب بیداری و عبادت پر ناز نہ کرے، بلکہ خداوند کریم کا شکر ادا کرے کہ اس نے مجھے اس بابرکت اور مقدس رات میں عبادت اور شب بیداری کی توفیق بخشی، اور دعاء کرے کہ میری یہ ناچیز عبادت قبول فرما دیں،

ماہِ رمضان کے روزوں، نفلی روزوں، سحر وافطار، اعتکاف، شب قدر، صدقۂ فطر وغیرہ کے فضائل اور مسائل سے متعلق ہم نے ایک کتاب "تحفۃ الصیام" لکھی ہے، جس میں تفصیل سے ان مسائل کو بیان کیا ہے، اس مختصر کتاب میں ہم تفصیلی مسائل بیان نہیں کر سکتے،

اب ہم روزوں کے کچھ ضروری مسائل بیان کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ مدد فرمائے، آمین ؛

قضا روزوں کے مسائل

مسئلہ ۱: جو روزے کسی وجہ سے رہ گئے جہاں تک ہو ان کی جلدی قضا رکھ لے، بلا وجہ دیر کرنے سے گناہ ہوتا رہے گا، ویسے زندگی کا بھی بھروسہ نہیں نہ معلوم کب موت آجائے (ہدایہ)

مسئلہ ۲: قضا روزہ کی رات سے نیت کرنا ضروری ہے، اگر صبح صادق کے بعد نیت کی تو وہ روزہ نفلی ہو جائے گا، اور قضا روزہ دوبارہ رکھنا پڑے گا (ہدایہ)

مسئلہ ۳: قضا روزے چاہے لگاتار رکھ لے، اور دل چاہے تو تھوڑے تھوڑے کر کے رکھ لے دونوں طرح جائز ہے (ہدایہ)

مسئلہ ۴: کسی کے ذمہ ایک رمضان کے روزے تھے وہ نہ رکھ سکی تھی

کہ دوسرا رمضان آگیا، اور اس دوسرے رمضان کے روزے بھی قضا ہوگئے، تو دونوں سال کے روزوں کی قضا رکھنا ضروری ہے، اور ان میں یہ نیت بھی کرنی ہوگی کہ میں فلاں رمضان کے روزوں کی قضا کرتی ہوں (درمختار)

مسئلہ ۵: ایک رمضان کے روزوں کی قضا باقی تھی کہ دوسرا رمضان آگیا تو پہلے موجودہ رمضان کے روزے رکھے، عید کے بعد قضا روزے رکھے (ہدایہ)

مسئلہ ۶: رمضان بھر کسی کو جنون رہا، اور بعد رمضان ٹھیک ہوگئی تو ان روزوں کی قضا نہیں، اور اگر رمضان میں ہی جنون جاتا رہا تو اس صورت میں جنون کے دنوں کے روزوں کی قضا واجب ہے (ہدایہ)

مسئلہ ۷: کوئی رمضان بھر بیہوش رہی، تو رمضان کے بعد جب ہوش آجائے سب روزوں کی قضا کرے (ہدایہ)

مسئلہ ۸: رمضان کے مہینہ میں روزہ کی حالت میں بیہوش ہوگئی اور ایک دن سے زیادہ بیہوش رہی تو بیہوش ہونے کے دن کے علاوہ جتنے دن بیہوش رہی اتنے دنوں کی قضا رکھے، جس دن بیہوش ہوئی اس ایک دن کی قضا واجب نہیں کیونکہ اس دن کا روزہ بوجہ نیت درست ہوگیا، البتہ اگر

اس دن روزہ سے نہ تھی، یا اُس دن حلق میں کوئی دوا ڈالی گئی، اور وہ حلق سے نیچے اُتر گئی تو اس دن کی قضا واجب ہے (بہشتی زیور)

مسئلہ ۹: کلی کرتے ہوئے بلا ارادہ حلق میں پانی اتر گیا، اور روزہ اس کو یاد ہے تو اس روزہ کی قضا واجب ہے (عالمگیری، شامی)

مسئلہ ۱۰: کسی نے بھولے سے روزہ میں کچھ کھا پی لیا اور یہ سمجھ کر کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا پھر قصداً کھا پی لیا تو روزہ ٹوٹ گیا اسکی قضا واجب ہے (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: روزہ کی حالت میں کسی نے کان میں دوا ڈالی، یا تیل ڈالا تو روزہ ٹوٹ گیا، اس کی قضا لازم ہے (درمختار)

مسئلہ ۱۲: سحری کے وقت آنکھ نہ کھلی، اور ظہر کے وقت تک اس پس وپیش میں رہی کہ روزہ کی نیت کروں یا نہ کروں، ظہر کے وقت روزہ توڑ دیا تو اس کی صرف قضا ہے (درمختار)

مسئلہ ۱۳: بہت سخت ابر کی وجہ سے یہ سمجھ کر کہ غروب ہوگیا، افطار کرلیا، بعد میں سورج نکل آیا تو اس روزہ کی بھی قضا ہے (ہدایہ)

مسئلہ ۱۴: کسی کو اتنی شدت کی پیاس لگی کہ دم نکلنے کو ہو گیا، اس وجہ سے روزہ توڑ دیا تو اس روزہ کی قضا ضروری ہے (درمختار)

مسئلہ ۱۵: روزہ کی حالت میں حیض آنا شروع ہوگیا، تو اس کی

قضا کرنا ضروری ہے، بہتر یہ ہے کہ اس حالت میں بھی شام تک کھلم کھلا کچھ کھائے پیئے نہیں (ردالمختار)

مسئلہ ۱۶: دائی یا نرس نے پیشاب کے مقام پر انگلی ڈالی یا خود اپنی انگلی ڈالی، اور ایک مرتبہ یا تھوڑی سی انگلی باہر نکال کر دوبارہ ڈالی تو روزہ ٹوٹ گیا، اس روزہ کی قضاء واجب ہے، یا پہلی مرتبہ جو انگلی ڈالی اس پر دوا لگی ہوئی تھی یا پانی میں بھیگی ہوئی تھی تو اس صورت میں پہلی مرتبہ ڈالنے سے ہی روزہ ٹوٹ گیا، اس کی قضا واجب ہے۔ (بہشتی زیور)

مسئلہ ۱۷: منہ میں سوتے وقت پان دبا کر سو گئی، اور صبح صادق ہو جانے کے بعد آنکھ کھلی تو روزہ نہیں ہوا، اس کی قضا رکھے، (شامی)

مسئلہ ۱۸: کسی نے روزہ کی حالت میں نلاس سونگھی، یا کان میں تیل ڈالا یا انیمہ کرایا تو روزہ ٹوٹ گیا، اس روزہ کی صرف قضا واجب ہے (ہدایہ)

مسئلہ ۱۹: کسی نے روزہ کی حالت میں پیشاب کی جگہ دوا رکھی تو روزہ جاتا رہا، اس کی قضا واجب ہے (بہشتی زیور)

مسئلہ ۲۰: دانتوں میں گوشت کا ریشہ اٹکا رہ گیا، اور اس کو نگل لیا تو اگر وہ چنے کے برابر یا اس سے زیادہ ہو تو روزہ ٹوٹ گیا اس کی قضا واجب ہے (درمختار)

روزوں کی قضا اور کفارہ کے مسائل

کفارہ کے سلسلہ میں سب سے پہلے یہ مسئلہ معلوم ہونا ضروری ہے کہ صرف رمضان شریف کے مہینہ میں روزہ توڑ دینے سے کفارہ واجب ہوتا ہے،

اس کے علاوہ اور کسی قسم کا روزہ توڑنے سے کفارہ واجب نہیں ہوتا، حتیٰ کہ رمضان کے مہینہ کا دوسرے دنوں میں قضا روزہ رکھے اور اس کو توڑ دے تو اس کی صرف قضا ہے کفارہ نہیں،

کفارہ واجب ہونے کی بہت سی صورتیں ہیں، مثلاً:

۱۔ روزہ رکھ کر کوئی ایسی چیز جو دوا یا غذا یا لذت کے طور پر استعمال کی جاتی ہے، جان بوجھ کر کھا یا پی لے،

۲۔ جان بوجھ کر عورت مرد صحبت کر لیں،

۳۔ سرمہ لگایا یا ٹیکہ لگوایا، اور یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا کچھ کھا پی لیا، تو ان صورتوں میں کفارہ اور قضا دونوں واجب ہیں (عالمگیری)

مسئلہ ۱: رمضان میں بلا عذر شرعی روزہ توڑ دینے کا کفارہ یہ ہے کہ لگاتار ساٹھ روزے رکھے، اگر کسی وجہ سے درمیان میں کوئی روزہ چھوڑ دیا تو دوبارہ نئے سرے سے پھر رکھے (بحر الرائق)

مسئلہ ۲: اگر کفارہ کے روزے رکھتے رکھتے حیض آنا شروع ہو گیا

تو یہ شرعی مجبوری ہے پاک ہوتے ہی فوراً باقی روزے رکھ کر ساٹھ روزے پورے کردے (بحر الرائق)

مسئلہ ۳: نفاس کی وجہ سے درمیان میں روزے چھوٹ گئے تو کفارہ صحیح نہیں ہوا، سارے روزے دوبارہ رکھے (بہشتی زیور)

مسئلہ ۴: روزہ کی حالت میں عورت بیہوش پڑی سو رہی تھی کہ اس کے شوہر نے اس سے صحبت کرلی تو روزہ جاتا رہا، مگر عورت پر روزہ کی صرف قضا ہے اور شوہر پر قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں (بہشتی زیور)

مسئلہ ۵: کفارہ کے روزے رکھ رہی تھی کہ رمضان کا مہینہ شروع ہوگیا، تو پہلے رمضان کے روزے رکھے، اور عید بعد کفارے کے روزے دوبارہ رکھے، (در مختار)

مسئلہ ۶: کسی میں روزہ رکھنے کی طاقت نہیں تو ساٹھ مسکینوں اور غریبوں کو پیٹ بھر کر دونوں وقت کا کھانا کھلائے، یہ مسکین سب کے سب بالغ ہوں نابالغ کوئی نہ ہو (شامی) ورنہ کفارہ ادا نہ ہوگا،

مسئلہ ۷: مسکینوں کو کھانا کھلانے کی بجائے کچا اناج دینا بھی جائز ہے، ہر روزہ کے بدلہ میں صدقۂ فطر کی مقدار میں اناج دیا جائے گا، اور چاہے تو اس اناج کی قیمت دیدے (عالمگیری)

مسئلہ ۸: صرف ایک ہی مسکین کو ساٹھ دن تک صبح شام کھانا کھلادے یا اناج یا اس کی قیمت دے تو یہ بھی جائز ہے (عالمگیری)

مسئلہ ۹: اگر حساب کرکے ایک مسکین کو ساٹھ دن کا اناج ایک دم دیدیا تو ایک ہی دن کا کفارہ ادا ہوگا، ایک مسکین کو ایک روزہ سے کم یا زیادہ اناج دینا جائز نہیں، (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: ایک ہی رمضان میں دو یا تین روزے توڑ ڈالے تو سب روزوں کا ایک ہی کفارہ کافی ہے (شامی)

مفسداتِ روزہ کے مسائل

جن باتوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ان کے مسائل درج ذیل ہیں:

مسئلہ ۱: کسی نے زبردستی روزہ دار کے منھ میں کوئی چیز ڈال دی اور وہ حلق سے نیچے اتر گئی تو روزہ ٹوٹ گیا، (ہدایہ)

مسئلہ ۲: کسی کو قے آئی اور اس کو جان بوجھ کر حلق میں واپس لوٹا لیا، یا قصداً منہ بھر کر قے کر ڈالی تو روزہ ٹوٹ گیا (درمختار)

مسئلہ ۳: دانتوں میں اٹکی ہوئی چیز باہر نکال کر نگل لی، چاہے وہ چنے سے کم ہو یا زیادہ، روزہ ٹوٹ گیا،
لیکن اگر نکالتے وقت خود بخود اندر چلی گئی اور وہ چنے سے کم ہی تو روزہ نہیں ٹوٹا اور چنے کے برابر ہو تو ٹوٹ گیا (درمختار)

مسئلہ۴، تھوک کے ساتھ حلق کے نیچے خون چلا گیا، اور تھوک خون پر غالب ہے تو روزہ ٹوٹ گیا (درمختار)

مسئلہ۵، لوبان یا اور کسی چیز کی دھونی دے کر اس کو اپنے ارادہ سے سونگھ لیا تو روزہ ٹوٹ گیا (شامی)

مسئلہ۶، کسی نے کنکری یا لوہے کا ٹکڑا یا ایسی اور کوئی چیز کھالی، جس کو عموماً کوئی کھاتا نہیں، اور نہ کوئی بطور دوا استعمال کرتا ہے، تو روزہ ٹوٹ گیا (ہدایہ)

روزہ میں مکروہ باتیں

مکروہ کا مطلب یہ ہے کہ روزہ کی حالت میں کوئی ایسی بات ہو جائے جس سے ثواب میں کمی آجائے، اگر اتفاقیہ ایسی کوئی بات ہو جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا بلکہ ثواب میں کمی ہو جاتی ہے، چند مکروہ باتیں یہ ہیں :۔

① کوئلہ چبا کر دانت مانجھنا ② منجن سے دانت مانجھنا ③ روزہ میں مبالغہ کے ساتھ کلی کرنا ④ یا ناک میں پانی ڈالنا ⑤ استنجا کرتے وقت ٹانگیں چوڑی کر کے بیٹھنا ⑥ کوئی چیز زبان سے چکھنا ⑦ منھ میں تھوک جمع کر کے نگلنا ⑧ غیبت کرنا ⑨ جھوٹ بولنا، ⑩ گالی بکنا ⑪ روزہ کی وجہ سے بے قراری اور گھبراہٹ کا اظہار کرنا ⑫ غسل کی حاجت ہونے پر قصداً صبح صادق کے بعد غسل کرنا

یہ سب باتیں روزہ کے اندر مکروہ ہیں، اس لئے ان سب باتوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

فدیہ کا بیان اور مسائل

مسئلہ: جو اتنی ضعیف اور بوڑھی ہوگئی ہو کہ اس میں روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رہی، یا ایسی بیمار ہے کہ آئندہ تندرست ہونے کی امید نہیں تو روزے نہ رکھے، اور ہر روزہ کے بدلہ میں ایک غریب مسکین کو صدقۂ فطر کی مقدار میں غلہ یا پیسے دیدے، یا صبح شام پیٹ بھر کر ہر روزہ کے بدلہ میں روزانہ کسی مسکین کو کھانا دیتی رہے، شریعت میں اس کو فدیہ کہتے ہیں، (درمختار)

مسئلہ: اگر کبھی خدا کے حکم سے ایسی معذور میں طاقت آجائے یا تندرست ہو کر روزے رکھنے کے قابل ہو جائے تو چھوڑے ہوئے سب روزوں کی قضا کرے، خواہ ان کا فدیہ بھی دے چکی ہو، اس صورت میں فدیہ کا ثواب علیحدہ ملے گا (عالمگیری)

نذر کے روزوں کا بیان اور مسائل

یاد رکھئے نذر کی ۲ دو قسمیں ہیں، ایک یہ کہ اپنی طرف سے نذر پوری

کرنے کا دن اور تاریخ متعین کرلے، دوسرے یہ کہ دن اور تاریخ متعین نہ کرے، مثلاً:۔

مسئلہ؛ کسی نے یوں نذر مانی کہ اگر میرا فلاں کام یا مراد پوری ہوگئی تو میں بدھ یا جمعرات کا روزہ رکھوں گی، تو اس روزہ کی رات کو نیت کرلے، رات کو یاد نہ رہی تو نصف النہار سے پہلے پہلے کرلے (مراقی الفلاح) یہ نذر معیّن کا مسئلہ ہے،

مسئلہ؛ جب کوئی نذر مان لے تو اس کا پورا کرنا واجب ہے، پورا نہ کریگی تو گنہگار ہوگی، اور اگر دن اور تاریخ معیّن نہ کری تو جب چاہی روزہ رکھ لے،

مسئلہ؛ اگر کوئی یوں منّت مانے کہ میں عید کے دن روزہ رکھوں گی تو اس دن کے بدلہ میں اور دن کا روزہ رکھ کر اپنی منّت پوری کرے، (ہدایہ)

کیونکہ

سال میں پانچ دن کے روزے حرام ہیں

① عید الفطر کے دن ② عید الاضحیٰ کی ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ تاریخوں کے روزے،

اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ ہر مسلمان کو رمضان المبارک کے روزے رکھنے اور اس کا احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور اپنی رحمتوں سے مالامال کرے، آمین ٭

بارہواں باب ۱۲

حج کا بیان، عورتوں کے لئے حج کے ضروری مسائل، عورتوں کے احرام اور اُن مسائل کا بیان جو مردوں سے مختلف ہیں، عورتوں کے چند ضروری مسائل

باب ۱۲

حج کا بیان

دیگر ارکانِ اسلام کی طرح حج بھی اسلام کا اہم رکن ہی، جس کی فرضیت اور فضیلت قرآن مجید اور حدیث شریف دونوں سے ثابت ہے،

چونکہ یہ کتاب خصوصیت سے عورتوں کے لئے لکھی گئی ہے اس لئے یہاں وہی مسائل بیان کئے جاتے ہیں جن کا عورتوں سے خصوصی تعلق ہے، تفصیلی مسائل اور طواف وغیرہ میں دعائیں پڑھنے کے لئے ہماری کتاب "معلوماتِ حج" یا "طریقۂ حج" کا مطالعہ کریں،

عورتوں کے لئے حج کے ضروری مسائل

مسئلہ: جس عورت پر حج فرض ہو گیا ہو لیکن ساتھ جانے کے

لئے کوئی محرم نہیں ملتا، تو اس کو چاہئے بلا محرم حج کو نہ جائے، اور محرم ملنے تک حج ملتوی کر دے، اس مجبوری کی وجہ سے حج میں جو تاخیر ہوگی اس کا گناہ نہ ہوگا، کیونکہ یہ شرعی مجبوری ہے (زبدۃ المناسک)

محرم کا مطلب یہ ہے کہ سفر میں ایسا آدمی ساتھ ہو جس سے زندگی بھر نکاح حرام ہے، جیسے باپ، بھائی، چچا، تایا، ماموں، داماد وغیرہ،

مسئلہ ۲: جس عورت پر حج فرض ہوا اور عمر بھر اس کو محرم نہ ملے تو ایسی عورت کو مرتے وقت حجِ بدل کے لئے وصیت کرنا واجب ہے، مرنے کے بعد اس کے ورثاء کو چاہئے کہ اس کی وصیت کے بموجب اس کے ترکہ میں سے کسی کو حجِ بدل کرا دیں، اس سے اس کے ذمہ سے حج کا بوجھ اُتر جائے گا، اگر وہ عورت اتنا مال چھوڑ کر مری ہے کہ قرض وغیرہ دے کر تہائی مال میں سے حجِ بدل کرا سکتے ہیں تب تو وارث پر اس کی وصیّت کا پورا کرنا اور حج بدل کرانا واجب ہے، اور اگر مال تھوڑا ہے تو پھر وصیّت کا پورا کرنا واجب نہیں ہے البتہ مال کی کمی کی صورت میں ایک صورت یہ ہو سکتی ہے کہ کسی سے مکہ معظمہ میں روپیہ دیکر حج بدل کرا دیا جائے، (بہشتی زیور باضافہ)

مسئلہ ۳؛ کسی عورت کا محرم تو ساتھ ہی، مگر بڑا بد دین ہے، ایسا بد دین کہ ماں باپ کو بھی اس پر اطمینان نہیں تو اس کے ساتھ حج کو جانا جائز نہیں (ہدایہ)

مسئلہ ۴؛ محرم کا عاقل، بالغ، دیندار ہونا شرط ہے، اگر فاسق فاجر ہو تو اس کے ساتھ جانا جائز نہیں (زبدۃ المناسک)

مسئلہ ۵؛ اگر کوئی عورت عدت میں ہو تو عدت توڑ کر حج کو جانا جائز نہیں (زبدۃ المناسک)

مسئلہ ۶؛ بالغ ہونے سے پہلے اگر کسی نے حج کیا ہے تو جوان ہونے کے بعد پھر حج کرنا فرض ہے (بشرطیکہ مالدار ہو) نابالغی کے زمانہ کا حج نفلی ہے،

مسئلہ ۷؛ جو لڑکی قریب البلوغ ہے تو اس کو بھی بغیر شرعی محرم کے حج کو جانا جائز نہیں، یہی حکم بوڑھی عورت کیلئے بھی ہی،

مسئلہ ۸؛ کوئی بیوہ عورت ہے جس پر حج فرض ہے، مگر ساتھ جانے کے لئے کوئی محرم نہیں تو اس پر حج پر جانا ضروری نہیں،

مسئلہ ۹؛ عورت اپنے شوہر یا محرم کو حج کے لئے ساتھ چلنے پر مجبور نہیں کر سکتی،

مسئلہ ۱۰؛ عورت دوسری عورتوں کے ساتھ مل کر بلا محرم حج کو نہیں جا سکتی،

عورتوں کے احرام اور اُن مسائل کا بیان جو مردوں سے مختلف ھیں،

یاد رکھئے! عورتوں کے احرام میں مردوں سے مندرجہ ذیل بارہ ۱۲ باتیں مختلف ہیں:-

نمبر۱، احرام کی حالت میں سِلا ہوا کپڑا پہننا جائز ہے،

نمبر۲، سر کھولنا منع ہے،

نمبر۳، تلبیہ آہستہ پڑھنا چاہیئے،

نمبر۴، طواف میں رمل نہ کرے، یعنی مردوں کی طرح اکڑ اکڑ کر نہ چلے،

نمبر۵، اضطباع بھی نہ کرے،

نمبر۶، طواف کرتے وقت اگر مردوں کا ہجوم ہو تو حجرِ اسود کا استلام نہ کرے،

نمبر۷، مقامِ ابراہیم پر اگر مردوں کا ہجوم ہو تو دو رکعت نماز طواف وہاں نہ پڑھے بلکہ حرم شریف میں کسی پردہ اور آڑ کی جگہ پڑھے،

نمبر۸، صفا مروہ کی سعی کے وقت دو سبز ستونوں کے درمیان مردوں کی طرح نہ دوڑے،

---

۵ اضطباع کہتے ہیں احرام کی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا۔ شریف

نمبر ۹، صفا مروہ پر جب مردوں کا ہجوم ہو تو سیڑھیوں پر نہ چڑھے،
نمبر ۱۰، احرام سے حلال ہونے کے لئے مردوں کی طرح سر نہ منڈائے،
نمبر ۱۱، ایامِ حیض میں اگر حیض یا نفاس کا عذر ہو تو طوافِ زیارت
پاک ہونے کے بعد کرے، اس تاخیر سے دم لازم نہیں ہوگا
نمبر ۱۲، طوافِ وداع کے وقت حیض و نفاس کی حالت میں ہے
اور ابھی دنوں وطن واپس ہونا ہے، تو بغیر طوافِ وداع
واپس ہو جائے، اس کے ترک سے دم لازم نہیں ہوگا،

عورتوں کیلئے چند ضروری مسائل

مسئلہ ۱، آجکل حرم شریف میں عورتیں مردوں کی برابر صف میں
کھڑی ہو جاتی ہیں، اس طرح مل کر کھڑا ہونا منع ہے،
لہذا عورتوں کو مردوں سے جدا کھڑا ہونا چاہیے، اسی طرح
مردوں کو بھی خیال رکھنا چاہیے،
مسئلہ ۲، عورتوں کو مردوں کی ساتھ شامل ہو کر طواف کرنا
اور خوب دھکم دھکا ہونا (جیسا کہ آجکل ہوتا ہی) حرام ہے،
عورتوں کو ایسے وقت میں طواف کرنا چاہیے جبکہ مردوں کا ہجوم
کم ہو، جیسے اشراق کے وقت یا بعد العشاء نصف شب
کے قریب،

مسئلہ ۳: عورت کا جنابت یا حیض و نفاس کی حالت میں حرم شریف میں داخل ہونا، یا ایسی حالت میں طواف کرنا منع ہے،

عورت کیسے احرام باندھے

مسئلہ ۱: حج میں عورت کو بھی احرام باندھنا ضروری ہے، عورت کا احرام یہ ہے کہ وہ سِلے ہوئے کپڑے اسی طرح پہنے رہے جس طرح گھر پر پہنتی تھی، البتہ مُنہ پر کپڑا لگانا منع ہے لیکن غیر مردوں سے پردہ کرنے کا حکم ہے، ایسی صورت میں مُنہ پر اس طرح کپڑا ڈالے کہ چہرہ پر نہ لگے، اور کوئی ایسی چیز مُنہ پر لگائے کہ اس پر برقعہ رہے، چہرہ پر نہ لگے، احرام کی حالت میں موزہ پہننا بھی جائز ہے،

تلبیہ اتنا زور سے نہ پڑھے کہ مرد آواز سنیں، سر پر ایک کپڑا باندھ لے تاکہ بال لٹکنے اور ٹوٹنے سے محفوظ رہیں، عورت کا یہی احرام ہے کہ اس کا سر ڈھکا رہے،

مسئلہ ۲: اگر کوئی عورت حیض یا نفاس کی حالت میں ہو تو کوئی حرج نہیں، غسل یا وضو کر کے اسی حالت میں احرام باندھ لے، اور پاک ہونے تک طواف و سعی سے رُکی رہے، پاک ہونے کے بعد طواف و سعی کرے (زبدۃ المناسک)

مسئلہ۳، احرام کی حالت میں موذی جانوروں کو مارنا جائز ہے، جیسے سانپ، بچھو، پسّو، چھپکلی، گرگٹ، بھڑ، کھٹمل، چیل، مکھی، مردارخوار، کوّا وغیرہ،

مسئلہ۴؛ بلا الائچی اور بلا لونگ کے پان کھانا ایسے ہی بغیر خوشبو والا پان کھانا جائز ہے، اور الائچی، لونگ کا پان کھانا یا خوشبودار تمباکو ڈال کر کھانا مکروہ ہے،

(طواف وسعی کی مفصّل دعائیں ہماری کتاب "طریقۂ حج" میں ملاحظہ فرمائیں)،

مسئلہ۵، صفامروہ کی سعی کے وقت مرد جس جگہ جھپٹ کر چلتے ہیں یہ حکم عورت کے لئے نہیں، عورت کو چاہئے اپنی رفتار سے چلے

مسئلہ۶، عورت کو صفامروہ کی سعی جنابت، حیض ونفاس کی حالت میں جائز ہے، یہ سعی خواہ عمرہ کی ہو یا حج کی، البتہ پاک ہوکر کرنا مستحب ہے،

مسئلہ۷؛ ۹ ذی الحجہ کو حاجی حضرات میدانِ عرفات میں وقوف کرتے ہیں، عورت کے لئے یہ حکم ہے کہ اگر حیض یا نفاس کی حالت میں ہو تو اسی حالت میں وقوف کرلے، پاک ہونا شرط نہیں

مسئلہ۸؛ وقوفِ عرفات کے وقت عورتوں کو مردوں کے ساتھ کھڑا ہونا اور ان کے ساتھ مخلوط ہونا منع ہے،

مسئلہ ۹: عرفات سے واپسی کے وقت ہجوم کی وجہ سے اگر عورت رات کو مزدلفہ میں نہ ٹھیرے اور سیدھی منیٰ چلی جائے، اس پر دم نہیں، برخلاف مرد کے اگر وہ ایسا کرے گا تو اس پر دم واجب ہو جائے گا،

مسئلہ ۱۰: حج سے فراغت کے بعد حاجی منیٰ میں دس، گیارہ، بارہ ذی الحجہ کو قیام کرتے ہیں، اور جمرات پر کنکریاں مارتے ہیں، اس رمی کے احکام عورت و مرد دونوں کے لئے برابر ہیں البتہ عورت کو دن کے مقابلہ میں رات کے وقت رمی کرنا افضل اور بہتر ہے،

مسئلہ ۱۱: اگر عورت دس تاریخ کو سورج نکلنے سے پہلے اور گیارہ بارہ تاریخ کو غروب آفتاب کے بعد رات میں ہجوم یا بے پردگی کے خوف سے رمی کرے تو جائز ہے،

مسئلہ ۱۲، چونکہ عورت کے لئے شریعت نے رمی میں رعایت رکھی ہے، اس لئے کہ اس کے لئے یہ جائز نہیں کہ کسی کو اپنی طرف سے وکیل بناکر رمی کرا دے، اگر ایسا کیا تو جزاء دینی پڑے گی،

مسئلہ ۱۳: حج سے فارغ ہونے کے بعد بیت اللہ کا طواف کرے، اس طواف کو طوافِ زیارت کہتے ہیں، اور یہ فرض ہے، یہ دس ذی الحجہ کو کرنا افضل ہے، اور بارہ ذی الحجہ کے غروب آفتاب

تک اس کا وقت ہے، اگر کوئی دسؔ کو نہ کرسکے تو گیارہؔ کو کرلے،
گیارہؔ کو نہ کرسکے تو بارہ کو کرلے، اس کے بعد مکروہ تحریمی ہے،
(یہ مسئلہ جب ہی جبکہ پاک ہو)

مسئلہ ۱۴؛ حیض سے ایسے وقت پاک ہوئی کہ بارہؔ تاریخ کا آفتاب غروب ہونے میں اتنی دیر ہے کہ غسل کرکے حرم شریف میں جاکر پورا طواف (ساتؔ پھیرے) یا صرف چار پھیرے کرسکتی ہے، اور اس نے نہیں کیا، تو دم واجب ہوگا، اور اگر اس سے کم ہے تو کچھ واجب نہیں ہوگا،

مسئلہ ۱۵؛ اگر حیض کی وجہ سے طوافِ زیارت اس کے وقت میں نہ کرسکے (یعنی دسؔ سے بارہؔ تک نہ کرسکے) تو پاک ہونے کے بعد کرلے اور اس مجبوری تاخیر کی وجہ سے دم واجب نہ ہوگا،

مسئلہ ۱۶؛ عورت کو اندازہ ہو کہ مجھے عنقریب حیض آنیوالا ہو اور اتنا وقت باقی ہو کہ پورا طواف یا چار پھیرے کرسکتی ہو لیکن نہیں کیا اور حیض آگیا پھر ایام نحر (یعنی قربانی کے دن) گذرنے کے بعد پاک ہوئی تو دم واجب ہوگا، اور اگر چار پھیرے کا وقت نہیں تو کچھ بھی واجب نہ ہوگا،

مسئلہ ۱۷؛ حج سے فراغت کے بعد سر منڈا کر احرام کھول دیتے ہیں، عورت کیلئے بال منڈانا ناجائز ہو، اس لئے چوٹی پکڑ کر ایک انگل بال کٹوالے یا خود کاٹ لے غیر محرم سے نہ کٹوائے ۞

تیرہواں باب ۱۳

اس باب میں اُن متفرق
مسائل کا بیان ہے جو بعد
میں یاد آئے،

باب ۱۳

متفرق مسائل کا بیان

اس باب میں اُن مختلف مسائل کا بیان ہے جو بعد میں یاد آئے،

مسئلہ: اگر کوئی مرد مر جائے، اور اس کو غسل دینے کے لئے کوئی مرد موجود نہ ہو تو ایسی مجبوری کی حالت میں اس کی بیوی غسل دے سکتی ہے، بیوی کے علاوہ اور کوئی عورت اس کو غسل نہیں دے سکتی، اگر بیوی بھی نہ ہو تو تیمّم کرا دو لیکن میّت کے بدن کو ہاتھ نہ لگاؤ، بلکہ پہلے اپنے ہاتھ میں دستانے پہن لو، پھر تیمّم کراؤ،

مسئلہ: کسی عورت کا خاوند مر گیا تو اس کی بیوی کو اس کا نہلانا اور کفن پہنانا جائز ہے، اور اگر بیوی مر جائے تو شوہر کو بدن چھونا اور ہاتھ لگانا جائز نہیں،

البتہ بیوی کی صورت دیکھنا جائز ہے، اور کپڑے کے اوپر سے ہاتھ لگانا بھی جائز ہے،

مسئلہ ۳: حیض و نفاس کی حالت میں عورت کا مُردہ کو نہلانا مکروہ اور منع ہے،

مسئلہ ۴: جن اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے ان اوقات میں قرآن مجید کی تلاوت جائز ہے، ایسے ہی درود شریف پڑھنا یا اور کوئی ذکر کرنا بھی جائز ہے،

مسئلہ ۵: اپنی قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا بہتر ہے، اگر خود ذبح کرنا نہ جانتی ہو تو کسی اور سے ذبح کرا دے، اور ذبح کے وقت جانور کے سامنے کھڑے ہو جانا بہتر ہے، اور اگر ایسی جگہ ہو کہ پردہ کی وجہ سے سامنے کھڑی نہیں ہو سکتی تو کچھ حرج نہیں،

مسئلہ ۶: جس جانور کی قربانی درست نہیں اس کا عقیقہ میں استعمال کرنا بھی جائز نہیں،

مسئلہ ۷: عقیقہ کا گوشت ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی، وغیرہ سب رشتہ داروں کو کھانا جائز ہے، (عقیقہ کے جانور اور گوشت کے مسائل قربانی کے جانور کی طرح ہیں)۔

مسئلہ ۸: عورتوں میں یہ بات مشہور ہے کہ چارپائی پر نماز پڑھنے سے بندر ہو جاتا ہے، اس کی کوئی اصل نہیں، اگر چارپائی خوب کسی ہوئی ہو تو اس پر نماز درست ہے، مگر بغیر

مجبوری اس پر نماز پڑھنے سے شور و غل ہوتا ہے، اس لئے احتیاط اچھی ہے،

مسئلہ ۹، یہ بات بہت مشہور ہے کہ میاں بیوی اگر ایک برتن میں دُودھ پی لیں گے تو بہن بھائی ہو جائیں گے، یہ بے اصل بات ہے،

مسئلہ ۱۰، اگر کسی کے نیچے آدھے دھڑ میں زخم یا دانے ہوں، اور پانی پہونچنے سے نقصان پیدا ہونے کا اندیشہ ہو، اور اس کو نہانے کی ضرورت ہو، اور نہانے میں اس کو نہ بچا سکے تو تیمّم کرنا جائز ہے،

مسئلہ ۱۱، عورتوں میں السّلام علیکم کہنے اور آپس میں مصافحہ کا رواج نہیں ہے، یہ دونوں باتیں ثواب کی ہیں، ان کو پھیلانا چاہیئے (یعنی عورتوں کے لئے السّلام علیکم کہنا اور عورتوں سے مصافحہ کرنا سنّت ہے، بُری بات نہیں)

مسئلہ ۱۲، اگر کوئی عورت مرجائے، اور اس کے پیٹ میں زندہ بچّہ معلوم ہوتا ہو تو اس کا پیٹ چاک کرکے نکال لینا چاہیئے (یعنی پیٹ چاک کرکے بچّہ کی جان بچانے میں شرعاً کوئی ممانعت نہیں، اگر نہیں نکالیں گے تو مُردہ کے ساتھ بچّہ بھی زندہ دفن ہو جائے گا)،

مسئلہ ۱۳: شوہر کے ساتھ جو باتیں ہوں، یا جو کچھ معاملہ پیش آئے اس کا اور کسی سے ذکر نہ کرنا چاہئے، یہ بڑے گناہ کی بات ہے، حدیث شریف میں ہے کہ ان بھید دل کے بتلانے والے پر سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا غصہ اور غضب ہوتا ہے،

مسئلہ ۱۴: لڑکا لڑکی جب دس سال کے ہو جائیں تو لڑکوں کو ماں بہن وغیرہ کے پاس اور لڑکیوں کو بھائی اور باپ کے پاس لٹانا درست نہیں، البتہ لڑکا اگر باپ کے پاس اور لڑکی ماں کے پاس لیٹے تو جائز ہے،

مسئلہ ۱۵: عورتوں کو مردانہ جوتا پہننا اور مردانی صورت بنانا جائز نہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے،

مسئلہ ۱۶: عورتوں کو بہت باریک کپڑا پہننا ناجائز ہے، کیونکہ ایسے کپڑے پہننا اور ننگے رہنا برابر ہے، حدیث شریف میں اس کی بھی سخت ممانعت آئی ہے،

مسئلہ ۱۷: اپنے پیر یا استاد کے سامنے بے پردہ ہونا ایسا ہی منع ہے جیسے کسی غیر محرم کے سامنے آنا، اسی طرح جو نامحرم رشتہ دار ہیں، جیسے دیور، بہنوئی، جیٹھ، چچا زاد، پھوپھی زاد، ماموں زاد بھائی وغیرہ، شرع میں ان سب سے

پردہ ہے،

مسئلہ ۱۸: جن مقامات پر شرعًا عیدین کی نماز پڑھنا واجب ہو وہاں کے اہلِ اسلام عورتوں مردوں کو بعد نمازِ فجر نمازِ عیدین سے پہلے کوئی نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے،

مسئلہ ۱۹: جس کپڑے پر تصویر بنی ہوئی ہو ایسا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے،

مسئلہ ۲۰: نماز پڑھتے ہوئے اپنے کپڑوں یا زیور وغیرہ سے کھیلنا مکروہ ہے،

مسئلہ ۲۱: نماز میں دونوں پاؤں پنجوں کے بل کھڑے رہ کر اُن پر بیٹھنا مکروہ ہے، ایسے ہی نماز میں انگلیاں چٹخانا یا کولھے پر ہاتھ رکھنا بھی مکروہ ہے،

مسئلہ ۲۲: نماز کی حالت میں مُنہ میں پان ہو یا پان کی پیک جمع کر لے تو نماز نہیں ہو گی،

چودہواں باب ۱۴

مختلف مواقع میں پڑھنے کی مسنون دعائیں

اذان کے بعد کی دعا اور اس کے متعلق ضروری مسائل، سونے اور بیدار ہونیکے وقت کی دعا، اور آداب، تحدکان دور کرنے کا عمل، قضائے حاجت کی دعائیں اور چند مسائل و آداب، کھانے پینے کی دعائیں اور آداب، کسی دعوت میں پڑھنے کی دعا دودھ پیتے وقت کی دعا، نیا چاند دیکھ کر پڑھنے کی دعا، سورج اور چاند گرہن کیوقت کی دعا، روزہ افطار کی دعا، روزہ افطار کے بعد کی دعا، دعوتِ افطار کی دعا، بچہ کی ولادت کے وقت کی دعا، جب بچہ بولنا شروع کرے، نظرِ بد کی دعا، چھینک کے وقت کی دعا، اور آداب، فالج، زہرا اور بہت سی بیماریوں سے حفاظت کی دعا، مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھنے کی دعا، مصیبت میں پھنس جانے کے وقت کی دعا، لباس پہننے کے وقت کی دعا، نیا کپڑا پہننے کے وقت کی دعا، لباس اتارتے وقت کی دعا، لباس سے متعلق ہدایات، آئینہ دیکھ کر پڑھنے کی دعا، وسوسہ کے وقت کی دعا،

تتمہ

باب ۱۴

مختلف مواقع میں پڑھنے کی مسنون دعائیں

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّت کو ہر ضرورت اور حاجت کے وقت اللہ تعالیٰ سے مانگنے کے لئے دعائیں تعلیم فرمائی ہیں جن کو ہم نے اپنی کتاب "مقبول دعائیں" میں تقریباً ۱۴۰ عنوانات کے ضمن میں جمع کر دیا ہے، چونکہ یہ کتاب عورتوں کے لئے لکھی ہے، اس لئے اس باب میں عورتوں کی ضرورت کی دعائیں بیان کرتے ہیں، تفصیلی دعاؤں کے معلوم کرنے کے لئے "مقبول دُعائیں" مطالعہ کریں،

اذان کے بعد کی دُعا اور اس کے متعلق ضروری مسائل

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ	"اے اللہ! اے اس کامل پکار کے رب اور اس قائم ہونے والی نماز کے رب، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ (بخاری)	کو وسیلہ اور فضیلت (کا اعزاز) عطا فرما اور آپؐ کو مقام محمود عطا فرما جس کا آپ نے ان سے وعدہ فرمایا ہے بیشک آپ اپنے وعدہ کو پورا فرماتے ہیں۔"

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

"اذان سننے کے بعد جو یہ دعا، پڑھے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی۔"

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"جب تم مؤذن کی اذان سنو تم بھی مؤذن کے الفاظ دُہراؤ، پھر مجھ پر درود پڑھو، اس لئے کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ) درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ کی درخواست کرو، وسیلہ جنّت میں ایک مقام ہے جو کسی بندے کے حصہ میں نہیں آئے گا، لیکن میں امید کرتا ہوں وہ مقام مجھے ملے گا، جو میری لئے

وسیلہ کی دعاء کرے گا اس کے لئے میری شفاعت حلال ہو گئی" (مسلم)

دعاء ہے کہ حشر کے دن اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے، آمین،

لہٰذا اذان کی دعاء سے پہلے درود شریف پڑھے اس کے بعد دعاء،

اذان کے متعلق چند ضروری مسائل

① عورت اذان سنکر مرد کی طرح اذان کے کلمات کا جواب دے،
② عورتوں کے لئے اذان یا تکبیر کہنا مکروہ ہے ③ حالتِ حیض و نفاس میں عورت کے لئے اذان کا جواب دینا ضروری نہیں،
④ کھانا کھاتے وقت بھی اذان کا جواب دینا ضروری نہیں، ⑤ جماع کے وقت اذان کا جواب زبان سے دینا جائز نہیں،

سونے اور بیدار ہونیکے وقت کی دُعاء

سوتے وقت یہ دعاء پڑھے | اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی (بخاری، مسلم)

ترجمہ: "یا اللہ میں تیرے ہی نام سے مرتی (سوتی) ہوں اور تیرے ہی نام سے جیتی (جاگتی) ہوں"۔

بیدار ہونیکے وقت یہ دعاء پڑھے | اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ ۞ (بخاری ومسلم)

ترجمہ:۔ ”خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں مار دینے کے بعد زندہ کیا، اور اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے“

نیند بھی ایک قسم کی چھوٹی موت ہی، صرف سانس کا فرق ہے، کبھی انسان سویا کا سویا ہی رہ جاتا ہے، اس لئے نیند سے بیدار ہوکر خدا کا شکر ادا کرنا چاہیئے، اور شکر کے الفاظ اس دعاء سے زیادہ بہتر نہیں ہو سکتے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائے،

سونے اور بیدار ہونے کے آداب

سونے سے پہلے بہتر یہ ہے کہ وضو کرے اور لیٹنے سے پہلے بستر کو کسی کپڑے سے تین مرتبہ جھاڑے، پھر بستر پر سیدھا پاؤں رکھ کر بیٹھ جائے، اس کے بعد چاروں قُل یعنی قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ، تین تین مرتبہ یہ چاروں سورتیں پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر دم کرکے سارے بدن پر پھیر لے،

اور یاد ہو تو سورۂ مُلک یعنی تَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ اور آیۃ الکرسی بھی پڑھ لے، حدیث شریف میں اس کی

بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے،

پھر سیدھی کروٹ لیٹ جائے، اور سیدھا ہاتھ سرہانے یا کوٹھے کے نیچے رکھ لے،

نیند سے بیدار ہونے کے بعد چاہئے کہ بغیر ہاتھ دھوئے ہوئے ایک دم برتن میں نہ ڈالے، بلکہ پہلے خوب ہاتھ دھوئے پھر برتن میں ڈالے، حدیث شریف میں ہے:

"جب تم میں سے کوئی سوکر اٹھے تو اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں نہ ڈالے، جب تک کہ ان کو تین مرتبہ نہ دھولے کیونکہ اس کو معلوم نہیں کہ اس کے ہاتھ نے رات بدن کے کس حصہ پر گذاری"۔ (بخاری، مسلم)

تھکان دور کرنے کا عمل اور دعا

سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ مرتبہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ مرتبہ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ مرتبہ؛ یہ تسبیح فاطمہؓ کہلاتی ہے، اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ جنت کی عورتوں کی سردار بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے چکی پیسنے کی وجہ سے ہاتھوں میں گٹے پڑ گئے تو وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھلانے اور اپنے لئے ایک خادمہ کی درخواست کرنے کے لئے تشریف لے گئیں، اتفاق سے

اُس وقت آپؐ گھر پر نہ ملے، آپؓ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اپنی تکلیف اور درخواست بیان کر کے چلی آئیں، جب آپؐ تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضؓ نے سارا حال سُنا دیا، آپؐ فوراً حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے، اور ارشاد فرمایا میں تم کو ایسا عمل بتاؤں جو اس چیز (خادمہ) سے بدرجہا بہتر ہے، اور فرمایا سوتے وقت یہ تسبیح پڑھ لیا کرو،

عورتیں چونکہ گھر کے کام کی وجہ سے بہت تھک جاتی ہیں، اس لئے ان کو یہ تسبیح پڑھنے کا ہر روز سوتے وقت معمول بنا لینا چاہئے اس کا پڑھنا حالتِ حیض و نفاس میں بھی منع نہیں،

قضائے حاجت کی دُعائیں اور چند مسائل

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو صفائی، سُتھرائی اور طہارت کی جتنی تاکید کی ہے اس کی مثال دنیا کے کسی مذہب میں نہیں ملتی، حتیٰ کہ پیشاب پائخانہ کرنے کا طریقہ اور اس کے آداب تک بھی بتلا دیئے، کیونکہ طہارت پر عبادت (خاص طور پر نماز) کی قبولیت کا دار و مدار ہے،

اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمت کو بیت الخلاء میں جانے اور باہر آنے کا طریقہ بھی تعلیم فرمایا، اس لئے جب

کوئی بیت الخلاء میں جانے کا ارادہ کرے تو یہ دعاء پڑھے:

بیت الخلاء جاتے وقت یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (بخاری، مسلم)

(ترجمہ):۔ "یا اللہ! میں آپکے ذریعہ گندے مردوں اور عورتوں سے پناہ چاہتی ہوں"

بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ (نسائی)

ترجمہ:۔ "خدا کا شکر ہے کہ جس نے مجھ سے تکلیف کو دور کر دیا، اور عافیت بخشی"

اگر یہ دعاء یاد نہ ہو تو صرف اتنا جملہ پڑھ لے غُفْرَانَکَ،

بیت الخلاء چونکہ گندی اور ناپاک جگہ ہوتی ہے، جہاں داخل ہو کر انسان کچھ دیر کے لئے یادِ خدا سے غافل ہو جاتا ہے، اور ایسے مقامات میں شیاطین اور جنّات کا بھی اثر ہوتا ہے، ان دعاؤں کے پڑھ لینے سے اللہ تعالیٰ اُن کے بُرے اثرات سے محفوظ رکھے گا،

ذرا خیال کریں کہ اگر کسی کو اجابت نہ ہو اور خدانخواستہ بند لگ جائے تو کتنی تکلیف ہو جاتی ہے، حکیم ڈاکٹروں کے پاس دوڑے دوڑے پھرتے ہیں، جان کے لالے پڑ جاتے ہیں، اس لئے

حکم دیا گیا کہ بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد الحمد للہ یہ دعا، پڑھ کر
خدا کا شکر ادا کرنا چاہیئے،

چند ضروری مسائل

(۱) اگر کہیں ایسی جگہ ہے جہاں استنجا کرنے کے لئے تنہائی
کا موقع نہیں تو پانی سے استنجا کرنے کے لئے کسی کے سامنے اپنا
بدن نہ کھولے، بلکہ بغیر استنجا کئے نماز پڑھ لے، کیونکہ کسی کے سامنے
بدن کھولنا بڑا گناہ ہے، (شامی)

(۲) کسی بیمار عورت کا خاوند گھر پر موجود نہیں، اور بہن یا
بیٹیاں موجود ہیں تو ان سے بھی استنجا کرانا جائز نہیں، ایسی عورت
کے لئے استنجے کی معافی ہے (شامی) البتہ اگر خاوند موجود ہو
تو وہ اپنی بیوی کا استنجا کرا سکتا ہے،

یاد رکھئے! مرد اپنی بیوی کے سامنے اور بیوی اپنے شوہر
کے سامنے جسم کھول سکتے ہیں، اور کسی کے سامنے کھولنا شرعاً
جائز نہیں (عالمگیری)

آدابِ بیت الخلاء

قضائے حاجت کے وقت اِن باتوں کا خیال رکھئے:۔

① بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت اُلٹا پاؤں اندر رکھے ، ② نکلتے وقت سیدھا پاؤں باہر نکالے ③ قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف مُنہ یا پشت نہ کرے ، ④ استنجا بائیں ہاتھ سے کرے ، ⑤ بیت الخلاء میں سر ڈھک کر اور جوتہ پہن کر جائے ⑥ جس انگوٹھی پر کلمہ یا کوئی آیت یا اللہ و رسول کا نام لکھا ہو اسے بیت الخلا میں پہن کر نہ جائے ⑦ بلاضرورت شدیدہ اندر بیٹھے بیٹھے باتیں نہ کرے ⑧ کسی کو اندر سے بیٹھے بیٹھے نہ سلام کرے نہ سلام کا جواب دے ⑨ بلا ضرورت نہ کھانسے ⑩ بغیر عذر یا کسی مجبوری کے کھڑے ہوکر یا لیٹ کر قضائے حاجت نہ کرے ⑪ بالکل ننگے ہو کر قضائے حاجت نہ کرے ⑫ اس حالت میں اگر چھینک آجائے تو الحمد للہ زبان سے نہ کہے ⑬ پیشاب کرتے وقت اس کا بھی خیال رکھے کہ بدن یا کپڑوں پر چھینٹیں نہ پڑیں ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنے پر عذاب قبر ہوتا ہے" اللہ تعالیٰ اپنی پناہ اور حفاظت میں رکھے ، اور سب مسلمانوں کو اپنے دین پر چلنے کی توفیق بخشے ، آمین ،

کھانے پینے کی دعائیں

کھانا شروع کرنے سے پہلے پڑھنے کی دعا	بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ ط (ترمذی)

ترجمہ:۔ ”اللہ کا نام لے کر کھانا کھاتی ہوں، اور اسی کی برکت کی امیدوار ہوں“

کھانے سے فراغت کے بعد کی دعا	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝

ترجمہ:۔ ”شکر ہے خدا کا جس نے ہم کو کھلایا اور پلایا اور ہم کو مسلمانوں میں سے کیا“۔ (ترمذی)

اگر کھانے سے پہلے دعا پڑھنی بھول جائے تو یاد آنے پر یہ دعا پڑھے،	بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَ اٰخِرَہٗ، (ابوداؤد، ترمذی)

ترجمہ:۔ ”اللہ کے نام سے اس کے پہلے اور اس کے پیچھے“

کھانے کے آداب

(۱) کھانا شروع کرنے سے پہلے ہاتھ دھولے، اور کھانے سے فراغت کے بعد بھی، (۲) بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرے، امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا مفلسی اور غربت دور کرتا ہے،

③ داہنے ہاتھ سے کھائے ④ تواضع کے ساتھ بیٹھ کر کھائے، متکبّروں کی طرح تکیہ لگا کر نہ کھائے ⑤ اگر کئی آدمی ایک برتن میں کھائیں تو سب کو اپنے اپنے آگے سے کھانا چاہیے، البتہ اگر اس برتن میں کھانے کی مختلف چیزیں ہوں تو اس وقت جو اپنی پسند کی چیز ہو وہ اٹھالے ⑥ اگر کھانے پینے کی چیز میں اتفاق سے مکھی گر جائے تو اس کو غوطہ دے کر پھینک دو، اس کے بعد دل چاہے کھاؤ دل نہ چاہے نہ کھاؤ، مکھی کے ایک بازو میں بیماری دوسرے میں شفا ہے، زہریلے بازو کو پہلے ڈالتی ہے، دوسرے بازو کو ڈالنے سے اس کا تدارک ہو جائے گا ⑦ پلیٹ میں جب سالن ختم ہو جائے تو اسے صاف کر لینا چاہیے، اس سے برکت ہوتی ہے، ⑧ کھانا مل کر کھانے سے برکت ہوتی ہے ⑨ کھانے سے فراغت کے بعد پہلے دسترخوان اٹھاؤ، دسترخوان چھوڑ کر اٹھنا خلافِ ادب ہے ⑩ کسی عذر اور مجبوری کے بغیر کھڑے ہو کر مت کھاؤ ⑪ پانی ایک سانس میں مت پیو، بلکہ تین سانس میں پیو، اور بسم اللہ پڑھ کر پیو اور پی کر الحمد للہ کہو، ⑫ بغیر مجبوری کے کھڑے ہو کر پانی مت پیو ⑬ پانی پی کر اگر دوسروں کو بھی دینا ہو تو داہنی طرف والے کو پہلے دو وہ اپنے داہنے والے کو، اسی طرح دور ختم کرے ⑭ کھانے پینے کی چیز اگر کہیں لے جاؤ، تو ڈھک کر لے جاؤ، ⑮ پیاز یا لہسن یا اور کوئی بدبودار چیز کھاؤ تو نماز

پڑھنے سے پہلے خوب منہ صاف کرلو (۱۶) انگور یا مٹھائی یا اسی قسم کی اور کوئی چیز ہو اور بہت آدمی مل کر کھا رہے ہوں تو ایک ایک دانہ اٹھاؤ، ایک دم کئی کئی اٹھانا بدتمیزی اور حرص کی دلیل ہے، (۱۷) جس برتن میں کھا رہے ہیں اگر اس میں سالن ہو تو ساری انگلیاں مت ڈالو، اس سے دیکھنے والوں کو گھن آتی ہے، اور دیکھنے والے بدتمیز سمجھتے ہیں (۱۸) کھانا کھاتے وقت بیکار باتیں مت کرو، بلکہ دین کی نصیحت بھری باتیں کرو، (۱۹) گھر میں آٹا وغیرہ ناپ تول کر پکاؤ، اندھا دھند مت پکاؤ، کہ آٹھ دن کی چیز ایک ہی دن میں ختم ہو جائے، اور بچی ہوئی چیز کو مت تولو اس میں بے برکتی ہوتی ہے،

کسی دعوت میں پڑھنے کی دعا

کسی کے ہاں شادی بیاہ میں جائے یا عقیقہ وغیرہ کی دعوت ہو تو یہ دعاء پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ (مسلم)	"یا اللہ اس کو کھلا جس نے مجھ کو کھلایا اور اس کو پلا جس نے مجھ کو پلایا"!

دودھ پیئے تو یہ دعاء پڑھے

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ	"یا اللہ اس میں برکت عطا فرما

وَزِدْنَا مِنْهُ (ترمذی، ابوداؤد)

اور اس سے زیادہ دے"۔

نیا چاند دیکھکر پڑھنے کی دُعاء

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ ط (ترمذی)

"اے اللہ! نکالنا اس چاند کو ہم پر برکت اور ایمان اور خیریت اور اسلام کے ساتھ اور توفیق عطا فرما اچھے اور پسندیدہ عمل کی، اور اے چاند میرا اور تیرا رب اللہ ہی ہے"۔

سورج اور چاند گرہن کے وقت کی دُعاء

اَللّٰہُ اَکْبَرُ، جب سورج یا چاند گرہن ہوں تو بار بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھتے رہیں، اور حسبِ توفیق صدقہ و خیرات کریں اور اللہ تعالیٰ سے خیر کی دُعاء مانگے،

رُوزہ افطار کی دُعاء

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ ط (ابوداؤد)

"الٰہی تیری رضا جوئی کے لئے میں نے روزہ رکھا، اور تیری دی ہوئی روزی سے میں نے روزہ کھولا"۔

روزہ افطار کے بعد کی دُعاء

ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى (ابوداؤد)

"پیاس جاتی رہی اور رگیں تر ہو گئیں، اور انشاء اللہ تعالیٰ ثواب بھی ملے گا۔"

دعوتِ افطار میں پڑھنے کی دُعاء

اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّآئِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارَ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ط (ابن ماجہ)

"تمہارے ہاں روزہ دار کھانا کھایا کریں اور تمہارے کھانے کو نیک لوگ کھایا کریں اور فرشتے تمہارے لئے دعاء کیا کریں۔"

شبِ قدر کی دُعاء

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ ط (ترمذی)

"یا اللہ! تو معاف فرمانیوالا ہر معافی کو پسند کرتا ہے، مجھے بھی معاف فرمادے۔"

بچہ کی ولادت کے بعد دعاء

خیر سے جب کسی کے ہاں بچہ پیدا ہو تو نہلا دُھلا کر پہلے

اس کے داہنے کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کہے، یہ سنت طریقہ ہے، اُس کا فائدہ یہ ہوگا کہ بچہ اُمّ الصّبیان کی بیماری سے بحکمِ خدا محفوظ رہے گا،

اس کے علاوہ بچہ کے کان میں سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) بھی پڑھے، یہ سورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسنؓ کے کان میں پڑھی تھی (جمع الفوائد)

اس کے بعد یہ آیت پڑھے:

اِنِّیْ اُعِیْذُھَا بِكَ وَذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ)

"میں اس کو اور اس کی اولاد کو (جب بھی ہو) آپ کی پناہ میں دیتی ہوں شیطان مردود سے"

جب بچہ بولنا شروع کرے تو پہلے کلمہ پڑھائیے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جب بچہ بولنا شروع کرے تو اسے پہلے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی تعلیم دو، (حصن حصین)

نظرِ بد کی دُعاء

کسی بچہ کو اگر نظر لگ جائے تو یہ دُعاء پڑھ کر دم کردے:-

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَمَرَضَهَا (نسائی، ابن ماجہ)

"الٰہی تو اس (نظرِ بد) کی گرمی اور سردی اور بیماری کو دُور فرما دے"

چھینک کے وقت کی دعا

جس کو چھینک آئے وہ یہ پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (بخاری)
چھینک کا جواب ان الفاظ میں دے: یَرْحَمُکَ اللّٰہُ ط (بخاری)
جس کو چھینک آئے وہ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہنے والے کا جواب ان الفاظ میں دے: یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ ط (بخاری)

چھینک کے آداب

① جتنا ممکن ہو چھینک کے وقت آواز ہلکی اور پست رکھے،
② جب چھینک آئے تو ناک کے سامنے ہاتھ یا رومال رکھ لے،
③ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک یہ تھی کہ چھینک کا دو مرتبہ جواب دیتے، اگر کسی کو تیسری مرتبہ آتی تو اس کا جواب نہ دیتے اور فرما دیتے: اَلرَّجُلُ مَزْکُوْمٌ، یعنی اس شخص کو نزلہ ہو گیا، گویا اب جواب دینے کی ضرورت نہیں، ④ جس کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نہ کہے تو اس کا جواب دینے کی ضرورت نہیں، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی معمول تھا، اگر کوئی جواب نہ دینے کی شکایت کرتا تو آپؐ فرماتے، تم چھینک کے وقت اللہ کو بھول گئے اس لئے ہم تم کو بھول گئے،

عورتوں کو چاہیئے کہ وہ بچوں کو چھینک کے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنے کی عادت ڈلوائیں، کیونکہ یہی ان کی تربیت کا زمانہ ہے،

فالج، زہر اور بہت سی بیماریوں سے حفاظت کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ط

"میں اس اللہ کا نام لیتی ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی"

(ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

ترکیب:۔ اس کے پڑھنے کی ترکیب یہ ہے کہ بعد نماز فجر تین مرتبہ، بعد نماز مغرب تین مرتبہ پڑھ لیا کرے،

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو اس دعاء کو ہر روز صبح شام تین مرتبہ پڑھ لے تو اس کو اس دن اور اس رات میں کوئی چیز نقصان نہ پہونچائے گی،

اسی طرح اگر کھانا کھاتے وقت اس دعاء کو پڑھ لے، اگر اس کھانے میں بالفرض زہر بھی ملا ہوا ہو تو انشاء اللہ اس کا اثر نہ ہوگا،

اسی طرح اس کا پڑھنے والا انشاء اللہ فالج جیسے موذی

اور مہلک مرض سے بھی محفوظ رہے گا، مگر شرط مداومت اور پابندی اور اعتقاد ہے،

مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھنے کی دُعاء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا ط (ترمذی، ابن ماجہ)

"اللہ کا شکر ہو جس نے مجھے اس بیماری سے بچا رکھا ہو جس میں تجھے مبتلا کیا ہو، اور اپنی بہت سی مخلوق پر مجھے فضیلت دی"،

مصیبت میں پھنس جا یا اندیشہ ہو تو یہ پڑھے

(۱) حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ، عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا (ترمذی)

(۲) یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ ط

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی سختی اور پریشانی کے وقت آسمان کی طرف مُنہ اٹھا کر یہ دُعاء پڑھا کرتے تھے، اور جب خوب گڑگڑا کر دُعاء مانگتے تو نمبر ۲ والے کلمے پڑھتے،

لباس سے متعلق دُعائیں

جب لباس پہنے تو یہ دُعاء پڑھے | اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ

كَسَانِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ ط

ترجمہ:۔ "اللہ کی تعریف ہے جس نے مجھے یہ لباس پہننے کو دیا، اور بغیر میری طاقت و قوت کے غیب سے عطا فرمایا"۔

جب نیا کپڑا پہنے تو یہ دعا پڑھے | اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيٰوتِيْ (ترمذی، ابن ماجہ)

ترجمہ:۔ "اللہ ہی کی تعریف ہے جس نے مجھے وہ کپڑا پہنایا جس سے اپنا ستر چھپاتا ہوں اور زینت بھی بناتا ہوں"۔

لباس اتارتے وقت کی دعا | جب لباس اتارے تو بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ لے، اس کی برکت سے شیطان سے پردہ ہو جاتا ہے،

لباس سے متعلق ہدایات

۱۔ حدیث میں ہے جو کوئی نام و نمود (دکھلاوے) کے لئے کپڑا پہنے قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کو ذلت کا لباس پہنا کر پھر اس میں دوزخ کی آگ لگائیں گے،

عہ ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ،

آجکل کی عورتوں میں یہ مرض بھی ہے کہ جہاں کسی عورت کو اچھا کپڑا یا زیور پہنے ہوئے دیکھا تو فوراً یہ کوشش ہوگی کہ میرا اس سے اچھا لباس اور زیور ہو اور اچھا نہ ہو تو کم از کم اس جیسا ہو، شرعاً یہ طریقہ پسندیدہ نہیں، اس لئے اس سے احتیاط کرنی چاہیے،

۲۔ جب کوئی کپڑا پہنے تو پہلے داہنی طرف سے پہننا شروع کرے، مثلاً کرتہ پہنے تو پہلے داہنی آستین، اسی طرح شلوار اور پائجامہ

آئینہ دیکھ کر پڑھنے کی دُعاء

جب شیشہ دیکھے تو یہ دعاء پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ (ابن السنی)

یا اللہ! جیسے آپ نے میری ظاہری صورت اچھی بنائی ایسے ہی باطن بھی اچھا بنا دیجئے۔

وسوسہ کے وقت کی دُعاء

جب کوئی شیطانی وسوسہ دل میں آئے تو یہ پڑھ لے:۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ

یا

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (بخاری، مسلم)

میت کو ایصالِ ثواب کا طریقہ

چونکہ عورت کے لئے جنازہ کی نماز میں شرکت کی اجازت نہیں اس لئے ہم نے جنازہ کی نماز کا بیان قصداً چھوڑ دیا، اس کے بجائے ایصالِ ثواب کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے، تاکہ گھر بیٹھے بیٹھے اپنے اعزّہ اور دیگر مسلمان مرحومین کو ایصالِ ثواب کر سکے،

۱۔ حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے مُردوں کے لئے سورۂ یٰسٓ پڑھا کرو (ابوداؤد) اس لئے ہو سکے تو روزانہ بعد نمازِ فجر یہ سورت پڑھ کر ثواب پہنچایا کریں،

۲۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ قرآن مجید میں تیس ۳۰ آیت کی ایک سورت ہے جو آدمی کے لئے یہاں تک سفارش کرے گی کہ اس کی بخشش ہو جائے گی، وہ سورۂ تَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْكُ ہے،

ایک روایت میں ہے کہ جو شخص یہ سورت رات کو پڑھ لیا کرے اللہ تعالیٰ اس کو عذابِ قبر سے بچا لے گا،

گویا اس سورت کا پڑھنا خود پڑھنے والے کے لئے بھی مفید ہے، اور میّت کیلئے بھی، اس لئے ایصالِ ثواب میں اپنی طرف سے کوتاہی نہ کرے،

تتمہ

نمازیں پڑھنے کی دُعائیں اور ترکیب

تتمہ

نماز میں پڑھنے کی دعائیں اور ترکیب

جب نماز پڑھنے کے لئے کھڑی ہو تو قبلہ کی طرف منہ کرے، جس وقت کی نماز پڑھنی ہو اس کی نیت کرے، نیت دل سے ارادہ کرنے کو کہتے ہیں، اس کے بعد اس طریقہ پر نماز پڑھے :۔

تکبیر تحریمہ	اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللہ سب سے بڑا ہے	اللہ اکبر کہتے ہوئے نیت باندھ لے اس کے بعد آہستہ آواز سے ثنا پڑھے

ثنا	سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَ یا اللہ آپ کی ذات پاک ہے اور آپ ہی کی تعریف ہے اور

تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ط

آپکا نام بہت برکت والا ہے اور بلند ہے بزرگی آپکی اور نہیں کوئی معبود آپکے سوا،

پھر آہستہ آواز سے تعوذ پڑھے :۔

تعوذ	أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
	میں اللہ کی پناہ مانگتی ہوں شیطان مردود (کے وساوس) سے

پھر آہستہ آواز سے تسمیہ پڑھے :۔

تسمیہ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ
	میں اللہ کے نام سے شروع کرتی ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے،

اس کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھے، سورۂ فاتحہ کے بعد جو سورت یاد ہو وہ پڑھے، سورت پڑھ کر رکوع کرے اور تسبیح پڑھے :۔

رکوع کی تسبیح	سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ؕ
	پاک ہے میرا رب جو بڑا ہے اور بزرگی والا ہے

یہ تسبیح تین یا پانچ یا سات مرتبہ پڑھے، رکوع سے سیدھے کھڑے ہوتے وقت تسمیع پڑھے :۔

تسمیع	سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ؕ
	اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی،

اس کے بعد رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بھی پڑھ لے پھر سجدہ کرے :۔

سجدہ کی تسبیح	سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ۵
	پاک ہے میرا پروردگار بڑی شان والا

یہ تسبیح بھی رکوع کی تسبیح کی طرح تین یا پانچ یا سات مرتبہ پڑھے، یہ تسبیح پڑھ کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے سجدہ سے سر اٹھائے اور اطمینان سے بیٹھ کر دوسرا سجدہ پہلے سجدہ کی طرح کرے، دوسرا سجدہ کرکے دوسری رکعت کے لئے کھڑی ہو جائے اور دوسری رکعت میں پہلی رکعت کی طرح سورۂ فاتحہ اور سورت پڑھے، دو رکعت پڑھ کر قعدہ کرے، قعدہ میں بیٹھ کر تشہد یعنی التحیات پڑھے، یہ قعدہ واجب ہے، اگر کوئی اس میں بیٹھنا بھول جائے تو آخر میں سجدۂ سہو کرے، نماز درست ہو جائے گی،

تشہد

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ ط

تمام زبانی اور تمام بدنی اور تمام مالی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اللہ کی رحمت اور برکتیں،

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ط

سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر،

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ

میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں

أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور رسول ہیں

ھدایت

اگر تین یا چار رکعت والی نماز ہو تو تشہد پڑھ کر کھڑی ہو جائے اور آخری قعدہ میں تشہد پڑھ کر درود شریف اور دعاء پڑھے، اور اگر دو رکعت والی نماز ہو تو تشہد اور درود شریف دعاء وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے،

درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ رحمت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور آپ کی آل پر

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ

جیسا کہ رحمت نازل فرمائی آپ نے ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ان کی آل

إِبْرٰهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط

پر، بیشک تو تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے،

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ برکت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور آپؐ کی آل پر

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ

جیساکہ برکت نازل فرمائی آپنے ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ان کی آل پر

اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

بیشک تو تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے،

درود شریف کے بعد کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًا

اے میرے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے،

وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ

اور آپ کے سوا کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا پس آپ اپنی

مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْٓ اِنَّكَ

نظر کرم سے بخشش فرما دیں اور رحم فرما دیں بیشک آپ

اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ط ۵

بخشنے اور رحم فرمانے والے ہیں،

یا یہ دعا پڑھ لے } رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ

اے میرے رب مجھ کو نماز کا اہتمام رکھنے والا رکھیے،

وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ط

اور میری اولاد میں سے بھی اے میرے رب اور میری دعاء قبول کیجئے،

رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ

اے ہمارے رب میری مغفرت فرمادیجئے اور میرے ماں باپ کی بھی اور کل مومنین

يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝

کی بھی، حساب کتاب کے دن،

سلام

دعاء سے فراغت کے بعد پہلے داہنی طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے کہے :-

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

سلام ہو تم پر اور اللہ کی رحمت

سلام کے بعد کی دُعاء

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ

اے اللہ! تیرا نام سلام ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی مل سکتی ہے

تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۝

تو برکت والا ہے اے بزرگی اور عزت والے

دُعا کے بعد جتنی دیر چاہے دُعا مانگے، وتروں میں پڑھنے کی دُعائے قنوت :-

دُعائے قنوت

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَ

اے اللہ ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور مغفرت طلب کرتے ہیں اور

نُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ

تیرے اوپر ایمان لاتے ہیں اور تیرے ہی اوپر بھروسہ کرتے ہیں اور تیری

عَلَیْکَ الْخَیْرَ ط وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ

خوبیاں بیان کرتے ہیں، اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور ناشکری نہیں کرتے

وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ط اَللّٰھُمَّ

اور علیحدہ کردیں گے اور چھوڑ دیں گے اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے گا، اے اللہ

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خالص تیرے لئے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی

نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی

طرف دوڑتے اور جھپٹتے ہیں اور تیری ہی رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے

عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ط

ڈرتے ہیں، بیشک تیرا عذاب کافروں کو پہونچنے والا ہے۔

چہل حدیث

چہل حدیث

یعنی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ارشاد فرمودہ چالیس حدیثیں،

آپؐ نے ارشاد فرمایا "جو مسلمان میری چالیس حدیثیں یاد کرلے قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا۔"

اسی طرح ارشاد فرمایا: "جو شخص میری امّت کے فائدے کے لئے دین کے کام کی چالیس حدیثیں سنا دے گا یا یاد کرا دیگا تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن عالموں، شہیدوں کی جماعت میں اٹھائے گا، اور فرمائے گا جس دروازہ سے چاہے جنّت میں داخل ہوجا۔"

اس بشارت کی وجہ سے دل چاہا کہ میں گنہگار بھی چالیس حدیثیں جمع کرکے اپنی نجات کے لئے ذخیرہ کروں، شاید میرا یہ عمل اللہ تعالیٰ کی رحمت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا بہانہ بن جائے،

لہٰذا ہر مسلمان مرد وعورت کو چاہیے کہ یہ حدیثیں خود بھی

یاد کریں اور اپنے بچوں کو بھی یاد کرا دیں،

① اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ (بخاری، مسلم)	"اعمال (کی قبولیت) کا مدار نیتوں پر ہے"

یعنی اگر نیک کام میں نیت خالص ہوگی تو ثواب ملے گا اور عمل بھی قبول ہوگا، اور نیت میں ریا، نام و نمود ہوا تو بڑے سے بڑا نیک عمل قبول نہ ہوگا، بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ عمل قیامت کے دن وبالِ جان اور خدا کی ناراضگی کا سبب بن جائے، اس لئے ہر مسلمان کو چاہیے کہ جب کوئی اچھا کام کرے تو پہلے نیت صحیح کرلے،

② خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ (بخاری)	"تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو خود بھی قرآن سیکھے اور دوسروں کو بھی سکھائے"

اس حدیث سے قرآن مجید پڑھنے پڑھانے کی کتنی فضیلت معلوم ہوئی، مگر افسوس ہم نے قرآن کی تعلیم کو پسِ پشت ڈال دیا ہے، لہٰذا ہر مسلمان ماں باپ کو چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کی تعلیم کے وقت قرآن کریم کی تعلیم کو مقدم رکھے، کیونکہ یہی تعلیم ایسی ہے جو دین و دنیا کی کامیابی کا ذریعہ ہے، ایک اور حدیث میں ہے:

③ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّہٗ	"قرآن پڑھو قیامت کے دن وہ

يَأْتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَفِيْعًا لِّاَصْحَابِهٖ ۔ (مسلم)	اپنے پڑھنے والوں کیلئے شفاعت کرنے والا بن کر آئے گا۔

اِس مبارک حدیث میں قرآن پڑھنے والوں کے لئے کتنی بڑی بشارت ہے، اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو قرآن پڑھنے، سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

④ اَلْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ (بخاری)	"حیاء ایمان کا جُز اور حصّہ ہے"۔
⑤ اِذَا لَمْ تَسْتَحِیْ فَاصْنَعْ مَاشِئْتَ (بخاری، مسلم)	"جب حیاء نہ ہو تو جو چاہے کرے"۔

یعنی انسان سے جب شرم و حیاء کا جوہر نکل جائے تو پھر جو بُرا کام چاہے کرتا رہے، بُرائی کے کام سے وہی انسان باز رہ سکتا ہے جس میں شرم و حیاء ہو۔

⑥ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ (مسلم)	"پاکی ایمان کا جُز ہے"۔
⑦ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ (مسلم)	"بغیر پاکی کے نماز قبول نہیں ہوتی"۔

اِن دونوں حدیثوں سے طہارت کی اہمیت صاف طور پر معلوم ہوتی ہے، اس لئے ہر مسلمان کو اس کا خیال رکھنا چاہیئے

کہ جسم بھی پاک ہو اور بدن کے کپڑے بھی پاک رہیں، جتنی ظاہری صفائی ستھرائی ہوگی اتنا ہی باطن بھی صاف ہوگا،

⑧ اَلصَّلَوٰاتُ الْخَمْسُ يَمْحُوْنَ اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا، (مسلم)

"پانچوں (فرض) نمازوں (کے پڑھنے) سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے"

اس حدیث سے پانچوں فرض نمازوں کی اہمیت اور فرضیت صاف طور پر معلوم ہو رہی ہے،

⑨ صَلُّوا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا (...)

"نماز کو اس کے وقت پر پڑھو"

یعنی نماز میں سستی نہیں کرنی چاہیے، وقت آتے ہی تیاری کر کے پہلے نماز پڑھ لے، ورنہ سستی کا نتیجہ یہ ہوگا کہ نمازیں قضا ہونی شروع ہو جائیں گی،

⑩ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ (مسلم)

"اپنے گھروں کو مقبرے مت بناؤ"

یعنی جیسے مقبرہ اور قبرستان میں نماز نہیں پڑھتے اپنے گھروں میں ایسا مت کرو کہ وہاں بھی نماز نہ پڑھو، مردوں کو چاہیے کہ نوافل وغیرہ گھر میں پڑھتے رہا کریں، اور عورتیں نمازیں پڑھنا نہ چھوڑیں،

⑪ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ (بخاری)

"اللہ تعالیٰ کو وہ عمل پسند ہے جو دوامی ہو اگرچہ تھوڑا ہو"

یعنی حق تعالیٰ کو ایسا عمل زیادہ پسند ہی جو آدمی پابندی سے ہمیشہ کرتا رہے، (خواہ وہ عمل تھوڑا ہی ہو) بہ نسبت ایسے عمل کے جس کو کر کے چھوڑ دے،

⑫ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّداً فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ (بخاری و مسلم)

"جو شخص میری طرف غلط اور جھوٹی بات منسوب کرے تو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے"

بہت سے لوگ جس بات کا علم نہ ہو بیباکی سے یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہی، اس حدیث میں ایسے لوگوں کے لئے کتنی سخت وعید بیان کی گئی ہے،

⑬ مَنْ سَكَتَ نَجَا (ترمذی)

"جو خاموش رہا وہ نجات پا گیا"

بعض آدمی بیکار بولے جاتا ہے اور یہ بھی خیال نہیں کرتا کہ میں جو بات کہہ رہا ہوں وہ کہنے کی ہے یا نہیں، ایسے لوگوں کے لئے اس حدیث میں بہترین علاج بتلایا گیا ہے کہ بلا ضرورت بات نہ کرے،

⑭ مِنْ حُسْنِ الْإِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ

"مسلمان ہونے کی خوبی یہ ہے کہ وہ بیکار اور لایعنی باتیں چھوڑ دے"

⑮ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ (بخاری مسلم)

"مسلمان کو گالی دینا فسق اور اسکو قتل کرنا گناہ اور کفر کی بات ہے"

(۱۶) لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَاطِعٌ (بخاری، مسلم)

"رشتہ توڑنے والا اور قطع تعلق کرنیوالا جنت میں نہ جائے گا"

آجکل مسلمان بیکار اور خلافِ شرع باتوں پر قطع تعلق کر لیتے ہیں، ایسے لوگوں کو اس حدیث پر غور کرنا چاہیے جو اپنوں سے رشتہ ناتا توڑ لیتے ہیں، اور غیروں سے دوستی اور تعلقات اپنے رشتہ داروں سے زیادہ رکھتے ہیں،

(۱۷) لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ نَمَّامٌ (مسلم)

"چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا"

یعنی چغل خور کی سزا دوزخ ہے، یہ سزا ایسی ہوگی جیسے قلعی گر برتن کو صاف کرنے کے لئے بھٹی میں ڈال کر تپاتا ہے،

(۱۸) مَنْ کَانَ ذَا وَجْھَیْنِ فِی الدُّنْیَا کَانَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لِسَانٌ مِّنَ النَّارِ، (دارمی)

"جو شخص دنیا میں دورُخا ہو قیامت کے دن اس کی زبان آگ کی ہوگی"

دورُخا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی آپ کے منہ پر تعریف اور دوسرے کے سامنے آپ کی بُرائی کرے، ایسے شخص کو منافق کہتے ہیں،

---

(۱۹) اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ (بخاری)	"مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں"
(۲۰) لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ،	"اپنے مرنے والوں کو لا اِلٰہ اِلّا اللہ کی تلقین کیا کرو"
(۲۱) لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا (بخاری)	"اپنے مُردوں کو گالیاں نہ دیا کرو، کیونکہ وہ اپنے کئے کو پہنچ چکے ہیں"

جب آدمی کا اخیر وقت آجائے تو اس کے پاس بیٹھکر اِدھر اُدھر کی دنیاوی باتیں نہ کرو، بلکہ اس کے پاس بیٹھکر کلمہ بلند آواز سے پڑھو، تاکہ تم سے سُنکر وہ بھی پڑھ لے، اور اس کا ایمان پر خاتمہ ہو،

پھر مرنے کے بعد اس کی بُرائی مت کرو، بلکہ اس کو اچھے کلموں سے یاد کرو کہ مرنے والے پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے، اچھا آدمی تھا،

ہم لوگوں میں یہ مرض ہے کہ مرنے والے کی بُرائیاں کرتے رہتے ہیں، حالانکہ ہماری بُرائی سے اس کو کچھ نقصان نہ پہونچے گا، اور ہمارا نامۂ اعمال سیاہ ہوگا،

(۲۲) مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ ، (بخاری، مسلم)

"جو اللہ کی یاد کرتا ہے اور جو نہیں کرتا (ان دونوں کی مثال) زندہ اور مُردہ کی سی ہے"

یعنی ذکر کرنے والا زندہ اور ذکر نہ کرنے والا مُردہ جیسا ہے،

(۲۳) اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ (ترمذی)

"دُعاء عبادت کا مغز اور خلاصہ ہے"

(۲۴) اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ ، (بخاری، مسلم)

"بندہ جب اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہے، پھر توبہ کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے"

(۲۴) لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ لَّا یَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ (مسلم)

"وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا جس کے پڑوسی اس کی تکالیف سے محفوظ نہ ہوں"

پڑوسی کا اسلام نے بڑا حق رکھا ہے، خواہ پڑوسی کافر ہی کیوں نہ ہو، اسی لئے پڑوسی کو تکلیف دینے والا مسلمان اوّل طور پر جنت میں نہ جائے گا، بلکہ اپنے کئے کی سزا پاکر جنت میں جائے گا،

(۲۶) اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ (مسلم)

دُنیا مومن کیلئے (بمنزلہ) جیل کے ہے اور کافر کے لئے جنّت ہے۔

(۲۷) اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الْمُصَوِّرُوْنَ (بخاری، مسلم)

سب سے زیادہ عذاب میں قیامت کے دن تصویر بنانیوالے ہوں گے۔

(۲۸) لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ اَوْ تَصَاوِیْرُ (بخاری و مسلم)

اُس گھر میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کُتا یا تصویر ہوں۔

(۲۹) لَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مَنْ لَّا یَرْحَمُ النَّاسَ، (بخاری و مسلم)

"اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہ کرے۔"

(۳۰) اَلرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُہُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ، (ابوداؤد، ترمذی)

رحم کرنے والوں پر رحمٰن اپنی رحمت نازل فرماتا ہے، تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

(۳۱) اِعْدِلُوْا بَیْنَ اَوْلَادِکُمْ (بخاری)

"اپنی اولاد کے درمیان انصاف کیا کرو۔"

(۳۲) اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ ، (بخاری)	"آدمی (قیامت کے دن) اس کے ساتھ ہوگا جس سے دنیا میں محبت کرتا ہوگا"
(۳۳) کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ (بخاری)	"ہر نیک کام میں صدقہ کا ثواب ملتا ہے"
(۳۴) کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ ، (ابوداؤد)	"ہر نشہ والی چیز حرام ہے"

جیسے شراب ، بھنگ ، افیون وغیرہ ،

(۳۵) کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْعَابِرُ سَبِیْلٍ ، (بخاری)	"دنیا میں اجنبی یا مسافر یا مسافر کی طرح رہ"
(۳۶) لَا اٰکُلُ مُتَّکِئًا (بخاری و مسلم)	"میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا"

کھانا کھاتے وقت تکیہ لگا کر بیٹھنا تکبر کی علامت ہے ، اس لئے آپ اس طرح بیٹھ کر نہ کھاتے تھے ، بلکہ دونوں پاؤں کھڑے کر کے بیٹھتے ، یا داہنا پاؤں کھڑا رکھتے اور بائیں پاؤں پر بیٹھتے ،

(۳۷) مَنْ اَحْدَثَ فِیْ	"جس شخص نے ہمارے دین میں

أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ (بخاری، مسلم)

کوئی نئی چیز داخل کی جو دین میں نہیں تو وہ مردود ہے۔"

(۳۸) لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ،

(بخاری، مسلم)

"تم میں سے کوئی شخص اُس وقت تک مؤمن کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ مجھ کو اپنے باپ اور اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ عزیز نہ سمجھے۔"

(۳۹) أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي،

(بخاری، مسلم)

"میں (خدا کا) آخری پیغمبر ہوں، میرے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔"

(۴۰) مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا، (بخاری، مسلم)

"جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔"

اِس حدیث سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی فضیلت معلوم ہوئی، اس لئے جتنا ممکن ہو ہر مسلمان کو آپ پر درود بھیجنا چاہئے،

قیامت میں کسی مؤمن کی نیکیاں اگر کم ہو جائیں گی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرِ انگشت کے برابر ایک پرچہ

نکال کر میزانِ عمل میں رکھ دیں گے، جس سے نیکیوں کا پلّہ وزنی ہوجائیگا
وہ مؤمن کہے گا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوجائیں آپ
کون ہیں؟ آپ فرمائیں گے میں تیرا نبی ہوں، اور یہ وہ
درود ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا، میں نے تیری حاجت
کے وقت ادا کر دیا، (زاد السعید)

عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ مشہور خلیفہ راشد اور
جلیل القدر تابعی شام سے مدینہ منورہ خاص طور پر اس لئے
ایک قاصد بھیجا کرتے تھے کہ وہ ان کی طرف سے روضۂ اطہر
پر حاضر ہو کر سلام عرض کرے،

اللہ اکبر! ان حضرات کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی کتنی محبت اور کتنا ادب تھا،

جس طرح حدیث نمبر ۴ سے ایک مرتبہ درود شریف
کی فضیلت معلوم ہوئی، اسی طرح قرآن مجید سے اشارۃً
یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کی شانِ ارفع میں ایک مرتبہ
گستاخی کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دس
لعنتیں نازل ہوتی ہیں (اعاذنا اللہ منہا)

طبرانی کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص ہر روز صبح اور شام دس دس مرتبہ درود شریف پڑھے قیامت کو اس کے لئے میری شفاعت ہوگی"۔

یہ درود شریف کی کم سے کم مقدار ہے، ورنہ ہزاروں مرتبہ پڑھے تب بھی کم ہے،

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت اور آپ کے اتباع کی توفیق دے،

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝

تمت بالخیر

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ

کیا علم والے اور جہل والے برابر ہوتے ہیں؟ (القرآن)

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ (ترمذی)

الحمد للہ

رسالہ نافعہ مفیدہ مسمیٰ بہ

تعلیم النساء

(برائے مستورات)

مرتبہ

جناب قاری شریف احمد صاحب خطیب جامع مسجد ملوکی میکلوڈ روڈ کراچی

جس میں خصوصیت سے عورتوں کی ضرورت کے مفید اور ضروری مسائل کا مفصل بیان ہے،

باھتمام

مکتبہ رشیدیہ قاری منزل مرا اسٹریٹ پاکستان چوک کراچی ۱

سے شائع ہوا